مُشیرُ الحجّاج

یعنی

اَرمغانِ مکہ

حجازِ مقدس کے ضروری حالات، سفرِ حج وزیارت کے مسائل واحکام کا مجموعہ
جسمیں وطن سے لیکر حرمین الشریفین کے ہدایات معہ کرایہ وغیرہ درج ہیں۔



مرتبہ

الحاج حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری معینی بدایونی مدظلہ العالی

محمد عابد القادری ناظم دارالتصنیف نے
دارالتصنیف مولوی محلہ بدایون (یوپی) سے شائع کیا
باہتمام محمد اکرم خاں
مطبع شمس ملتان شہر میں طبع ہوا

ھو المقتدر

قطعات تاریخ طبع سفرنامۂ حجاز الحاج حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحامد صاحب قادری معینی بدایونی
(نتیجۂ فکر سلطان المورخین جناب مولوی محمد خلیل الدین صاحب نوشہ عباسی بدایونی)

مجلّائے خوش عبد حامد نوشت — پئے حاجیاں رہبر کاملے
بتاریخ ایں نسخۂ لاجواب — بگفتم سفرنامۂ فاضلے

۱۳۵۷ ھ

دیگر

حامد کے قلم سے کیا رقم ہے محمود — لفظوں میں کھنچا ہوا ہے نقشہ کہیے
مثل رطب حجاز سب شیریں ہے — اک تحفۂ کعبہ و مدینہ کہیے
انوار صفا و مروہ کا آئینہ — یا شمع رہِ مدینہ نوشتہ کہیے
تاریخ کی دل میں ہو اگر فکر تمہیں — ذکرِ سفرِ مکہ و طیبہ کہیے

۱۳۵۷ ھ

فہرست مضامین مشیر الحجاج

نوٹ

یہہ سفرنامہ عم محترم جناب خاں صاحب مولوی ستار بخش صاحب قادری بدایونی کے اصرار و ارشاد پر کتابی شکل میں پیش کر رہا ہوں جن کی یاد اس سفر مقدس میں برابر آتی رہی خدا قبول فرمائے۔

فقیر محمد عبد الحامد قادری معینی بدایونی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ الکتاب

(از لسان الحسان حضرت مولانا ضیاء القادری البدایونی)

خدائے عزوجل کی بے شمار نعمتوں کا خیال آجانا بھی ایک خصوصی نعمت ہے۔ حیات انسانی میں کونسا لمحہ کونسی ساعت ایسی ہے جسمیں منعم حقیقی کے انعام و عطا کی بارش نہ ہوتی ہو نعمتوں کا شکر محض فریضۂ اخلاق ہی نہیں بلکہ تعلیم الٰہی بھی ہے۔ قرآن پاک میں بارہا تکرار کے ساتھ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم آیا ہے جس سے یہ ہی مراد ہے کہ اپنے رب کی نعمتوں کا جو تم پر غیر متناہی طور سے نازل ہوتی رہتی ہیں ذکر کیا کرو یا ان کا شکریہ بجا لاؤ۔ کہیں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اپنے مالک کی نعمتوں کا اعلان وا ظہار کرو۔ اہل بصیرت و ارباب ذوق کو نعمائے الٰہیہ پر چند لمحات نقد و نظر کیلئے وقف کرنیکی ضرورت ہے۔ یہاں قوت تبصرہ دماغ انسانی کو اس نظریہ پر لے آتی ہے کہ عظیم تر نعمت اگر کوئی ہے۔ تو وہ یقیناً وجود با وجود حضور رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ فیصلہ بھی صرف قوائے دماغی کا نہیں ہے بلکہ خدائے قدوس نے اپنی کتاب قدیم میں بھی فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً۔ یہ نعمت کبریٰ یہ احسان عظیم ایک دولت ابدانا ایک متاع بیش قرار ہے۔ اسمیں خود بخود روحانیت کا ولولہ معرفت و خداشناسی کا جذبہ اٹھتا ہے۔ اور حضور جان نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجمع البحرین انعام واکرام خداوندی مان کر حضور پر جان و دل سے قربان کرنیکی تمنا ہے۔ اہل ایمان کے قلوب میں طلاطم خیز ہوتی ہیں اللہ اللہ کیسی با عظمت نعمت جس کے جنبش و امان رحمت سے ایمان ملا۔ اسلام ملا۔ برتری خدا کا عرفان ملا۔ شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

باقی اسلام علیہ السلام کو نعمت عظیم ماننے والے نہ صرف اسلام کو بلکہ اسلام کے تمام ارکان، بالخصوص ارکان اربع۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ کو علیحدہ علیحدہ نعمائے ربانیہ تصور کرتے ہیں۔ اور ان نعمتوں پر عامل ہونے کی توفیق اپنے رب سے طلب کرتے ہیں۔ خود کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔

نماز و روزہ وہ عمومی نعمتیں ہیں۔ جن سے کیف اندوز ہونیکی ہر بالغ مسلم و مسلمہ کو بشارت ہے۔ مبارک ہیں وہ جو خالق عزوجل کی ان نعمتوں کو دستور حیات بنائیں اور ابدی نجات کا سامان فراہم کریں۔

حج وزکوٰۃ مخصوص انعامات ہیں۔ اور مخصوص افراد کے لئے ودلعیت فرمائے گئے ہیں۔ منشاء مقصد یہ ہے کہ جن خوش نصیب افراد کو مال ودولت سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ ان پر حج وزکوٰۃ فرض ہے یوں تو ہزاروں بندگان خدا کو خزائن زر کی کنجیاں دیگئی ہیں۔ مگر جذبۂ حج جس دل میں پیدا ہوجائے، یہ محض اللہ کی دین ہے۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

دولت والے مال وزر والے۔ تونگر وامرا۔ سلاطین ووالیان ملک۔ فکر امروز وفردا ہیں زندگیاں ختم کردیتے ہیں۔ اور محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن جن مبارک قلوب میں طواف حرم کے جذبات حاضری دیار حبیب کی تمنائیں خالق امید وآرزو کی طرف سے برانگیختہ کردیجاتی ہیں۔ ان کی پاک امنگیں مالی و جسمی رکاوٹوں کو خاطر میں بھی نہیں لاتیں۔ اور وہ ان تمام عارضی مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے محض اللہ کی رحمت پر توکل۔ اللہ کے محبوب کی اعانت پر بھروسہ کرکے رد لبفضلہ وادی غیرذی زرعاً کی طرف قدم اٹھادیتے ہیں۔

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا ۔ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا ومرسیہا

ان دلدادگان عشق کا اخلاص کامل۔ یا محبوب عشق نواز کی طلب صادق قدم قدم پر خضر منزل ہوتی ہے۔ ادھر دلمیں جذبہ حاضری نے اضطراب واضطرار کی لہریں پیداکیں ادھر یہ شیدائیان حرم کعبہ میں دلدادگان ارض مدینہ لبیک کے ترانوں میں والہانہ انداز کے ساتھ گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

ابھی ابھی کل کی بات ہے۔ کہ اعزاکرم برادرم محترم مولانا حامد میاں صاحب سلمہ اللہ (جو دنیا ئے اسلام میں فاضل جلیل عالم بےمثیل راس العرفا سید العلما مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری البدایونی، دہر کا تہم کہے جاتے ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ان کی خدمات علمی ودینی، ملکی وسیاسی اس قدر گرانمایہ ہیں۔ کہ دنیا اس سے بھی زیادہ انہیں سراہے) سفر حجاز کے لئے ابتداً آمادہ ہوئے۔ مگر بعد کو والدہ محترمہ کے ارشاد پر آئندہ کے لئے ارادہ ملتوی کردیا۔ اور آپ مطمئن ہو کر تحریکات ملی وسیاسی میں جس کے لئے آپ کی زندگی وقف ہے مصروف ہوئے۔ مگر اس کو رحمت الٰہی سے تعبیر کیجئے یا بارگاہ حسن وعشق کی کشش۔ یا تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بندہ نوازی کہ گورکھپور سے کسی جلسہ قومی میں شرکت کے بعد براہ لکھنو بدایون واپس آرہے ہیں۔ کہنے کو حضرت مولانا حسرت صاحب موہانی محرک سفر ہوجاتے ہیں۔ لیکن حقیقت واقعہ کچھ اور ہے۔ راستہ میں ریل کے اندر شب کو آنکھ لگتی ہے۔ مگر خدا معلوم آنکھ کس سے لگتی ہے کہ روح بیدار ہوجاتی ہے اور کیفیات باطنی کا طوفان ارمانوں میں اٹھتا ہے اور آپ عزم حج وارادہ حاضری باب النبی کرلیتے ہیں۔

لکھنؤ ریل سے اترتے ہی ٹیکہ لگواتے ہیں۔ پاسپورٹ حاصل کرتے ہیں۔ بمبئی تار کے ذریعے جہاز راں کمپنی سے جہاز کی نشست محفوظ کراتے ہیں۔ صبح ۹ بجے بدایوں پہنچتے ہیں۔ والدہ سے دست بستہ سفر حجاز کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ اہلیہ بستر علالت پر امراض سخت میں مبتلا ہیں۔ بڑا بچہ بھی علیل ہے۔ والدہ تن تنہا بہو اور پوتے کی تیمار دار ہیں بیٹے کے انتظار میں آنکھیں دروازہ سے لگائے ہوئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ آ جاوے دوا ہو تو علاج میں امداد ملے۔ مگر مولانا آتے ہیں تو نئے ارادہ نئے عزائم کے ساتھ۔ اس اچانک عزم سفر سے گھر کے لوگ ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔ شہر کے لوگ، احباب کا طبقہ بے خبر ہے بعض مخصوص محب و مخلص جنکو آپ کے تشریف لانے کا علم ہو جاتا ہے۔ ملنے کیلئے آتے ہیں۔ اور آپ کی زبان سے اس فوری روانگی حجاز کا علم ہوتا ہے۔

چند گھنٹوں میں اتنے باعظمت سفر اور اس کے ساز و سامان کا مکمل ہو جانا جس حد تک دشوار ہے اس کا اندازہ وہی لوگ اچھی طرح کر سکتے ہیں جن کو سفر کرنے کے مواقع آتے رہتے ہیں۔ والدہ کے ارشاد اور اہل شہر کے اصرار پر صرف ایک شب کا وقفہ اور قبول کر لیتے ہیں۔

یہ بھی جذبہ صادق یا کشش عشق و محبت حقیقت یہ ہے کہ جس دلمیں محبت کی چنگاری ڈالی جاتی ہے جس قلب میں اخلاص کا ولولہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے سامنے ہزار موانع ہزار مشکلات ہزار علائق کی پابندیاں یاد رہوا نظر آتی ہیں۔ بلانے والا وہ رب کعبہ جس نے معین کعبہ روحی لہ الفدا کو دم زدن میں فرش حرم سے عرش علیٰ پر بلایا۔ بلانے والا وہ جو گنبد خضرا کی فضاؤں سے چشم زدن میں دنیائے محبت کو زیر و زبر کر کے اپنے آستانہ پر سر نیاز جھکانے پہ آمادہ کر دے۔ جس کی جنبش دامن رحمت ہزار بے ساز و سامانی کو سرمایۂ منزل بنا دے۔ ع خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔

آخر مولانا ہندوستان سے آخر بار جدہ جانے والے جہاز اکباری پہ سوار ہونے کیلئے دوسرے روز علی الصباح چل دیا۔ احباب و اعزا کے ہجوم کے ساتھ پیدل اسٹیشن کو روانہ ہوئے۔ خود رفتگان سلطان حجاز نے خدا حافظ کہا۔ نظم و نثر میں عقیدت کے راگ گائے گئے۔ یہ مقدس خدا والا چند روز کے بعد حاجی بنکر تاجدار مدینہ کی بارگاہ سے برکات و سعادات کے بے بہا خزائن پاکر ۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو خیر و عافیت کے ساتھ گھر واپس آیا۔ لوگوں نے دامان بقا کو بوسے دئے۔ انوار کعبہ و تجلیات روضہ انور دیکھنے والی آنکھوں کا جوش عقیدت سے نظارہ کیا۔ ارض مقدس کے حالات و کوائف سے واقعات چشمدید کو بیان کرنے کی التجائیں کیں۔ غرض وہ مکمل سفرنامہ جو بطور روزنامچہ مولانا نے حرمین الشریفین میں مرتب کیا تھا اور جو بصورت بیان اخبارات میں شائع ہوا۔ اب کتابی صورت میں طبع ہو رہا ہے۔ اس حقیقت

افروزبیان پر نمکخواران نجد کو مرچیں لگ گئیں۔ چنانچہ اخبار خادم کعبہ لاہور میں جو سعودی سرمایہ سے ہندوستان میں نجدی پروپاگنڈا کے لئے وقف ہے مولوی اسمعیل غزنوی نے ہندی بطال کے عنوان سے اپنے نصب سیاہ کی طرح اپنے اخبار کے صفحات کو سیاہ کر کے واقعات پر فریب کارانہ انداز سے پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہندی بطال کے عنوان سے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ کہ یہ سگان زر و برادران اشغال جس کا کھائیں۔ اس پر غراتے ہیں۔ غضب یہ ہے کہ لاکھوں روپیہ ہندوستان کے حجاج کی جیبوں سے ہر سال جو حکومت ٹٹول لیتی ہے اور جس کی چوتھ خیر سے اس نجدی ایجنٹ کے دوزخ شکم کی آگ سرد کرنے کے کام میں آتی ہے۔ وہ اس ایجنٹ ہندی حجاج کو بطال لکھتا ہے۔ اور خود ہندی ہونے کا دعویدار ہے۔

یہ سفرنامہ بہترین معلومات سے جہاں اہل نظر کو مستفیض کرتا ہے۔ وہاں ہونے والے حجاج کیلئے بھی یہ معلم و مطوف و مزدور کا کام دیگا۔ لطف زبان۔ ادبی انداز مولانا کا خصوصی طرز نگارش ہے سلاست و روانی نے سفرنامہ کو جس قدر جاذب نظر بنا دیا ہے۔ اس کو اہل نظر خود ملاحظہ فرمائیں گے۔ ضروریات حج۔ مسائل و ادعیہ حج کے اضافہ نے اوراق سفرنامہ کو مکمل کتاب بنا دیا ہے۔ رب مغفور حضرت مولانا کو اس خدمت اہم کا اجر عظیم عطا فرماوے اور یہ رسالہ مقبول انام ہو۔ آمین۔

فقیر ضیاء القادری البدایونی غفرلہ۔

هُوَ الْمُقْتَدِرُ

کہنے کو انسان کا اپنا ارادہ ہوتا ہے لیکن یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ حرم مقدس میں کا جانے والا نہ اپنے ارادہ سے جاتا ہے اور نہ اس کا کوئی عزم ہوتا ہے۔ جبتک دردولت سے طلبی نہ ہو کسی کے قدم نہیں اٹھتے۔

میں نے گذشتہ نومبر ۳۶ء میں بمقام امروہہ سفر حجاز کا ارادہ قائم کیا لیکن محترمی نواب محمد اسمٰعیل، خانصاحب صدر یوپی مسلم لیگ۔ زعیم الہند مولانا شوکت علی صاحب خادم کعبہ۔ چودھری خلیق الزمان صاحب ایم ایل اے نے مسلم لیگ کے تعمیری کاموں کی زیادتی کے باعث اس سال حاضری بیت اللہ کے ارادے میں التوا کرادیا۔ مجھے کیا خبر تھی کہ سرکار ابد قرار روحی لہ الفداء کی بارگاہ عالی سے باوجود انتظامات فسخ کیئے جانے کے طلب کیا جا چکا ہوں۔

۱۶ر جنوری کو گورکھپور کے جلسہ مسلم لیگ کی شرکت کیلئے گورکھپور پہنچا۔ سید الاحرار مولانا حسرت موہانی صاحب نے اپنے ارادہ بیت اللہ شریف کا ذکر کرتے ہوئے ایک خاص انداز عشق میں حرمین کی حاضری پر زور دیکر جذبات کو ابھار دیا۔ اگرچہ میں ۳-۴ یوم قیام کی نیت سے گیا تھا۔ مگر حسیات وجذبات میں ایک خاص تغیر پیدا ہوگیا۔

تمام پروگرام ترک کرکے اسی دن شب کی گاڑی سے لکھنؤ ہوتا واپس ہوا۔ راستہ ہی میں پاسپورٹ اور ٹیکوں کی تکمیل کی۔ راستہ میں ۲ یوم صرف کرکے ۲۲ر کو بدایوں پہنچا۔ دن بھر مکان پر صرف کیا اور اپنے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کے آستانۂ پاک پر مراقب ہوکر اجازت چاہی اور ۲۳ر کو دہلی ہوتا ہوا بمبئی پہنچ گیا۔

میرے پہنچنے سے قبل زعیم الہند جناب مولانا شوکت علی صاحب مدظلہ۔ مجاہد ملت مولانا محمد عرفان صاحب سیکریٹری مجلس خلافت مرکزیہ اور صدیقی المکرم جناب مسٹر زاہد علی صاحب نے میرے تار ملنے پر ہی علوی جہاز میں میری کیبن کے تمام انتظامات مکمل کردئے تھے۔ ۲۴ر کا دن بقیہ ضروری انتظامات اور احباب ومعتقدین سے ملنے میں صرف ہوگیا۔

۲۵ر جنوری کو علوی جہاز شام کو ۵ بجے چھوٹنے والا تھا۔ تمام حجاج کئی گھنٹے قبل واڑی بندر پر پہنچ گئے۔ حجاج کو الوداع کہنے والوں کا ہجوم ہے۔ مولانا محمد عرفان صاحب مسٹر زاہد علی صاحب، مولانا جمیل احمد صاحب بدایونی مولوی محمد احمد صاحب قادری بدایونی سیٹھ حافظ حاجی موسےٰ صاحب قادری مقتدری۔ سیٹھ حاجی چاند صاحب مقتدری

سیٹھ حاجی یعقوب مقتدری، سیٹھ حاجی حسین صاحب، مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی، مولانا ہاشم صاحب وغیرہم بندرگاہ پر رخصت کرنے آئے۔

ابو البیان مولانا جمیل احمد صاحب قادری بدایونی اور سیٹھ حاجی چاند صاحب مقتدری کی گفتگو نے قلب پر خاص اثرات پیدا کئے۔ اللہ تعالےٰ ان حضرات کو برکات دینی و دنیوی سے مالا مال فرمائے۔ حافظ موسےٰ صاحب نے میرے رفیق عبداللہ سے کیبن میں تمام سامان درست کرایا۔ عبداللہ جو میرے ہمراہ جا رہا ہے۔ بیحد محنتی اور سمجھدار لڑکا ہے۔ اس نے قرینہ سے سب سامان جما دیا ہے۔ اب جہاز چھوٹنے والا ہے۔ جہاز کا یہ منظر بھی دلکش ہے۔ دیار رسول کے جانے والے عشق و محبت میں سرشار ہیں۔ اُدھر رخصت کرنے والے اپنے قلوب پکڑے ہوئے حسرت و یاس سے حجاج کا منہ تک رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے لب و لہجہ میں بیانات و معروضات قلمبند کرا رہے ہیں۔ ۵ بجے جہاز نے سیٹی دی۔ حجاج نے بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہکر رخصتی سلام کیا۔ جذبہ عشق کروٹیں بدل رہا ہے۔

بحری سفر شروع ہوتے ہی دیار حبیب میں بجلد پہنچنے کے مچلنے والے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ ماں باپ۔ آل اولاد۔ دوست احباب سب کی یاد سے اس وقت دل خالی ہے۔ بیت اللہ شریف اور بارگاہ مدینہ کا شوق دید قلب میں ہزاروں ارمان پیدا کر رہا ہے۔ میں نے اس حالت میں تصور شیخ کیا اور اپنے شیوخ سلسلہ عالیہ قادریہ ابتیہ کا شجرہ پڑھکر معروضات پیش کئے کہ یہ حاضری مقبول ہو جائے۔

علوی جہاز کے مسافر

علوی جہاز اسوقت حجاز جانے والے جہازوں میں سے سب سے آخر ہے جو انشاءاللہ حج سے کم از کم ۳-۴ یوم قبل ہمیں جدہ پہنچا دیگا۔

نمایاں حجاج میں سید الاحرار مولانا حسرت موہانی۔ مولانا کرم علی صاحب ملیح آبادی، مولانا عزیز الرحمن صاحب دہلوی خادم خلافت۔ مولانا زاہد القادری صاحب دہلوی۔ مولوی محمد اشفاق صاحب رئیس گورکھپور، سیٹھ حاجی عبد ات صاحب رنگون والے۔ مسٹر مسعود علی خانصاحب ایم ایل اے بنگال مولانا بدیع الرحمن صا حب مفتی بنگال مطلوب شاہ صاحب وارثی۔

جہاز میں بخارا۔ کابل۔ قندہار۔ فرغانہ اور صوبجات ہند کے اکثر حصوں کے افراد موجود ہیں۔

نماز مغرب اپنے فرسٹ کلاس کے کیبن کے قریب عرشہ میں پڑھی۔ نماز کے بعد مولانا زاہد القادری

کے سیکنڈ کے درجہ میں گیا۔ انہوں نے ۲۵ر کو بمبئی میں ٹیکے لگوائے جس کی وجہ سے انہیں شدید تکلیف ہے۔ مزاج پرسی کر کے انہیں کے ساتھ اپنا کھانا منگوا کر کھایا۔ دیگر حجاج کی خیریت معلوم کی موسم چند خوشگوار ہے۔ نماز عشاء وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے خاندانی اوراد پورے کئے۔ اس کے بعد مسٹر مسعود علی خان صاحب رئیس بنگال سے اپنے کیبن میں دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ ہوکا ان کی اور میری سیٹ ایک ہی کیبن میں ہے۔ موصوف بنگال کے رئیس اعظم ہیں۔ مذہبی جذبات سے بھی قلب لبریز ہے۔ ان کی وجہ سے دلچسپیوں میں اضافہ ہوگا وہ امیر الحج بھی بنائے گئے ہیں۔ مولانا حسرت موہانی۔ مولانا کرم علی کی، سیٹیں بھی برابر میں ہیں ۱۲ بجے کے قریب آرام کیا۔

۲۴ر ذیقعد مطابق ۲۶ر جنوری

صبح ۵ بجے اٹھا نماز فجر سے قبل دلائل شریف کا ختم کیا نماز جماعت سے ادا کی۔ بعد نماز خاندان کے دوسرے اوراد وظائف پورے کر کے بزرگانہ سلسلہ کی ارواح کو ایصال ثواب کیا۔ ۸ بجے ناشتہ کر کے حجاج کی مزاج پرسی کی اور ان کی ضروریات معلوم کیں آج مولانا زاہد القادری اور مولانا عزیز الرحمن صاحب کی طبیعت شکوں کی وجہ سے زیادہ خراب ہے اول الذکر کو صفرا کا زور ہے انشاء اللہ دو ایک دن میں طبیعت سنبھل جائیگی۔ جہاز میں یوں تو ہر حاجی عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے لیکن سب سے زیادہ قابل غبط حالت ایک الہ آبادی حاجی کی ہے۔ جو دونوں پیروں سے معذور ہیں۔ کل جبکہ میں بمبئی کے مسافر خانہ میں اپنے کیبن کے نمبر اور ٹکٹ وغیرہ لینے گیا تو دوسرے حجاج کے ہجوم میں یہ صاحب بھی سرکار مدینہ کی لو لگائے ہوئے بے چین تھے۔ ان کے پاس زندگی بھر کی کمائی صرف ۸۰ روپے موجود تھے جس سے یہ اتنا طویل سفر کرنا چاہتے تھے بعض لوگ اس کی فقیرانہ حالت اور معذوری کی کیفیت دیکھکر کہہ رہے تھے کہ یہ بے نوا بغیر روپیہ کے کیسے پہنچ سکیگا۔ روپیہ والے اپنے روپیہ پر تکیہ کر کے جا رہے تھے اور یہ مسکین حضور رحمۃ للعالمین کی شفقت و محبت کے دامن میں جگہ حاصل کر کے ان پر توکل کئے ہوئے باوجود معذوری کے نکل آیا ہے۔ بمبئی کے منتظمین جو ایسے مواقع پر غربا کے لئے ہر ممکن انتظام کرتے ہیں انہوں نے اس کی رقم میں جو کچھ کمی تھی اسے پورا کر کے جہاز پر اپنی امداد سے چڑھا دیا جو لوگ سرکار ابد قرار کی حیات اور طلبی کے قائل نہیں وہ اسی ایک واقعہ سے سبق حاصل کریں کہ یہ معذور مستانہ انداز میں دونوں ہاتھوں کی امداد سے جہاز پر جانا چاہتا تھا۔ گر کیا کہ ان خلافت اور دوسرے منتظمین نے اسے بھی عرشہ تک پہنچا دیا۔ ہمارے اس جہاز میں بہت سے اہل علم اور صاحب نسبت بزرگ بھی جا رہے ہیں۔ روزانہ اپنی قیامگاہ پر ذکر جہلہ فرماتے ہیں۔ ذکر کے وقت اچھا،

خاصا مجمع ان کے ارد گرد ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات ان حضرات اہل علم و تصوف سے تبادلۂ خیالات ہوتے ہیں اور مسائل حج پر گفتگو ہو جاتی ہے۔

مغل لائن اور اس کے منتظمین

مغل لائن کے منتظمین اور اعلیٰ افسران میں مسٹر براؤن جنرل منیجر بیحد خلیق ہیں۔ حجاج کیلئے جہازات میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں اور جو اصلاحات و ضروریات انہیں بتائی جائیں ان پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ سیٹھ حسین بھائی عبداللہ مغل جی بھی اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ ان کا انتظام بھی بہت بہتر ہے۔ مسٹر محمد علی صاحب چیف کلرک اور مسٹر انتھاینڈ شریف اور خلیق ہیں حتی الامکان اعلیٰ منتظمین سے لیکر دوسرے ملازمین تک سب اپنی اپنی جگہ حجاج کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔ ملازمین میں اکثر حصہ مسلمانوں کا ہوتا ہے۔

علوی جہاز

علوی جہاز اگرچہ بہت چھوٹا جہاز ہے۔ مگر ضروریات کے سب سامان موجود ہیں۔ فرسٹ اور سیکنڈ کے علاوہ ڈیک وغیرہ میں جا بجا بجلی کے پنکھوں کا انتظام ہے غسل خانے، پاخانے بھی صاف شفاف ہیں علی الصباح روزانہ دھلائی ہوتی ہے۔ فرسٹ کلاس کیبن میں دونوں سیٹیں بالکل ملی ہوئی رکھی گئی ہیں سو درمیان میں جگہ بہت کم ہے جس کی وجہ سے دو مسافروں کو بیحد تکلیف ہوتی ہے۔ ان میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ اگر ذرا ایسی ترمیم کر دیجائے تو آرام ہو جائیگا۔

کھانیکا انتظام

کھانیکا انتظام جہاز والے خود کرتے ہیں اور جس کا روپیہ بمبئی میں ٹکٹ کے ساتھ لے لیا جاتا ہے۔ سید عبدالقادر منیجر ہوٹل کا انتظام علوی میں حد درجہ قابل ستائش رہا یہ بھی صاحب نسبت آدمی ہیں۔ خدا انہیں دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال فرمائے۔ ملازمین میں زیادہ تر ایسے ہی مسلمان رکھے گئے ہیں جنہیں حجاج کے مذہبی جذبات کا علم و احترام ہے۔

جہاز میں مسجد کا انتظام

ہم لوگوں کیلئے فرسٹ کلاس کی برابر عرشہ میں جماعت کا انتظام تھا۔ لیکن یہ جگہ بڑی جماعت کیلئے ناکافی تھی۔ اس لئے میں نے اور امیر الحجاج صاحب نے کپتان صاحب سے تحریک کر کے ڈیک کے دوسرے درجہ کو صاف کرا کر انتظام کیا یہ جگہ بہت، وسیع ہے۔ نمازوں کے اوقات ترتیب دئے۔ چونکہ ہر روز طلوع و غروب میں کافی فرق ہو گیا ہے اس لئے گھڑیاں درست کرائیں اسوقت ہمارا جہاز بمبئی سے ۲۲۲ میل کی مسافت پر ہے۔ ہمارے یہاں کے وقت سے اسوقت بھی ۴۵ منٹ کا فرق ہو گیا۔ گھڑیاں درست کر کے میں نے اور مولانا بدیع الرحمن صاحب نے حجاج کو اوقات نماز سے مطلع کیا۔ نمازیوں کے اصرار پر مجھے امامت کرنا پڑی۔ بعد نماز رفقا نے تقریر کیلئے اصرار کیا۔ فضائل و احکام حج پر میں نے تقریر کی۔

مولانا بدیع الرحمٰن صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ بعد ظہر صوفی محمد احمد شاہ الہ آبادی نے عجیب درد و محبت کے ساتھ نعت شریف پڑھی اس شخص کی آواز میں کافی درد ہے تمام حاضرین پر خاص کیفیت طاری ہوگئی۔ اب نمازوں میں کافی اجتماع ہونے لگا۔ جہاز کی رفتار عام طور پر ۹ میل تھی۔ لیکن کچھ تو جہاز ان کے مقابلہ اور کچھ ہوا کی موافقت سے علوی جہاز ۱۲ - ۱۳ میل کی رفتار سے جا رہا ہے۔ اگر اسی رفتار سے آخر تک چلتا رہا تو انشاء اللہ حج سے پانچ چھ یوم قبل مکہ معظمہ پہنچ جائیں گے۔ موسم بحد خوشگوار ہے دن کا تمام حصہ سکون سے گذرا عشاء سے قبل بادل محیط ہوگئے ہیں جن کی وجہ سے ہوا بحد دلچسپ ہوگئی ہے۔ مغرب و عشاء کے معمولات پورے کر کے جہاز کے مختلف حصوں میں جا کر حجاج کی ضروریات معلوم کیں۔

۲۵ ذیقعد مطابق ۲۷ جنوری

۳ بجے اٹھ کر معمولات ادا کئے۔ مسعود صاحب بھی میرے ساتھ اوّل وقت اٹھتے ہیں ختم دلائل کیا حصص حصین شریف کے کچھ حصے تلاوت کئے۔ نماز کے بعد اہل وطن برادران سلسلہ کیلئے نام بنام دعائیں کیں اس موقعہ پر برادر گرامی مولانا ضیاء القادری البدایونی، برادرم مولوی شفیع احمد صاحب وکیل حاجی چاند مقتدری مرزا نصر اللہ خانصاحب حیدر آبادی خصوصیت سے یاد آجاتے ہیں۔ نعت نبویہ کی محافل میں ضیا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

کاش سال آئندہ میں رب قدیر کے کرم سے وہ بھی دیار مدینہ کی حاضری سعادت حاصل کریں نماز فجر کے بعد مولوی محمد اشفاق صاحب رئیس گورکھپور اور رنگون کے سیٹھ صاحب سے ملاقاتیں رہیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا زاہد القادری صاحب کو آج بھی بخار کا زور ہے۔ چائے ناشتہ مولانا عزیز الرحمٰن کے ہمراہ کیا آج میرے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی فاتحہ شریفہ کی تاریخ ہے۔ بمبئی کے احباب کا اصرار ہے کہ ہمارے درجہ میں فاتحہ کی جائے۔ چنانچہ میں نے سیٹھ حاجی نور محمد۔ ڈاکٹر احمد۔ حاجی قادر دینا، عبد الستار جان محمد۔ ہاشم۔ ایوب۔ عالی باری۔ سیٹھ اسمٰعیل۔ ولی محمد۔ سیٹھ محمد ہاشم ذکریا کی مخلصانہ خواہش کو قبول کرلیا۔ مغرب پڑھکر انہیں کے درجہ میں ختم بردہ شریف کا نظم کیا۔ عام و خاص حجاج محبت کے ساتھ شریک ہوئے۔

میں نے بردہ شریف کے بعد حضرت علامہ بوصیری صاحب قصیدہ بردہ کے حالات پر تقریر کی۔ اور قصیدہ شریفہ کی برکات کا بھی ذکر کیا۔ میرے بعد مولانا کرم علی صاحب نے بھی موثر تقریر فرمائی

صلوٰۃ وسلام کے وقت بارگاہ مدینہ کے خاص جلوے نظر آرہے تھے۔ اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ قبہ خضرا کے قریب سلام پڑھا جا رہا ہے۔ اور جناب کی صدائیں آرہی ہیں جس وقت مولانا عشقی علیہ الرحمۃ کے عربی سلام کے شعر اٹھا کر پڑھے جاتے تھے تو یہ آوازیں عجیب دلکش معلوم ہوتی ہیں سلام کے بعد میں نے صوفی الہ آبادی کو اشارہ کیا انہوں نے کہا محمد کا روضہ قریب آگیا ہے" یہ نعت ایسے، عاشقانہ انداز میں پڑھی کہ سب لوگ چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ میں نے سامعین کی انتہائی بے چینی کو دیکھکر سلسلہ کچھ دیر کے بعد بند کر دیا۔ ختم کے وقت تحریر سلسلۂ مقتدریہ نواب سردار نواز جنگ بہادر کے لئے دعا کی اور اپنے سرکار مقتدر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ان پر اسوقت خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

میں نے فاتحہ دی بمبئی کے احباب نے تبرک تقسیم کیا محفل میں کافی اجتماع ہوا۔ مکرمی جناب کپتان تاج احمد صاحب حیدر آبادی بھی شریک رہے۔ بیحد محبت اور عقیدت کے آدمی ہیں۔ بعد ختم محفلِ پاک زاہد صاحب کے ہمراہ کھانا کھایا عشا پڑھ کر اپنے کیبن میں سو گیا۔

۲۶ ذیقعدہ مطابق ۲۸ جنوری

آج بھی سویرے اٹھکر معمولات ادا کئے اس کے بعد صدیقی الاکرم۔ جناب مولوی محمد اشفاق صاحب بی اے۔ گورکھپوری کے کیبن میں دیر تک رہا مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ممدوح بیحد رقیق القلب اور نہایت درجہ صحیح العقیدہ شخص ہیں۔ بی اے ہونیکے باوجود مذہبی جذبات پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں نے منجملہ دیگر، اشغال کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر روز کچھ نہ کچھ نعت کے شعر بھی لکھ لیتا ہوں تاکہ آستانہ معلّے پر پیش کروں حجاج کی سہولت کیلئے کاروان پیر سے مسائل حج نکال کر جہاز کے بورڈ پر لگوا دیتا ہوں اور روزانہ کی تقریروں میں ان کی وضاحت کر دیجاتی ہے۔ ہر روز اپنی تقریر کے ساتھ مولانا کرم علی۔ مولانا عزیز الرحمن مولانا بدیع الرحمن کی تقاریر بھی کرا رہا ہوں۔ اب ہر نماز میں مجمع غیر معمولی ہو جاتا ہے اور سلسلہ تقاریر کی وجہ سے اور بھی اجتماع بڑھ جاتا ہے۔ تمام نمازیں وقت پر ادا کیں۔

۲۷ ذیقعدہ مطابق ۲۹ جنوری

حسب معمول وقت پر اٹھکر اوراد ختم کئے۔ نماز فجر کے بعد سے آج ملنے جلنے والوں کا ہجوم ہے۔ تحریر کا کام بھی نہیں کر سکا ہوں۔ دوپہر میں اس سفرنامہ کی ان سطور کو لکھنا شروع کیا تاکہ کامران سے اخبار خلافت بمبئی اور اخبار حق لکھنؤ کو روانہ کردوں۔ ۱۰ بجے تک ہمارا جہاز ۱۰۰۹۔ ایکہزار نو میل کی مسافت طے کر چکا ہے۔ سقوطرہ کا وہ حصہ جہاں سے عام طور پر طغیانی شروع ہو جاتی ہے ۸ بجے رات کو آئیگا۔ عام طور

ہر حجاج اس سے متاثر ہیں۔ انشاء اللہ بارگاہ مدینہ طیبہ کے کرم سے یہ حصہ بھی بخیر و عافیت گذر جائیگا
وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

آج مولانا بدیع الرحمٰن مفتی بنگال سے سمت قبلہ پر دیر تک علمی صحبت رہی۔ آج ایک بنگالی مسافر کی حالت بیحد نازک ہے۔ وہ بمبئی سے جس وقت سوار ہوئے تھے اسی وقت سے طبیعت بہت خراب تھی۔ نماز عشاء کے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تجہیز کا انتظام شروع کر دیا گیا ہے اور کپتان صاحب سے رات ہی میں سپرد بحر کرنے کی اجازت لی لیگئی۔ اطمینان کے ساتھ غسل و کفن ہوگیا۔ ۱۰ بجے کے قریب نماز جنازہ پڑھی گئی۔ میرے لئے پہلا موقعہ تھا کہ سمندر میں نعش کو اترتے ہوئے دیکھا۔ طبیعت پر غیر معمولی اثر ہوا نیند بھی ۲ بجے کے قریب آئی۔ سقوطرہ بھی بخیریت نکل گیا طوفان وغیرہ کا کسی پر کوئی اثر نہ ہوا انشاءاللہ پرسوں کامران پہنچ جائینگے

۲۸ ذیقعد مطابق ۳۰ جنوری

حسب معمول وقت پر اٹھا۔ نماز فجر پڑھائی۔ آج طبیعت بہت گری ہوئی ہے۔ رات کو تقریر میں کافی قوت صرف کرنی پڑی۔ مولانا زاہد القادری کے ساتھ چائے پی۔ سینہ میں تکلیف ہے۔ چائے کے بعد مولانا حسرت موہانی۔ مولانا کرم علی، مولوی محمد اشفاق صاحب۔ رنگون کے سیٹھ محمد اسحاق بھیات (جو چوتھے حج کو جارہے ہیں) دیر تک تبادلہ خیالات رہا۔ سب کی مزاج پرسی کی۔ شام تک ضروری حالات کا مطالعہ کیا۔ شب کو نیند دیر سے آئی۔

۲۹ ذیقعد مطابق ۳۱ جنوری

آج صبح سے ختم دلائل کے بعد سے حاضری مدینہ پاک کی بے چینی طبیعت میں ہے۔ کسی کام پر جی نہیں لگتا۔ صوفی (الہ آباد) کو بلایا مجلس نعت پاک مرتب ہوگئی۔ آج انہوں نے بیحد رُلایا بڑی مشکل سے طبیعت قابو میں (ہوئی) تو سفر نامہ لکھنے بیٹھا۔ کل کسی وقت کامران آئیگا جہاں جہاز کو کئی گھنٹے ٹھہرنا پڑیگا۔ آج جہاز میں چیچک کا ایک مریض ہوگیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مریض کی وجہ سے کئی گھنٹے جہاز ٹھہریگا۔ ورنہ جمعرات تک مکہ معظمہ پہنچ جاتے اب دیکھئے کیا حال رہے

عدن بھی آج گزریگا جہاز نہیں ٹھہریگا عدن کے مینارے نظر آئیں گے۔ کل کامران سے تمام ڈاک پوسٹ کرنا ہے۔ ابا کامران میں ہمارے یہاں کے ٹکٹ استعمال میں نہ آئیں گے۔ دوسرے ٹکٹ خریدنے ہوں گے۔

جدہ کے بعد پھر سفری حالات بھیجنے کا موقعہ نہ ہوگا۔ البتہ ضروری حالات درج کرتا رہونگا۔

کہ معظمہ سے انشاء اللہ عابد میاں اور مولوی مشفع احمد کو خیریت کا تار روانہ کرنا ہے۔ جدہ سے مولانا اسمٰعیل قریشی کو بھی بذریعہ تار اطلاع کرنی ہے۔

امیر الحج صاحب کے ملازمین محمد شمشیر علی و شکم علی بھی میری خدمت کر رہے ہیں۔ امیر صاحب کے اہل و عیال بھی جا رہے ہیں۔ یہ سب لوگ میری ضروریات کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں۔ جزاھم اللہ خیرا لجزاء۔

مولانا حسرت مولانا اکرم علی بھی اہل و عیال کے ساتھ ہیں۔ مولانا حسرت کے رفقا میں مبین الحسن صاحب بھی پر جوش محبت کے آدمی ہیں۔ مولانا حسرت سب کی خدمت فرماتے ہوئے جا رہے ہیں۔ چھوٹے بچے بھی ان کے ہمراہ ہیں جن سے خوب وقت گذر جاتا ہے۔ اور عابد میاں زاہد میاں کی یاد آجاتی ہے۔

آج دوپہر میں بالکل لیٹنے کا موقعہ نہ مل سکا ظہر کی نماز پڑھاکر مولانا زاہد القادری صاحب کی تقریر کرائی۔ ماشاء اللہ بہت سلجھی ہوئی تقریر کی ان کے بعد مجھے لوگوں نے مجبور کیا۔ ۲۰۔ ۲۵ منٹ میں نے وقت صرف کیا۔

ظہر کے بعد سے عشا تک کا حصہ معمولات میں گذر گیا۔ ۸ بجے شب کو عدن کا لائٹ ہاؤس نظر آیا۔ تاریکی کے باعث آبادی کا حصہ نظر نہیں آیا۔ بعد عشا مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کی قیامگاہ پر مجلس وعظ منعقد ہوئی مولانا اکرم علی صاحب نے عورتوں کے متعلق مسائل حج پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ۱۱ بجے محفل ختم ہوئی تو اپنے کیبن میں آگیا۔ آج شب میں بھی طبیعت بے مزہ رہی ہے۔

یکم فروری ۱۹۳۸ء آج حسب معمول وقت پر اٹھکر معمولات پورے کئے۔ نماز فجر پڑھائی۔ اسوقت طبیعت خراب ہورہی ہے۔

عدن کے قریب سے کپتان نے جہاز کی رفتار بہت کم کردی۔ اگر جہاز حسب معمول چلتا رہتا تو ہم لوگ پنجشنبہ ۳ فروری کو جدہ پہنچ جاتے۔ لیکن بحالت موجودہ ہفتہ ۵ فروری تک مکہ معظمہ پہنچنا ہو سکے گا۔

آج کا دن وطن اور دوسرے احباب کو خطوط لکھنے میں گذر گیا۔ تقریباً ۲۵۔ ۳۰ خطوط تیار کئے نمازیں ادا کیں۔ جہاز کے احباب نے تقریر کیلئے پھر اصرار کیا دو تقریریں کرنا پڑیں۔ دن بخیریت پورا ہوگیا نماز عشا پڑھاکر جلد اپنے کیبن میں آکر سوگیا۔

۲ فروری ۳۸ء مطابق ۳۰ ذیقعدہ۔ کامران کے مناظر آج ۵ بجے صبح علوی جہاز کامران پہنچ گیا۔ سندھیا

کمپنی کا جہاز انگلستان جو ۲۶ جنوری کو کراچی سے چلا تھا اس نے علوی جہاز کو کامران پر پکڑ لیا۔ مگر ہمارا جہاز چونکہ پہلے پہنچا اس لئے وہی پہلے روانہ ہوگا۔

کامران اگرچہ چھوٹی سی بستی ہے لیکن خوبصورت ہے۔ جہاز پر سے ۲۰، ۲۵ چھوٹی چھوٹی عمارتیں نظر آتی ہیں۔ وائرلیس بھی لگا ہوا ہے۔ پہلے یہاں قرنطینہ ہوا کرتا تھا لیکن اب [illegible] ڈاکٹر آتا ہے اور ۸ روپیہ فی کس کی رقم جو بمبئی میں جہاز والے لیتے ہیں وصول کرنے آتا ہے۔ جہاز ۲ میل کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر اپنی موٹر کشتی میں چند ملازمین اور پوسٹ مین کے ہمراہ جہاز پر آ گئے۔ معمولی چکر لگا کر کپتان سے باتوں میں مصروف ہیں۔ یہاں سے پوسٹ مین تمام ڈاک لیکر عدن روانہ کریگا۔ حجاج نے ڈاک پہلے سے تیار کر لی تھی اب پوسٹ مین سے عدن کے ٹکٹ (جو ہمارے یہاں کے نرخ کے مطابق ملتے ہیں) خرید کر کے خطوط پر چسپاں کر کے اسے دیدینگے۔ جہاز کے پوسٹ آفس پر حاجیوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ تقریباً ۱ گھنٹہ میں سب کی ڈاک درست ہوگئی۔ ہمارے جہاز کی برابر عرب کافی تعداد میں اپنی کشتیوں پر بیٹھکر مختلف قسم کا سامان فروخت کرنے کیلئے دوڑے چلے آرہے ہیں جن سے حجاج نے کافی خریداری کی جسکا طریقہ یہ ہے کہ نیچے سے ایک رسی کے ذریعے ٹوکری میں اشیاء رکھ دیتے ہیں۔ حجاج کھینچکر ٹوکری میں قیمت رکھکر واپس کر دیتے ہیں۔ بہت سی ادویہ چند پیسوں میں ملجاتی ہیں۔ جو ہندوستان میں روپیوں میں نہ ملیں گی

ان کشتیوں پر غوطہ لگانے والوں کی بھی بڑی جماعت آتی ہے جو آوازیں لگا رہی ہے۔ "حاجی پیسہ پھینکو"۔ حجاج جہاز کے جنگلوں میں کھڑے ہوکر۔ پیسے۔ اکنیاں۔ دونیاں پھینک رہے ہیں یہ لوگ اس قدر تیزی سے غوطہ لگا کر پیسے وغیرہ نکالتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے۔ تقریباً ۳ گھنٹے تک دلچسپیاں جاری رہیں۔ چونکہ جہاز مسلسل چلتا رہتا ہے اس لئے کسی جگہ پر ٹھہرنے میں فطری طور پر سبکی طبیعت بشاش ہوجاتی ہے۔

۹ بجے ڈاکٹر اپنے عملہ کے ساتھ اُترا تو جہاز نے سیٹی بجائی۔ ۹ بجے کے قریب جہاز چھوٹا۔

۲-۳ گھنٹے کے بعد سے طغیانی شروع ہوگئی۔ کامران سے جدہ تک کا راستہ عموماً بہت خراب ہے۔ اس لئے طغیانی کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ جہاز میں ہر طرف سے حجاج کو چکر وغیرہ آرہا ہے۔ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہے۔ لیکن رب مقتدر کے فضل سے مجھے معمولی چکر بھی نہیں آئے ہر حصہ میں جاکر حجاج کی مزاج پرسی کر کے دوائیں وغیرہ تقسیم کیں۔

ظہر تک سمندر کا زور رہا عصر سے پھر سکون ہوگیا ہے۔ جہاز کی رفتار بہت سست ہوگئی ہے۔ یلملم

کے بارہ میں جو اطلاعات کپتان صاحب نے دی تھیں اُن کو تمام حجاج کے پاس پہنچوا دیا۔ نماز ونمیں چکر وں کے باعث مجمع کم ہو گیا ہے لیکن جماعت کی نماز طغیانی کی حالت میں بھی الحمد للہ ادا ہو رہی ہے۔

۳ فروری مطابق یکم ذی الحج جمعرات

آج بھی دقت مقررہ پر اُٹھکر معمولات پورے کئے آج ہر شخص غسل و احرام کی تیاریاں کر رہا ہے ۵ بجے شام کے قریب یلملم آجائیگا۔ صبح سے یلملم کے محاذ میں جہاز آگیا ہے۔ اس لئے احرام ابھی سے باندھا جائیگا۔

میں نے بھی ۱۰ بجے کے قریب غسل کیا احرام باندھا۔ بعد ظہر نیت حج و عمرہ کرکے محرم ہو جاؤنگا جہاز کا منظر اسوقت قابل دید ہے۔ عشاق نے محبت کی کفنیاں پہن لی ہیں۔ مساوات کی شان یہیں سے شروع ہوگئی ہے۔ اب کوئی امتیاز باقی نہیں ہے۔ نماز کے بعد لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صداؤں سے جہاز گونج اُٹھا ہے۔ بوقت ملاقات لبیک عجب لطف دیتی ہے۔

جہاز بعد جمعہ جدہ پہنچ جائیگا۔ جہاز میں ہمسا رے کے جوش کی وجہ سے پھر طغیانی شروع ہوگئی ہے۔

تمام دن زور رہا جماعت کی نمازیں برابر ہو رہی ہیں۔ حجاج عام طور پر غسل وغیرہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ۸ بجے شب کو جہاز نے میقات کی سیٹی بجائی جنہوں نے احرام نہ باندھا تھا وہ جلدی جلدی تیار ہو گئے۔ اور نیت کرلی یکبارگی جوش محبت میں سب نے تلبیہ کی صدائیں بلند کیں۔ ہوا چونکہ تیز چل رہی ہے اس لئے ان آوازوں کا ہر قلب پر خاص اثر ہوا۔ کیا عجب ہے کہ یہ آوازیں مکہ مدینہ ہوکر عرش تک پہنچ گئی ہوں۔ جہاز میں حرکت زیادہ ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ المستعان کل دوپہر تک جدہ اتر جائینگے۔

۴ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۲ ذی الحج جمعہ

آج نماز فجر کے بعد سے ہر حاجی اپنے سامان کی درستی میں مشغول ہے۔

۱۱ بجے دن تک سب نے اپنا سامان درست کرلیا۔ ۱۱ بجے ہمارے جہاز پر سعودی حکومت کا کپتان آگیا اب یہاں سے یہ کپتان جہاز کو جدہ تک لیجائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد برٹش وائس قونصل جناب مسٹر لعل شاہ صاحب بمعہ ڈاکٹر وغیرہ کے جہاز پر آگئے ایک گھنٹہ کے اندر جہاز کا معائنہ ہو گیا۔ جدہ بالکل سامنے ہے لیکن ۲ میل کے فاصلہ پر جہاز ٹھہرا دیا گیا ہے۔

جدہ کے پلیٹ فارم پر پانی کی کمی رہتی ہے۔ جہاز نہیں جا سکتا۔ یہیں سے ہر حاجی کشتیوں میں سوار ہو کر جدہ تک جائیگا۔ کشتیاں دو قسم کی مل رہی ہیں، ایک وہ جو بادبانی ہیں۔ ان کا کرایہ بہت کم ہے۔ دوسری موٹر کشتیاں ہیں۔ ان میں ایک روپیہ ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ بادبانی کشتیوں کا کرایہ بمبئی میں شامل کر لیا گیا ہے۔

وائس قونصل صاحب اور دوسرے حضرات سے مولانا حسرت موہانی مولانا کرم علی صاحب نے تعارف کرایا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہمارا سب سامان عبدالرزاق صاحب ملکی نے کشتی میں پہنچا دیا ہم لوگ موٹر کشتی میں سوار ہو کر بندرگاہ پہنچ گئے جہاں ہم سب کا استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد کوشان آفس میں سامان کی دیکھ بھال شروع ہوئی۔ پاسپورٹ ہمارے معلم بیجیے محبوب کے وکیل عبدالکریم بخش صاحب کی تحویل میں دیدیئے گئے ہیں۔ جدہ سے سعودی حکومت کے ساتھ معلمین کی حکومت شروع ہو گئی ہے۔ اب ہر حاجی معلمین کا پابند ہے۔ بغیر معلم کے کوئی انتظام ازخود نہیں کیا جا سکتا۔ جو ملازمین کسٹم آفس میں معین ہیں۔ وہ حد درجہ راشی ہیں جو لوگ انہیں چند روپے دیتے ہیں ان کا سامان نکال دیا جاتا ہے۔ غریب لوگوں کی جان پر بن آتی ہے۔ تقریباً ۳ گھنٹے تک حجاج کو کسٹم آفس میں سزا ملتی ہے۔ سامان کے معائنہ کے قصہ سے فارغ ہو کر معیت مولوی محمد اشفاق صاحب رئیس گورکھپور معلم کے مکان پر گیا سامان عبداللہ رفیق سفر نے قرینہ سے لگا دیا لیکن جو مکان ہمیں دیا گیا ہے۔ وہ غالباً کسی ایسے صوفی باصفا کی اقامتگاہ رہا ہے جہاں ہو کا میدان تھا شکستگی کا یہ عالم ہے کہ چھت سجدہ کرنا چاہتی ہے۔ ارادہ کیا کہ جلد از جلد آج شام تک مکہ معظمہ کیلئے روانہ ہو جائیں۔ لیکن وکیل صاحب کا حکم ملا کہ کل سے پہلے آپ حضرات کو موٹر نہیں مل سکتا۔

شب کا حصہ مچھروں سے جنگ میں گذرا جدہ کی موسمی حالت بیحد خراب ہے، رات بھر کے قیام میں تمام بدن بیکار ہو گیا ہے۔ جدہ کے مفصل حالات ہمارے مطبوعہ بیان میں ملاحظہ کئے جائیں۔

۵ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۳ ذی الحج ہفتہ۔

رات کو بالکل نیند نہ آئی تہجد کے وقت سے معمولات شروع کر دئیے۔ برادرم جناب مولوی اشفاق صاحب بھی ماشاءاللہ معمولات کے عادی ہیں اول وقت آپ بھی اٹھے نماز وغیرہ سے فراغت پائی۔ سامان درست کیا اور جو ضروریات کیلئے کافی ہو سکتا تھا۔ وہ ہمراہ لیجانے کیلئے علیحدہ کرا دیا۔ مکہ معظمہ سے لایا ہوا سامان بھی جدہ چھوڑنا پڑیگا۔ کیونکہ جدہ ہی سے مدینہ منورہ جانا

ہوگا۔

جدہ سے مکہ معظمہ کا کرایہ و ٹیکس

۹ بجے کے قریب وکیل نے اطلاع دی موٹر تیار ہے۔ للعہ ۸۴ وکیل نے شب ہی سے وصول کر لئے تھے۔

جس کی تفصیل یہ ہے۔ للعہ ۱۵/۹ کرایہ لاری

ٹیکس للعہ ۳/۴

ہر حاجی سے خواہ وہ اونٹ سے جائے یا پیادہ یا موٹر سے للعہ ۶۷ کچھ آنہ کا ٹیکس ضرور لیا جائیگا۔ بہت سے غریب حجاج اس ٹیکس کی مصیبت کے باعث انتہائی پریشان ہوتے ہیں۔ اگر حکومت سعودیہ ٹیکس کم کرے تو حجاج کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جائے۔

جدہ سے روانگی

مولانا حمیت صاحب اپنے معلم کے توسط سے روانہ ہوئے اور ہم اپنے وکیل کے انتظامات کے ماتحت ۸ بجے دن کو موٹر سے روانہ ہوا۔ تلبیہ کا نعرہ حجاج نے لگایا تھوڑا راستہ طے کرکے حکومت کے دفتر پر ڈرائیور نے روک دیا۔ تقریباً ۲ گھنٹے یہاں لگ گئے ظہر کیلئے تازہ وضو کرکے ہم لوگ ۱۲ بجے مکہ معظمہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

جدہ کی آبادی سے نکلتے ہی حضرت سیدہ بی بی حوا علیہا السلام کا مزار مبارک آیا جو نجدی حکومت نے ہر طرف سے گھیر دیا ہے۔ کسی کو فاتحہ پڑھنے اور اندر داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔ باہر سے ہم سب نے ایصال ثواب کیا۔

یہاں کے موٹر ڈرائیور باوجود راستہ کی خرابی کے ۵۰-۶۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے چلاتے ہیں لیکن یہ رفتار مستقلاً قائم نہیں رہ سکی ۱۰ گھنٹہ کے بعد بحرہ (منزل) آگئی یہاں ہم سب نے اتر کر ظہر کی نماز پڑھکر چائے پی۔ ہوٹل کی دودھ والی چائے بعد لطیف بھی کھانا بھی کھایا۔ حیدرآبادی دوستوں میں جناب تاج محمد صاحب کپتان بھی اس منزل پر مل گئے۔ ایک گھنٹہ کے قریب یہاں ٹھہر کر روانہ ہو گئے۔ امام صاحب مسجد دادا میٹھی بھی ہمراہ ہیں۔ ارض مقدس کی پہاڑیوں کو دیکھ کر جذبات کا ہجوم ہے۔ دل پکار رہا ہے کہ الٰہی جلد خانہ کعبہ کی زیارت ہو جائے۔ جدہ سے مکہ معظمہ ۴۵ میل پر واقع ہے۔ اگر راستہ درست ہو تو وقت کم سے کم خرچ ہو۔

بدؤوں کی حالت

راستہ میں غریب بدوی لوگ بکثرت ملتے ہیں جن کی عورتیں اور بچے حجاج سے عجیب انداز سے مانگتے ہیں۔ ان پریشان حال لوگوں کی کیفیت دیکھکر قلب پارہ پارہ ہوتا ہے۔ ہم لوگوں سے جو کچھ ممکن ہو سکا ان کی خدمت انجام دیں۔ عبداللہ کی آواز میں بہت

درد ہے۔ اس نے ایک نعتیہ غزل شروع کی جس نے ہمارے ساتھیوں کو بے چین کردیا۔ اب مکہ معظمہ قریب آنیکو ہے۔ پہاڑیوں کا منظر بھی بیحد دلچسپ ہے۔ ڈرائیور سے میں نے کہدیا ہے کہ جسوقت حدود حرم شروع ہوں تو ہمکو مطلع کردے۔ اس نے پکارا

" مَسْجِدُ الْحَاجِّ الْكَعْبَة "

مکہ معظمہ کے سامنے

ہم سب نے لبیک کا نعرہ لگایا اور کر معمولات ختم کئے۔ کعبۃ اللہ شریف کے منارے سامنے ہیں جن سے نگاہ نہیں ہٹتی ایسا معلوم ہورہا ہے کہ رحمت خداوندی کی آغوش میں ہم سب پہنچ گئے ہیں۔ چند منٹ میں جرول آگیا یہ جگہ موٹر اسٹینڈ کی ہے۔ تمام گاڑیاں یہیں ٹھہرتی ہیں۔ تقریباً ایک میل کی مسافت پر کعبۃ اللہ شریف ہے۔ ہمارے معلم کے نائبین کو تار سے اطلاع دیدی گئی تھی۔ وہ سب پہلے سے یہاں موجود تھے۔ سامان کے لئے گھوڑا گاڑیاں کرایہ پر لے لیگئیں ہم سب پاپیادہ روانہ ہوگئے۔ اتنا راستہ بھی بمشکل گذارا جسقدر قریب آتے جارہے ہیں اتنا ہی دل بیقرار ہورہا ہے

برادر گرامی مولانا محمد اسمٰعیل بخش صاحب ذبیح بدایونی مہاجر کی خدمت میں میں . . . نے تار حاضر کردیا تھا۔

مولانا ذبیح کے یہاں قیام

جرول سے سیدھے معلم کے مکان واقع محلہ شامیہ پر ہم لوگ آگئے غسل کا انتظام کیا اتنے میں مولانا ذبیح صاحب تشریف لے آئے اور فرمایا "کہ آپ میرے مکان کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں ٹھہر سکتے" اسی وقت تمام سامان اُن کے یہاں بھجوادیا۔ مولوی اشفاق صاحب معلم کے مکان ہی پر ٹھہر گئے۔ میں ذبیح صاحب کے یہاں چلا گیا بعجلت اُن کے یہاں غسل سے فارغ ہوکر معلم صاحب کے نائب کے ہمراہ سیدھا بیت اللہ شریف حاضر ہوکر طواف کیا۔ سعی صفا و مروہ سے فراغت پائی۔ دوسرا طواف کیا۔ اب طواف وداع باقی رہ گیا ہے جو بعد حج کیا جائیگا۔

حجر اسود کا بوسہ دینا مجمع کی زیادتی کے باعث بہت مشکل تھا لیکن الحمدللہ کہ متعدد بار موقعہ مل گیا۔

بیت اللہ کی داخلی پولیس کی رشوت

مغربی لوگ دوسرے حجاج کو غیر معمولی طریقہ سے ستاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ حجر اسود صرف ہمارے لئے مخصوص ہے۔ نجدی حکومت کی جانب سے حجر اسود و مقام ابراہیم کے اندر بھی داخلے کے لئے تین روپیہ فیکس مقرر ہے وہ ٹیکس جو پولیس معین ہے۔ وہ رشوت لیکر حجاج کو سہولیت پہنچاتی ہے۔ جن لوگوں سے رشوت وصول کرتے ہیں ان کو ہر قسم کی آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ بیت اللہ شریف

ہے ۔مقام ابراہیم وغیرہ پر بھی رشوت کی گرم بازار۔ مقام ابراہیم کے اندر ہمہ قسم کی غلاظتیں مثلاً سگریٹ کے بکس، سر کے بال، سڑے ہوئے کپڑے پڑے ہوئے ہیں لیکن کوئی شخص صفائی نہیں کرتا کیا مقام ابراہیم جیسا مقدس مقام اُس کی صفائی بھی مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ یہ حالت دیکھکر قلب پر غیر معمولی اثر پڑا۔

ہر جگہ نوافل پڑھے۔ زمزم اچھی طرح پیا۔ تمام نمازیں حرم شریف میں ادا کیں اور خاندانی معمولات و اوراد تمام کئے رات کو ۱۲ بجے کے بعد برادر گرامی جناب مولوی اسمٰعیل بخش صاحب ذبیح کے یہاں پر لطف علمی صحبت رہی۔

۶ ر فروری، ۴ ر ذی الحج، یکشنبہ تہجد کے وقت اٹھا عبداللہ ملازم نے تمام ضروریات کا انتظام کیا اول وقت حرم شریف چلا گیا۔ برادر گرامی جناب مولوی قاضی غلام نبی صاحب بدایونی بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اول وقت حرم شریف گئے۔

متعدد طواف کئے۔ مقام ابراہیم۔ مقام اسمٰعیل۔ ملتزم۔ میزاب رحمت پر علیحدہ علیحدہ ادعیہ پڑھیں۔ اپنے اعزہ احباب و مریدین کے لئے طلب مغفرت اور فلاح دارین کی دعا کی۔

آج بھی مطاف میں حجاج کی کثرت ہے ختم دلائل وغیرہ کے بعد سید الاحرار مولانا حسرت موہانی صاحب سے رباط دھرم پور میں ملنے گیا۔ دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ وہاں سے مولوی اشفاق صاحب گورکھپوری اور اپنے دوسرے رفقا سے ملتا ہوا اپنی قیامگاہ پر واپس آیا۔

مساوات کی بجائے شاہانہ امتیازات اسلام نے حج کے تمام ارکان میں شاہ و گدا کے امتیازات مٹا کر مساوات قائم کی خصوصاً طواف میں جو عاشقانہ حالت قائم فرمائی وہ اس لحاظ سے کہ شاہ و گدا کے امتیازات قطعاً ختم کر دئے گئے۔ دنیا کی تمام ملتوں سے جدا ہے لیکن سعودی حکومت نے اسلام کے اس سب سے بڑے رکن کی خصوصیت اور شانِ مساوات کو بھی عملاً مٹا دیا ہے۔

آج ۶ ر فروری کو ملک ابن سعود اور امیر بحرین حرم شریف بغرض طواف داخل ہوئے تو تمام مطاف جس میں ہزاروں حجاج طواف کر رہے تھے، سب کو روک کر خالی کرا دیا گیا۔

تلواروں کے سایہ میں دونوں بادشاہوں نے ہزاروں حجاج کے شوق کو ناقص کر کے طواف کیا جن حجاج نے اپنے طواف پورے کرنے چاہے۔ انہیں بری طرح زدو کوب کیا گیا۔ کیا اس طرز عمل کے بعد بھی موجودہ دورِ حکومت کو فاروقی دور سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا کسی حدیث پاک

سے اس کے جواز کی دلیل پیش کی جا سکتی ہے ۔

میں نے خود اپنی آنکھوں سے مقام ابراہیم اور حنفی مصلے سے اس منظر کو دیکھا ۔ اور اسلام کی عظیم الشان مساوات کو شاہانہ امتیازات کی بدولت مٹتے ہوئے دیکھکر آنسو بہائے ۔ افسوس کتاب وسنت کی حکومت کے مدعیان اسلامی اصول کو تباہ کر رہے ہوں ۔ اور اس حکومت کو اسلامی حکومت سے تعبیر کیا جائے ۔

آج اس واقعہ کو دیکھکر قلب پر غیر معمولی اثر ہے ۔ مغرب وعشاء سے فارغ ہو کر متعدد طواف کر کے قیامگاہ واپس گیا ۔ آج ہندوستان کی ڈاک بذریعہ ہوائی جہاز جانے والی تھی ۔ بدایون وغیرہ خطوط روانہ کرائے ۔

حکومت کیطرف سے اعلان حج آج پہلی بار حکومت کی جانب سے پنجشنبہ کے حج کا اعلان کیا گیا ۔ دوسرا اعلان چند گھنٹوں کے بعد چہار شنبہ کا کیا گیا ۔

اس دوسرے بیان واطلاع نے حجاج ومعلمین کو سراسیمہ کر دیا کیونکہ انتظامات کی تکمیل معمولی کام نہیں ۔ ہزاروں اونٹوں کا نظم اور دوسرے ضروریات کی فراہمی میں کافی وقت درکار ہوتا ہے ۔ اس اعلان کے مطابق جو بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ

"قاضی القضاۃ کی جانب سے بعد شہادت کیا گیا ،
ہے آج یکشنبہ کو بجائے ۸ ذی الحج کے ۹ ذی الحجہ
قرار دیدی گئی ۔"

اب پرسوں حج کیلئے روانہ ہونا ہے ۔ مولانا حسرت صاحب کے اصرار پر منیٰ ۔ عرفات ، مزدلفہ کیلئے موٹر کا انتظام منظور کر لیا ہے ۔ میرا اور مولوی اشفاق صاحب کا ارادہ اونٹ ورنہ پیدل جانیکا ہے ۔ مگر مولانا مصر ہیں کہ چونکہ اہل وعیال بھی ہمراہ ہیں ۔ لہذا موٹر ہی سے چلنا چاہئے ۔

ساتویں کا خطبہ بند اس سال ساتویں تاریخ کو خانہ کعبہ میں خطبہ بھی نہیں دیا گیا ۔ شاید یہ بھی بدعت ہے جس کا انسداد ضروری ہو گا ۔

۷ فروری مطابق ۷ ذی الحج دوشنبہ مولانا حسرت صاحب کی خدمت میں ہم نے اور اشفاق صاحب نے موٹر کے کرایہ کیلئے روپیہ پیش کر دیئے ۔ مولانا نے تمام انتظامات مکمل فرمائے لیکن موٹر کے آنے میں دیر ہو گئی ۔ عبد اللہ اپنے رفیق اور اشفاق صاحب کے ملازم

کے ساتھ سامان اونٹ سے روانہ کر دیا۔

یوم الترویہ ۸ ذالحج

چونکہ موٹر میں دیر ہو رہی ہے اور خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ دلی آرزو پوری ہو جائے کہ مکہ معظمہ سے حج کیلئے پا پیادہ جائیں۔ وقت گذر رہا ہے اس لئے ہم سب مکہ معظمہ سے پا پیادہ روانہ ہو کر منیٰ پہنچ گئے۔ منیٰ کی مسجد حنیف کا منظر بھی بیحد دلچسپ ہے یہ مسجد دامنِ کوہ میں واقع ہے۔

اس مسجد میں بہت سے جلیل القدر انبیائے کرام کے مزارات بتائے جاتے ہیں احادیث میں بھی اس مسجد کے اندر عبادت و نماز کے فضائل مرقوم ہیں۔ ہم لوگ ۲ گھنٹے میں مکہ معظمہ سے منیٰ پیدل آگئے ظہر، عصر، مغرب، عشا مسجد خیف میں ادا کی۔

مسجد میں کسی قسم کا انتظام نہیں ہے فرش خام ہے پانی کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ ہر حاجی ۸-۸ قرش کے قریب پانی خرید کر کے وضو وغیرہ کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ بستی اگرچہ چھوٹی ہے لیکن مکانات کافی تعداد میں ہیں جنکا کرایہ بہت زائد ہے۔ عام طور پر حجاج معلمین کے نصب کردہ خیموں میں ٹھہرتے ہیں ہم لوگ بھی بجائے مکان کے معلم کے ڈیروں میں مقیم رہے۔ سردی خوب ہو رہی ہے لیکن حج ادا کرنیکا ایسا جوش ہے کہ سردی کا احساس نہیں ہوتا تمام نمازیں مسجد منیٰ ہی میں ادا کیں۔ عبداللہ رفیق سفر اور اشفاق صاحب کے ملازم کو قبل سے عرفات کیلئے سامان کے ہمراہ بھیجدیا ہے۔

چونکہ خیمے ایک ہی وضع اور ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں نصب ہیں اس لئے اگر کوئی شخص اپنے خیمہ کو بھول جائے تو پھر پتہ چلانا مشکل ہوتا ہے۔ یہی حال عرفات کا ہوگا بلکہ عرفات کو تو میدانِ قیامت سے مثال بہت دیجاتی ہے۔ معلم صاحب نے تاکید کر دی ہے کہ آپ لوگ یہیں عرفات کی مسجد کے دروازہ پر ملجائیں یہ لوگ اونٹ سے چلے گئے اور ہم سب مولانا حسرت صاحب کے ساتھ موٹر میں جائیں گے تاکہ عرفات میں وقت پورا کر کے مزدلفہ میں اس حساب سے پہنچ جائیں کہ مشعر حرام میں رات بھر عبادت وغیرہ کا اطمینان بخش موقعہ مل سکے۔

۹ ذی الحج مطابق ۹ فروری - منگل - یوم عرفہ

ہم سب لوگ نماز صبح اور معمولات سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب کے بعد موٹر سے روانہ ہو گئے اور ۹ بجے کے قریب عرفات پہنچ گئے ڈرائیور نے بجائے عرفات کی مسجد پر لانیکے۔ ایک میل دور لا کر ٹھہرا دیا اور مسجد لیجانے سے انکار کر رہا ہے۔ اب اگر موٹر چھوڑتے ہیں۔ تو پھر دوبارہ موٹر تک

حجۃ الوداع میں حضور پاک نے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی یہاں آپ کا خیمہ بھی تھا ۱۲

پہنچنا مشکل ہے۔ عرفات کی حالت واقعۃً میدانِ حشر کی ہو رہی ہے۔ نفسی نفسی کا بازار گرم ہے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں۔ پیاس کی شدت ہے۔ دس قرش کو پانی کا ایک ٹین مشکل خریدا۔ ۱۱ بجے کھانا کھا کر فکر ہوئی کہ جسطرح ہو سکے مسجد پہنچنا چاہئے۔ مولانا حسرت صاحب اصرار سے روک رہے ہیں کہ اگر آپ لوگ چلے گئے تو موٹر کو آپ تلاش نہ کر سکیں گے۔ مجبوراً ایک آدمی کرایہ پر کیا جو مسجد لے جا کر پھر واپس یہیں موٹر تک پہنچا دیگا۔ مولوی یسین صاحب اور مولانا حسرت صاحب بھی ساتھ ہو گئے۔ ۲۰ منٹ کے اندر ہم دونوں اس آدمی کی امداد سے مسجد پہنچ گئے۔ نماز سے فراغت پائی بعد فراغ عبداللہ ناظم اور اپنے مُعلم کے بھائی عبدالرزاق کو ہر طرف تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ چلا ۲ گھنٹے کی جستجو کے بعد اپنے موٹر تک آ گئے۔

راستہ میں حضرت بغدادی صاحب متوطن حیدرآباد کے صاحبزادہ صاحب مل گئے اُن سے معلوم ہوا کہ بغدادی صاحب بھی عرفات میں موجود ہیں ان کی قیامگاہ کا پتہ معلوم کر کے حسرت صاحب کی ممانعت کے باوجود بغدادی صاحب کی قیام گاہ تلاش کر لی۔ ۱۵۔ ۲۰ منٹ کے بعد موٹر پر واپس آ گئے۔ مولانا حسرت صاحب کے پیر میں نہایت زہریلے بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ اُن کو سخت تکلیف ہے اسی وجہ سے وہ مسجد نمرہ بھی نہ جا سکے۔

نویں کا خطبہ بند عرفات میں اس سال نویں کا خطبہ بھی نہیں ہوا۔ ہم حیران ہیں کہ ان معمولات شریفہ میں کونسی بدعت نظر آئی جو انجام نہیں دئے گئے۔

عرفات کے خاص خاص مقامات دیکھے۔ روانگی سے قبل جبلِ رحمت کے روبرو ادعیہ پڑھیں ادعیہ پڑھتے وقت سرکارِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے خطبۂ شریفہ کا خیال آ گیا جس نے جذبات پر گہرا اثر کیا۔ اللہ اللہ اس پہاڑ کی بھی کیا قسمت تھی جس پر تاجدارِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف فرما کر وہ تاریخی خطبہ ارشاد کیا جو دنیا میں ہمیشہ یادگار رہیگا۔ سب کو میں نے دعائیں پڑھائیں

تمام رفقاء پر گریہ طاری ہے۔ مولانا حسرت کی اہلیہ اور دوسری مستورات پر بھی رقت ہے سامنے مصری حجاج خاص انداز سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ یہاں سے رخصتی کا منظر عجیب ہے۔ اُناؤ۔ دہلی۔ علیگڈھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ جھانسی۔ جے پور کے احباب اعزہ مریدین کے حسنِ خاتمہ کی دعائیں کیں اور دوبارہ حاضری کیلئے دعائیں مانگیں۔ ایک مصری حاجی پر سخت کیفیت طاری ہو گئی۔ بدقت اُن کے رفقاء نے سنبھالا۔

غرض ہم سب غروبِ آفتاب کے بعد یہاں سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر نصف گھنٹہ میں

مزدلفہ پہنچ گئے راستہ میں لاریوں اور موٹروں کی اس وجہ کثرت ہے کہ بمشکل لاری کو جگہ مل رہی ہے۔
مشعر حرام کے قریب موٹر جا کر لگ گئی ہم لوگوں نے مشعر حرام شریف کے صحن میں شب کے قیام کا
انتظام کر لیا مستورات کو پیچھے کے حصہ میں ٹھہرانے کا بندوبست کر دیا۔ دونوں نمازیں مشعر حرام،
میں پڑھیں۔ اس مسجد میں منجانب حکومت کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔

پانی - ۸ - ۸ فرش کو ملا - روشنی بھی بہت کم ہے۔ اتنی بڑی مسجد میں جہاں ہزاروں حجاج
جمع ہوں۔ صرف ایک گیس امام کی جگہ نصب ہے۔ اور ۲ گیس مشعر حرام کے مینارہ پر۔

ان سب امور سے توجہ ہٹا کر رات کا حصہ عبادت میں گذارا۔ سردی کافی ہو رہی ہے۔،
بالکل کھلا ہوا حصہ ہے۔ جاڑہ کے بستر سے عبداللہ ملازم کے نہ ملنے سے نہیں پہنچ سکے بڑے لطف
سے یہ رات گذری۔ مولوی محمد اشفاق صاحب مولانا حسرت۔ مولوی مبین صاحب برادر مولانا
حسرت پاس پاس ہیں۔

مشعر حرام میں ملک کی آمد اور پولیس والوں کا تشدد دو عورتیں کچل کر مر گئیں۔

رات کو ۳ بجے سے پولیس والوں، نے حجاج کو ستانا شروع کر دیا۔ سینکڑوں وہ حجاج جو مشعر حرام
کے نیچے لیٹے ہیں اور جن کے ساتھ مستورات بھی کافی تعداد میں ہیں۔ ان غریبوں کو بُری طرح،
پریشان کیا جا رہا ہے۔

یہ پولیس والے زیادہ تر اونٹوں پر سوار ہیں اور اس بری طرح سے اونٹوں کو لا رہے
ہیں کہ نہ کسی کے سامان کا خیال ہے۔ اور نہ جانیں ضائع ہونیکا۔
بمشکل یہ وقت گذرا نماز فجر ادا کر کے ختم وائل کیا اور اپنی گاڑی پر انتہائی صعوبتوں کے
ساتھ سامان رکھوا کر واپس ہوئی۔ راستہ میں یہ بھی معلوم ہوا کہ ان سانڈنی سواروں کی بربریت سی
دو عورتیں کچلا کر مر گئیں۔

۱۰ ذی الحج مطابق ۱۰ فروری یوم چہار شنبہ

۸ بجے کے قریب ہم لوگ وادی محشر سے گذرتے ہوئے منٰی واپس آگئے۔

غسل - قربانی - حلق - رمی سے فراغت پائی خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے اجداد کبار
اور بزرگان سلسلہ قادریہ کے طفیل میں فریضہ حج سے مالا مال کیا۔
یہ واقعہ بھی فراموش کئے جانیکے قابل نہیں، کہ جسوقت ہم لوگ غسل کر رہے تھے اسوقت

سرد ہواؤں نے دیر تک بدن پر پانی ڈالنے سے روکے رکھا۔ میں دل میں کہہ رہا تھا کہ کل شب تک یہی بدن تھا جو صرف احرام کی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور سردی کا خاص اثر محسوس نہیں ہوا۔ اب حج کے ارکان ختم ہوتے ہی بدن پر پانی ڈالنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور بغیر گرم کپڑے پہنے ہوئے قرار نہیں۔ سبحان اللہ یہ حج کی برکتیں ہیں کہ حاجی فطری تکالیف کو بھی محسوس نہیں کرتا۔

قربانگاہ کا منظر

قربان گاہ منیٰ کی آبادی سے ۲ فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں کا منظر بھی عجیب ہے۔ جگہ جگہ جانوروں کے ڈالنے کیلئے گڑھے کھودے گئے ہیں جسمیں جانوروں کو ذبح کرنیکے بعد یونہی ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے مٹی ڈالکر دبا دیتے ہیں۔

اس منظر کو دیکھتا رہا۔ مٹوں میں ہزاروں جانور فروختگی اور ذبح ہونے کے لئے آجاتے ہیں۔ جانوروں کی بھی یہ حالت دیکھی کہ وہ ذبح ہوتے وقت مطلق شور نہیں کرتے۔

میں نے اپنی جانب سے شکرانہ حج کی قربانی کی۔ اور حضرت والد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ رضؓ۔ حضرۃ والدہ صاحبہ۔ اہلخانہ کی جانب سے بھی نفلی قربانیاں کیں۔ حج بدل بھی ان، سب کی جانب سے کرادیا ہے۔

اصلاحات کی ضرورت

کاش حکومت سعودیہ چرم قربانی۔ اون۔ ہڈی وغیرہ کا کاروبار معمولی روپیہ لگاکر شروع کردے تو ہر سال لاکھوں روپیہ کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر حرمین کے غریب باشندوں کی ضروریات پر ان چیزوں سے روپیہ حاصل کرکے خرچ کیا جائے تو حرمین کے لوگ مالی مصائب سے محفوظ ہو جائیں۔

آج شام کو جدید موٹر سے مکہ معظمہ جانیکا انتظام کیا۔ میں اور مولوی اشفاق صاحب ظہر کے بعد مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ طواف وغیرہ کیا۔ چند منٹ کیلئے بھائی ذبیح صاحب کے یہاں جاکر فوراً منٰے کیلئے واپسی کی کوشش کی مغرب سے قبل منٰے پہنچ گئے۔ شیکو ڈیرہ میں قیام کیا۔

بعد زوال سعی کی۔

۱۱ ذی الحج ۱۱ فروری منٰے میں جمعہ کی گڑبڑ۔

اوّل وقت اُٹھکر منٰے کی مسجد میں جاکر نماز فجر ادا کی۔ وہاں سے واپس آکر ختم دلائل کیا۔ بعد فراغت مولانا حسرت صاحب اور مولانا کرم علی صاحب سے ملنے گیا۔ خیال یہ تھا کہ جمعہ مکہ معظمہ میں ادا کیا جائے۔ مگر مولانا کرم علی صاحب نے فرمایا کہ جمعہ منیٰ میں ہوگا۔ مجبوراً اُن کے فرمانے پر مکہ معظمہ جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا۔ بعد میں دوسری حضرات سے بھی یہی معلوم ہوا کہ مسجد خیف میں جمعہ ہوگا۔ ہر حاجی ذوق و شوق میں مسجد خیف کی طرف چلا جارہا ہے۔ اذانیں بھی ہو چکی ہیں۔ امام صاحب منبر پر خطبہ کیلئے اذان کہلوا کر بغیر خطبہ پڑھے ہوئے

اُتر آئے۔ اور قصر نماز پڑھائی۔ بعد نماز مسجد شریف میں شدید ہنگامہ رہا۔ امام صاحب یہ رنگ دیکھکر عجلت سے کسی کو جواب دیئے بغیر روانہ ہوگئے۔ اگر قبل سے اعلان کرادیا جاتا کہ جمعہ نہیں ہوگا۔ تو حجاج غریب کیوں پریشان ہوتے۔ اور بآسانی مکہ معظمہ جاکر جمعہ پڑھ لیتے۔

عصر و مغرب مسجد میں پڑھی واپسی میں محمد خاں صاحب جو کچھ دنوں پہلے مکہ معظمہ میں انجینیر تھے اور اب اپنی باقی تنخواہیں وصول کرنے آئے ہیں۔ ملاقات ہوگئی بڑے محبت و اخلاق کے آدمی ہیں اپنے ساتھ قیامگاہ پر لیگئے۔ چائے وغیرہ پلائی ہندوستانی تکلفات کا نمونہ پیش کیا۔

مولوی اشفاق صاحب مولانا زاہد القادری صاحب دہلوی بھی شریک ہوئے۔ دلچسپ باتیں ہوئیں مولانا زاہد صاحب سے بہت پرانے تعلقات ہیں۔ دیر تک وہاں ٹھہر اپنی قیامگاہ پر واپسی ہوئی۔

۱۲ ذی الحج مطابق ۱۲ فروری یوم ہفتہ

صبح اٹھکر معمولات ادا کئے۔ رمی جمار کے بعد مولوی اسمٰعیل غزنوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حجاز میں آکر تو وہ دوسروں کو مشکل سے پہچانتے ہیں آج کا دن بھی بخیر و عافیت گذر گیا۔

اب رمی سے فارغ ہوکر مکہ معظمہ واپس ہونا ہے۔ رمی وغیرہ کا بیان اسی روزنامچہ کے آخری حصہ میں مسائل و احکام کے عنوان کے تحت مفصلاً آئیگا۔

ہر شخص آج کی آخری رمی کرکے مکہ معظمہ واپس جائیگا۔ ہم نے بھی چائے وغیرہ کے بعد سامان درست کرالیا۔ مولانا حسرت صاحب نے بھی تیاری کرلی ہے۔ مولانا کی ہمت کو آفرین ہے۔ کہ اس عمر میں ۸ مستورات کے ساتھ سفر کیا۔ تمام کام خود کرتے ہیں لاری کی اطلاع سویرے [illegible] مل گئی ہے

اب آخری رمی کرکے روانہ ہوجانا ہے۔

رمی سے فراغت پاکر ہم لوگ روانہ ہوگئے اور ظہر سے قبل مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ مولانا حسرت رباط دھرم پور میں مولوی اشفاق صاحب بھی محبوب معلم کے یہاں اور میں مولانا ذبیح کے یہاں ٹھہرے

ظہر حرم پاک میں جماعت سے ادا کی۔ متعدد طواف کئے [illegible]۔

شب کو عشاء کے بعد ذبیح صاحب کے یہاں علمی و ادبی صحبت رہی۔ مولانا ابو الشرف صاحب مجددی سنائی کا کلام اُستادانہ اور بیحد دلچسپ ہوتا ہے۔ ۱۲ بجے کے بعد آرام کیا۔

۱۳ ذی الحج مطابق ۱۳ فروری
حضرت مولانا غلام محی الدین و مولانا عبد الباقی صاحب سے ملاقاتیں

آج بھی ۳ بجے شب کو اٹھکر حرم شریف حاضر ہوگیا۔ تہجد کے بعد متعدد طواف کئے۔ حجر اسود کو بوسے دئے۔ آج مطاف میں غیر معمولی بھیڑ ہے۔ بڑے بڑے باخدا موجود ہیں۔

مولانا غلام محی الدین صاحب ۔ دیر مکگا جی۔ مولانا عبد الباقی صاحب فرنگی محلی کی اطلاعات
نماز میں ختم دلائل وغیرہ کے بعد مولینا غلام محی الدین صاحبؒ سے جاکر ملا۔ عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی۔ بیحد اخلاق و محبت سے پیش آئے مصر وغیرہ کے حالات کے علاوہ حجاز و حرم کے بارہ میں دیر تک گفتگو رہی آپ نے بھی مدینہ منورہ سے مفصل خط ملک ابن سعود کے نام شکایات کا بھیجا تھا۔ مگر جواب نہیں ملا۔

مصر میں حجاز سے زیادہ تعداد بادیوں کی بتائی جاتی ہے۔ جاویوں کے یہاں اسوقت تک شادی بیاہ کے جشن میں ناچ گانا رہے۔ یہ لوگ مذہبی جذبات رکھتے ہیں اور مذہب کا احترام بھی کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل مصریوں میں تمام طور پر یورپ کا تمدن سرایت کئے ہوئے ہے خصوصاً ان کی، عورتیں یورپ کی عورتوں کا نمونہ ہیں۔ اور بے پردہ آزاد ہیں۔

مصری علما بھی داڑھیاں منڈاتے ہیں۔ حکومت مصر نے حجاج کے تمام انتظامات حکومت سے متعلق کئے ہیں اس لئے حجاز میں اُن کو سہولت ہوتی ہے ہم ہندوستانی غلام حجاز میں بھی بدنام ہیں کاش ہمارے یہاں کی حج کمیٹیاں کوئی عملی قدم اُٹھاکر اپنی آواز موثر کریں تو آج حجاج ہمہ قسم کی مصیبتوں سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

حجاز میں مغرب پرستی کا دور

سب سے زیادہ جس چیز کا ہمارے قلب پر اثر ہوا۔ وہ حجاز اقدس میں مغربی تمدن کا اثر ہے۔ خاص مکہ معظمہ میں بھی ریڈیو کے ذریعہ ناچ گانے کا رواج ہوگیا۔ ملک ابن سعود کی تصاویر دفاتر حکومت میں لگائی جانے لگیں۔ معدنیات کا امریکن کمپنی کو ٹھیکہ دیکر نصاریٰ کو حجاز میں داخل کرلیا گیا۔ وہ اپنا حلقہ وسیع کرتے جارہے ہیں مسٹر فلبی جو انگریزوں کا خاص، آدمی ہے۔ حجاز میں یورپ کی لعنتوں کو داخل کرا رہا ہے۔ ولی عہد حکومت سعودیہ کا ولایت جانا اور تہذیب یورپ کا شکار ہونا مزید تباہ کن نتائج پیدا کریگا۔ حجاز میں داخلہ نصاریٰ۔ تصاویر اور ریڈیو کے رواج پر دیکھیں ہندوستانی نجدی ایجنٹ کیا تاویلات کرتے ہیں۔

حج کے فلم

کیا حج کے فلم لئے جانے اور مدینہ والوں کو پاسپورٹ کیلئے تصاویر کھچوانے کا جو حکم حکومت سعودیہ نے دیا یہ شریعت کے مطابق ہے۔

۱۴ ذی الحجہ مطابق ۱۴ فروری۔ دوشنبہ

آج بھی حسب معمول وقت پر اٹھکر حرم شریف حاضر ہوا۔ تہجد کے بعد کے تمام معمولات پورے کئے تہجد کے بعد طواف و حجر اسود کے بوسہ سے فارغ ہوگیا۔
نماز فجر میں غیر معمولی بھیڑ رہی۔ ختم دلائل شریف کے بعد مولانا حسرت
مولوی محمد اشفاق صاحب وغیرہم سے ملا۔

ایک حیرتناک واقعہ
حکیم سید احمد سہوانی کی گرفتاری

حج کے دن منیٰ میں یہ خبر ملگئی تھی کہ حکومت سعودیہ نے حکیم سید احمد سہوانی اور بیجئے محبوب معلم کو کسی خط کی بنا پر گرفتار کرلیا ہے اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کی۔

نواب صاحب انونہ (علیگڈھ) مولانا عبدالخالق صاحب ایم اے وکیل علیگڈہ سے جاکر تبادلۂ خیالات کیا تو گرفتاری کی خبر کی تصدیق ہوئی۔ اس سال حکیم سید احمد صاحب سہوانی علیگڈہ کے مذکورہ بالا اصحاب کے ساتھ، بغرض حج بیت اللہ تشریف لائے۔

حکیم صاحب سہوان ضلع بدایون کے رہنے والے ہیں۔ عرصہ سے علیگڈہ میں مطب کرتے ہیں۔ کسی شخص نے ایک جعلی خط حکیم صاحب کے نام سے حکومت سعودیہ کے پاس بھیجدیا جس میں ملک ابن سعود کی قتل کی تفصیلات عجیب و غریب طریقہ سے ظاہر کیگئی تھیں۔ اس خط پر حکومت نے بغیر تحقیقات اور مقدمہ چلائے ہوئے حکیم صاحب اور بیجئے محبوب معلم کو گرفتار کرلیا

تقریباً ۱۲ - ۱۳ - دن حراست میں ان دونوں کو گذر گئے۔ جب ہم لوگوں کو تفصیلات کا علم ہوا تو میں نے اور مولانا حسرت، مولانا کرم علی نے دس پندرہ اشخاص کے نام سے ملک کو تار دیا۔

"ہم لوگ حکیم سید احمد سہوانی اور بیجئے محبوب معلم کی رہائی کے بارہ میں ملنا چاہتے ہیں"۔

تین دن کے بعد مدیر الشرطیہ (محکمۂ پولیس کے افسر اعلیٰ) نے ہم لوگوں کو اطلاع دی کہ وہ ملک کے حکم کے مطابق ہم سے تبادلۂ خیالات کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم لوگ ۸ - ۱۰ - افراد کا ڈیپوٹیشن لیکر مدیر صاحب سے ملے۔ دیر تک گرفتاری کے وجوہ پر مکالمہ ہوتا رہا۔ مدیر صاحب نے جس خط پر ہر دو اصحاب کو گرفتار کیا تھا۔ وہ ہمیں پڑھنے کے واسطے دیا اس خط میں حکیم صاحب کی طرف سے ملک کے قتل کی تفصیلات لکھی گئی تھیں اور ایسے انداز پر اس کا اظہار کیا گیا تھا۔ جسے ہر شخص پڑھکر اس نتیجہ پر پہنچ گیا۔ کہ خط جعلی ہے۔ پھر اسی خط میں آگے چلکر قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے خلاف بدترین حملے تھے۔ میرے اور مولانا کرم علی، مولانا حسرت کے جرحی سوالات پر مدیر صاحب نے بھی خط کے جعلی ہونے کا اعتراف کیا اور حکیم صاحب کی سیاسی زندگی کے بارہ میں استفسار کیا۔ ہم سب نے بتادیا کہ حکیم صاحب کا تعلق نہ کسی سیاسی ادارہ سے ہے اور نہ انہوں نے کبھی کوئی سیاسی کام کیا۔ وہ عرصۂ دراز سے علیگڈہ میں مطب کرتے ہیں۔ یہ خط مقامی معلمین کی رقابتوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

ہم لوگوں نے مدیر صاحب سے پوری قوت و آزادی کے ساتھ کہدیا کہ آپ کی حکومت نے بغیر تحقیقات و مقدمہ چلائے ہوئے ایک فرضی خط پر کیونکر گرفتاری کرلی۔ اس طرح ہر حاجی کی زندگی خطرہ میں ہے

کافی مباحثہ کے بعد حکیم صاحب کو ہمارے حوالہ کردیا گیا معلم کی رہائی پر بھی ہم نے زور دیا۔ مگر ان کو رہا نہیں کیا گیا، حالانکہ معلم کی گرفتاری حکیم صاحب کیوجہ سے تھی جو طرز عمل معلم کے بارہ میں اختیار کیا گیا اُس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اصل میں غریب معلم کو مبتلائے مصائب کرنا تھا جس کے لئے یہ سازش تیار کیگئی۔

ہم لوگ حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر آگئے معلم کی رہائی کیلئے ہم نے ملک کو مسلسل تار دئے مگر جاری والیسی مدینہ منورہ میں ۸ / مارچ تک ان کو رہا نہیں کیا گیا۔

حجاز میں تصاویر کا رواج

ہم نے حکیم صاحب سہوانی کی رہائی کیلئے ملاقات کے وقت مدیر جمارک کے کمرہ میں ملک ابن سعود کی تصویر اس شان سے دیکھی۔ کہ "ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ" آیات قرآنیہ کے ساتھ ملک ابن سعود کی تصویر لگی ہوئی تھی حج کا فلم تیار کرنے کیلئے کمپنی کو اجازت دیگئی۔

مدینہ طیبہ کے باشندگان کیلئے یہ جدید قانون بنایا گیا ہے۔ کہ وہ حج کے موقعہ پر آنے کے واسطے پاسپورٹ حاصل کریں جس پر تصویر کھچوا کر شامل کرنا ضروری ہے۔ کیا یہ احکام شریعت اسلامیہ کے موافق ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ اس دعوےٰ کو ترک کردیا جائے کہ حجاز میں خالص اسلامی حکومت ہے۔

۱۵/ ذی الحج مطابق ۱۵/ فروری سہ شنبہ

آج بھی وقت پر اُٹھکر حرم شریف پہنچکر تمام معمولات انجام دئے۔

آج مطاف میں غیر معمولی مجمع ہے جسے دیکھو وارفتگی کے عالم میں کعبۂ مقصود کے اردگرد طواف کر رہا ہے۔ حجر اسود کی تقبیل آج مشکل ہے لیکن، جس کی قسمت میں یہ شرف ہو وہ اژدہام کے باوجود سعادت حاصل کر لیتا ہے اس مجمع میں سب سے زیادہ جوش کے ساتھ مغربی لوگ بڑھتے ہیں۔ اُن کے مرد اور عورتیں دوسرے حجاج کو بُری طرح ستاتے ہیں۔ دوسروں کو وہ موقعہ دینا ہی نہیں چاہتے شرطی لوگ اگرچہ برابر بید مارتے ہیں۔ مگر یہ حجر اسود کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ میں حجر اسود کا بوسہ دینا ہی چاہتا تھا کہ ہر سمت سے مغربیوں نے یورش کی جس کی وجہ سے میں گر گیا۔ ۲۵۔۳۰ آدمی میرے اوپر چڑھ گئے قریب تھا کہ ہڈی ٹوٹ جائے۔ ایک صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر بمشکل اٹھایا اور اسی حالت میں میں نے بوسہ تو دے لیا لیکن اُس کے بعد چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ بدقت و دشواری بقیہ طواف پورے کئے۔ ہر نماز حرم شریف میں جسطرح بھی ممکن ہو سکا ادا کی۔

۱۶/ ذی الحج

آج صبح حرم شریف کے معمولات ختم کر کے حضرت مولانا عبد الباقی صاحب فرنگی محلی سے ملنے گیا۔

حضرت مولانا عرصۂ دراز سے مدینہ منورہ میں درس و تدریس کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آنکھیں بنوانے کیلئے مکہ معظمہ تشریف لائے ہوئے ہیں سلسلۂ طریقت میں الحمد للہ قادری ہیں۔

آپ کے اندر تمام بزرگانہ خصوصیات موجود ہیں۔ مولانا حسرت نے تعارف کرایا۔ غیر معمولی محبت سے ملے۔ حضرت جد امجد رضی اللہ عنہ کے فرنگی محل سے تعلقات پر دیر تک گفتگو رہی اور دوسرے بہت سے علمی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہوا۔ حضرت نے اپنے کرم سے حدیث شریف کی سند عطا فرمائی اور اپنی خاص خاص تصانیف جو حال میں مصر سے طبع ہو کر آئی ہیں عنایت فرمائیں۔

حضرت مولانا کی ملاقات کا میرے قلب پر غیر معمولی اثر ہوا۔ مولانا زاہد القادری صاحب بھی حضرت مولانا سے بیعت ہو گئے ہیں۔ مولانا حسرت صاحب کی مستورات اور آپ کے چھوٹے بھائی مولوی مبین صاحب بھی بیعت ہو گئے ہیں۔ کئی گھنٹے مولانا کی خدمت میں صرف کئے مگر اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ چونکہ حیدرآباد وغیرہ کے متعدد احباب آنے والے تھے اور ان سے وقت طے کر چکا ہوں اس لئے مولانا سے رخصت ہو کر مولانا ذبیح صاحب کے یہاں واپس آیا۔

مولانا ذبیح کے یہاں کی علمی صحبتیں

آج مولانا شاہد صاحب میر لیڈر گورکھپوری سے بھی ملاقات ہو گئی۔ بڑی محبت سے پیش آتے ہیں۔ مولانا کے یہاں کا سلسلہ صوبہ متحدہ میں مشہور ہے۔ حضرت آسی علیہ الرحمہ سے آپ کا تعلق ہے۔ غالباً آپ صاحب سجادہ ہیں۔ مذہبی معلومات کے علاوہ شاعری میں کافی دسترس ہے۔

آج مولانا ذبیح نے بعد نماز عشا ادبی صحبت کا قدرے وسیع انتظام فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم سب لوگ نماز عشا اور کھانے سے فارغ ہو کر ان حضرات کی آمد کے منتظر تھے۔ مولانا شاہد صاحب۔ صاحبزادہ محمد سعید صاحب ٹونکی۔ مولانا ابو الشرف صاحب اور دوسرے حضرات تشریف لے آئے۔ مولانا ذبیح صاحب نے مجھے تازہ کلام کا اصرار کیا۔ میں نے حجاز کی تازہ غزلیں پڑھیں۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے اپنا فارسی، اردو کلام سنایا جس نے سامعین کو محو حیرت بنا دیا۔ آپ نے جس قدر کلام پڑھا۔ وہ اپنے اندر جاذبیت رکھتا تھا اور ہر شعر میں استادانہ رنگ تھا ایک بجے تک یہ مجلس منعقد رہی۔ سب لوگ محظوظ ہو کر واپس گئے۔ لیکن دوسری صحبت میں صاحبزادہ صاحب کا کلام آج کے بالکل برعکس تھا۔

ان صحبتوں میں حضرت سیدی شاہ حسن میاں صاحب مارہروی مدظلہ اور مولانا ضیاء القادری البدایونی برادر معظم جناب مولوی ولی الدین صاحب چشتی فتح پوری بہت یاد آئے، جانشین مولانا عبد الواحد

قادری سلمہ نے بھی ان مجالس میں اذکار آتے رہے۔

مساجد و آثار شریفہ کی بے حرمتی
حاضری ارنج مطابق ۱۷ فروری

بعد نماز عشاء برادر گرامی جناب مولوی محمد اشفاق صاحب گوپامئوی سے طے کر دیا تھا کہ پنجشنبہ کو بعد نماز فجر متصلاً مولد النبویہ، جنت المعلی اور مساجد کی حاضری کیلئے چلیں گے۔ چنانچہ آج نماز کے بعد مولوی اشفاق صاحب، مولانا عبداللہ کانپوری، مولوی محمد مبین صاحب کو ہمراہ لیکر ان مقامات کی زیارت کیلئے روانہ ہوا۔ دور سعودیہ میں منجملہ دیگر آثار شریفہ کے مساجد بھی صرف اس بنا پر کہ وہ لوگ [illegible] یا عبادت [illegible] کے نام سے موسوم تھیں منہدم کر دیا گیا۔ مسجد [illegible] حضرت، مسجد حسین، مسجد شمس، مسجد ابو سفیان، مسجد [illegible] حمزہ، مسجد بی بی فاطمہ، مسجد ابو قبیس۔

سب سے پہلے ہم لوگ دار ارقم شریف پر حاضر ہوئے۔ دار ارقم شریف یہ وہ مکان ہے جہاں سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کے مظالم کے وقت تبلیغ دین کیلئے قیام فرمایا اور حضرت سیدنا فاروق اعظم کو مسلمان کیا یہیں [illegible] جاتی [illegible] تبلیغ دین کا ولولہ پیدا ہوتا تھا [illegible] دار التبلیغ کی [illegible] زیارت کیلئے داخلہ ممنوع ہے۔ نجدی سپاہی یہاں رہکر [illegible] کرتے ہیں ہم سب نے حاضر ہوکر اس تاریخی دار المبلغین کے دروازہ کو چوما اور دیر تک قرآن خوانی کرکے ایصال ثواب کیا۔ دیر تک اس بات پر [illegible] کہ [illegible] حضرات ایک طرف اپنے عقائد میں اس قدر سخت ہیں کہ دار ارقم [illegible] مکان جہاں [illegible] کسی قسم کی [illegible] ہوتی تھی اس کا داخلہ ممنوع ہے اور دوسری جانب [illegible] وغیرہ [illegible] دوسری خالص [illegible] باتیں جاری ہیں کیا ایسی حکومت کو کتاب و سنت کی حکومت کہا جا سکتا ہے [illegible] دعا کی وہ اصلاح حال فرمائے۔

مولد النبویہ

دار ارقم شریف سے ہم سب محلہ شیب العامر گئے جہاں مولد النبویہ واقع ہے۔ یہ وہ مبارک قطعہ ہے جہاں حضور انور روحی لہ الفداء کی ولادت با سعادت ہوئی۔ ارباب عقیدت کیلئے یہ مقام عظمت و شرف کا مالک ہے۔ الشہد اللہ جس مقام پر بوقت ولادت انبیاء و رسل کی ارواح طیبات، ملائکہ عظام کی جماعتیں ادب کے ساتھ حاضر ہوں اس کے اندر ہر قسم کی غلاظتیں ڈالی جاتی ہیں۔

ہم سب نے اس قطعہ شریفہ کو چوما لیکن یہ حالت دیکھکر کہ

ہر قسم کی پیشاب پاخانہ اور ہر قسم کی غلاظتیں جمع کر کر اس قطعہ کو

کوڑہ گھر بنا دیا گیا ہے۔

ہچکیاں نکل گئیں، آس پاس کے رہنے والے ہماری حالت دیکھکر جمع ہوکر ہمارے ساتھ رونے

لگے۔ دیر تک ہم سب حاضر رہے۔ حضور شہنشاہِ عالم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کئے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مزارِ پاک کی حالت

مولد النبویہ کی حاضری کے بعد تھوڑی دور بڑھکر حضرت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک ملا۔

اس مزار پاک کی حاضری بھی ممنوع ہے۔ ہر طرف سے مکان بند کر لیا گیا ہے۔ سڑک پر کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھی۔ شجرہ چشتیہ پڑھکر آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کیا۔

جنت المعلےٰ

یہاں سے ہم لوگ جنت المعلےٰ گئے۔ جنت المعلےٰ وہ مبارک قبرستان ہے۔ جہاں حضرت بی بی خدیجہؓ عنہا کے علاوہ حضور پاک کے دوسرے جلیل القدر اعزہ۔ صحابہ۔ تابعین ائمہ دین مدفون ہیں۔ تمام قبب وقبور منہدم کردئیے ہیں۔ جنت المعلےٰ کے دروازہ پر پہنچتے ہی ہمیں، نجدی پولیس نے روکا اور چند قرش طلب کئے بمبئی اور کاٹھیاواڑ کے بعض اصحاب جو ہمارے پیچھے آ رہے تھے۔ انہوں نے کچھ دیکر رخصت کیا۔ دیر تک یہاں حاضر رہ کر ختم دلائل وغیرہ کیا۔

ہر ہر مزار پر فاتحہ پڑھی۔ ۱۰ بجے کے قریب اپنی قیام گاہ واپس آیا۔ جنت المعلےٰ میں جو مناظر دیکھے۔ ان کے باعث آج قلب ودماغ پر خاص اثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اگرچہ پیر کی تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ مگر خدا کے فضل سے معمولات پورے ہو رہے ہیں۔

ملتزم۔ میزابِ رحمت۔ مقام ابراہیم وغیرہ پر سب کے لئے دعائیں مانگیں۔ آج ان مواقع پر برادر سلسلہ طریقت مولانا ضیاء القادری البدایونی۔ حاجی چاند میاں بمبئی۔ مرزا نصر اللہ خانصاحب محترمی نواب سردار نواز جنگ بہادر از خود یاد آگئے۔ ان سب کے لئے بھی معروضات پیش کئے۔

۱۸ ذی الحج

مدینہ منورہ جانے کیلئے اپنا اور عبد اللہ رفیق سفر کا کرایہ موٹر مولانا حسرت صاحب کے ذریعہ سے جمع کرادیا ہے۔ انشاء اللہ کل مکہ معظمہ سے کسی وقت مدینہ طیبہ کیلئے روانگی ہو جائیگی۔

آج جمعہ حرم شریف میں ادا کیا۔

اگرچہ حجاج کا بڑا حصہ مدینہ منورہ جاچکا ہے۔ مگر جمعہ میں مجمع کی وہی حالت ہے جو روزانہ رہتی تھی کوئی حصہ خالی نہیں معلوم ہوتا۔ تمام نمازیں حرم شریف میں پڑھیں۔ دوسرے اوقات میں اپنے تمام احباب سے ملا۔ اعزہ اور بچوں کیلئے تبرکات خریدے۔ زمزم بھی کافی مقدار میں لیا ہے۔ تاکہ ہندوستان، پہنچکر سب کو تقسیم کیا جاسکے۔ شام تک تمام سامان خرید کر کے عبد اللہ نے قریب نہ سے جمادیا۔

۱۹ ذی الحج مطابق ۱۹ ر فروری شنبہ

آج موٹر کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس کے نظم میں مولانا حسرت صاحب مدظلہ کو بعید دشواریوں کا ما

مقابلہ کرنا پڑا۔

اس سلسلہ میں مکہ معظمہ کی عام حالت پر چند سطور لکھنا ضروری ہیں۔

مکہ معظمہ کی عام حالت

ساکنانِ حرم کی عام حالت تباہ کن ہے بیشتر وہ لوگ ہیں جنکی گذر اوقات صرف حجاج پر ہے۔ حکومت کی جانب سے کوئی ایسا انتظام نہیں جس سے وہ اپنی زندگی اوسط درجہ پر گذار سکیں۔

حجاز میں صنعتی و اقتصادی صیغے بہت تھوڑی سی رقم میں کھولے جاتے ہیں۔ مثلاً چرم قربانی۔ اون۔ ہڈی۔ ابرق۔ پتھر۔ کا کام اگر معمولی رقم سے شروع کیا جائے تو حکومت کا مالیہ بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور مفلوک الحال باشندگانِ حجاز بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مکہ معظمہ میں جس قدر اسکول اور مدارس ہیں وہ علی الاکثر ہندوستانی مہاجرین کی مساعی سے چل رہے ہیں منجانب حکومت اُن کی اعانت کم سے کم ہوتی ہے۔ اگر بقول مولانا حسرت۔ جو انہوں نے وزیر مالیہ سے فرمایا۔ "آپ مکہ معظمہ مدینہ طیبہ کی آمدنی کو اگر حجاز کیلئے مخصوص کر دیں تو جہاز والے بہتر سے بہتر حالت پر پہنچ سکتے ہیں"۔ اگر یہ شکل اختیار کر لی جائے تو بلا شبہ حجاز مقدس کے لوگ ہزاروں مصائب سے نجات پا جائیں مگر ایسا طریقہ اختیار ہی کیوں کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں ہم لوگوں کا مفصل بیان اور نجدی ایجنٹ، مدیر خادم کعبہ کی غلط بحثوں کا مدلل جواب اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ناظرین ان ابحاث کا مطالعہ فرمائیں۔

نماز مغرب کے بعد اکثر احباب سے رخصتی ملاقاتیں ہو گئیں جس قدر طواف ممکن ہو سکے کئے۔

مکہ معظمہ سے روانگی

تمام انتظامات پورے ہو چکے ہیں۔ آج بیت اللہ شریف سے جدائی کا قلب پر خاص اثر ہو رہا ہے۔

نماز عشا حرم میں پڑھکر طوافِ وداع کیا مقام ابراہیم پر نوافل ادا کئے غلاف کعبہ آنکھوں سے لگاکر سب کے لئے دعائیں کیں۔ حرم شریف کے در و دیوار اپنی جانب کھینچ رہے ہیں اور کسی طرح نکلنے کو جی نہیں چاہتا مولانا حسرت صاحب فارغ ہوکر موٹر پر جا چکے ہیں۔ مجھے اور مولوی اشفاق صاحب کو واپسی میں بہت دیر ہو گئی۔ آخری بار زمزم بھی خوب سیر ہو کر پیا۔ مولانا ذبیح صاحب و مولانا حکیم حفیظ بخش صاحب بدایونی اور دوسرے حضرات سے رخصتی سلام کر کے موٹر پر آگیا معلمین وغیرہ کو نذر پیش کیں۔ ۱۲ بجے شب کے ہم لوگ مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے۔

ڈرائیوروں کی رشوت

موٹر ڈرائیور آتے جاتے باوجود حکومت کے ملازم ہونیکے کافی رشوت

وصول کرتے ہیں۔ اوران میں جاوی ڈرائیور ضرورت سے زیادہ ستاتے ہیں۔ ہمیں بھی بد قسمتی سے جاوی ڈرائیور ملا ہے۔ جو قدم قدم پر پریشان کر رہا ہے۔ ۵ بجے صبح کے ہم لوگ جدہ پہنچ گئے۔ موٹر کے جھٹکوں کی وجہ سے پیر کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ بمشکل تمام موٹر سے اتر کر مسجد گیا۔ فجر پڑھ کر وکیل کے مکان پر سامان بھیجوایا۔

مولانا حسرت صاحب سے طے ہوا کہ اب بعد ظہر آرام کر کے مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہونگے۔

٢٠ ذی الحج مطابق ٢٠ فروری۔ یکشنبہ

نماز فجر کے بعد مکان پر آکر سامان علیحدہ کرایا مختصر چیزیں مدینہ منورہ لیجانا ہیں ناشتہ کر کے چند گھنٹے آرام کیا۔ ١٢ بجے مولوی اشفاق صاحب کے ہمراہ کھانا کھایا۔ مولوی اشفاق صاحب کا ملازم اور میرا رفیق حاجی عبد اللہ دونوں کھانا بہتر پکا لیتے ہیں۔ کھانا کھا کر ظہر کے لئے وضو کر کے موٹر اسٹینڈ پر آگئے۔ جہاں مولانا حسرت دیر سے ہمارے منتظر اور پریشان تھے۔ ظہر پڑھ کر مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے۔ جدہ سے نکلتے ہی مدینہ منورہ کی حاضری کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ جدہ سے مدینہ منورہ تقریباً پونے دوسو میل کی مسافت پر واقع ہے۔ راستہ اگرچہ حد درجہ خراب ہے لیکن حاضری آستانہ پاک کا ولولہ ان سب تکالیف پر غالب ہے۔ اس لئے راستہ کے مصائب معلوم نہیں ہوتے۔

روڈ ٹیکس

روڈ ٹیکس کے نام سے حکومت عسے ٢٢ فیکس وصول کرتی ہے لیکن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر مطلقاً خرچ نہیں کرتی اور اگر دوسرے لوگ اپنے اہتمام سے درست کرانا چاہیں تو انہیں بھی اجازت نہیں دیتی۔ تقریباً پچاس ہزار گنی سڑک کی تعمیر و مرمت کی مدمیں جمع بتائی جاتی ہیں۔ اگر یہ رقم حکومت سڑکوں کی درستی پر صرف کر دے اور راستہ ٹھیک ہو جائے تو آمدنی میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے اور حجاج کو آرام بھی ملجائیگا۔

ان تمام تکالیف کو حاجی بارگاہ مدینۃ الرسول کی حاضری کے شوق میں برداشت کرتے ہیں جدہ سے مدینہ منورہ تک حسب ذیل منازل آتی ہیں۔

اوّل ـ رابغ ـ مستورہ ـ بیر شیخ ـ ابیار حسانی ـ مسیجد ـ بیر درویش ـ بیر علی۔

عموماً ہر منزل پر موٹر والے کچھ دیر ٹھہرتے ہیں۔ ان منازل پر حجاج کے قیام و طعام کے لئے جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں جہاں حجاج ٹھہرتے ہیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء قیمتاً ملجاتی ہیں۔ دام بھی بہت زیادہ نہیں۔

ایک چارپائی شب بھر کے لئے ۵۔ ٦ آنہ کو ملجاتی ہے معمولی کھانا ٦۔ ٧ آنہ میں ملجاتا ہے

۲۱ ذی الحج مطابق ۲۱ فروری ۔ رابغ کا قیام

درمیان کی منازل پر ٹھہرتے ہوئے آج رابغ پہنچ گئے۔

رابغ بہترین مقام ہے کسی زمانہ میں مکہ معظمہ جانیکے بھی بندرگاہ تھا یہی وہ جگہ ہے جس میں حکومت سعودیہ نے کانوں کا ٹھیکہ دیکر انگریزوں کی مداخلت کرائی۔ انگریز ٹھیکے کے بہانے سے اپنا حلقہ بڑھاتے جارہے ہیں۔ وائرلیس بھی یہاں ہے۔ انگریزوں کا اثر برابر بڑھتا جارہا ہے جسے عالم اسلامی کسی وقت بھی پسند نہیں کرسکتا۔

اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب کی حدیث مبارک بھی آج حکومت سعودیہ کے پیش نظر نہیں۔

رابغ کے قیام میں آبادی وغیرہ کے اکثر حصے جاکر دیکھے۔ یہاں کھجور پوش ہوٹلوں کے علاوہ ایک پختہ ہوٹل بھی بنا ہوا ہے جس میں متعدد کمرے ہیں۔ دو روپیہ فی کمرہ کے حساب سے رات بھر کا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ رات بھر ہم لوگ اسی ہوٹل میں مقیم رہے۔ رات کو حسن تخیل میں نیند نہ آئی کہ ہم ہندوستانیوں نے جزیرۃ العرب کو نصاریٰ کے اثر سے پاک کرنے کیلئے کیا کیا کوششیں کیں۔ مگر کتاب و سنت کی حکومت کے مدعی نصاریٰ کا اثر بڑھاتے جارہے ہیں اور انہیں اس کا مطلق احساس نہیں۔

۲۲ ذی الحج مطابق ۲۲ فروری

علی الصباح رابغ سے معمولات ختم کرکے ہم لوگ روانہ ہوگئے۔ راستہ کی منازل وغیرہ پر غریب بدوی بچوں کی تقسیم کے لیے قرش اور پیسے بھنوائے۔

بدوؤں کی حالت زار

بدوی علاقہ کی حالت حد درجہ زبون ہے ان میں تبلیغ کا ہی کوئی انتظام ہے اور نہ ان کی گزراوقات کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ جس صورت کے ساتھ یہ حجاج کی موٹروں اور سواریوں پر گرتے ہیں۔ اس کی تفصیلات درج کرتے ہوئے قلب پارہ پارہ ہوتا ہے۔

ان کی بچیاں یا موئیل یا مجید دارالاسلام ایسے رقت انگیز لہجہ میں پڑھتی ہیں کہ آنسو نکل آتے ہیں۔ ہر حاجی سے جو کچھ ممکن ہوتا ہے ان کی خدمت کرتا ہے۔ راستہ میں ہر جگہ یہ لوگ ملتے ہیں۔

ہمیں جو جاوی ڈرائیور ملا۔ وہ حد درجہ تندخو ہے اور طرح طرح کی پریشانیاں اس کی وجہ سے لاحق ہو رہی ہیں۔ مستورہ کی منزل پر اس نے لاری کے مشین والی کنجی ضائع کردی جس کی وجہ سے ۶، ۷ گھنٹے یہاں ٹھہرنا پڑا۔ دوسری منزل سے مہندس (انجینئر) کو بلاکر گاڑی ٹھیک کرا کر رات

کو ۱۱ بجے روانہ ہوئے اور مسجد جا کر رات کا بقیہ حصہ صرف کیا۔

۲۳ ذی الحج مطابق ۲۳ فروری نمازِ صبح کے بعد تلاوتِ کلام پاک اور دلائل شریف ختم کر کے ہم لوگ مسجد سے روانہ ہوئے، یہاں سے مدینہ منورہ ۲ منزل کی مسافت پر واقع ہے، چونکہ راستہ میں جادی ڈرائیور کی وجہ سے سب لوگ کافی پریشان ہو چکے ہیں، اس لئے ڈرائیور سے کہدیا گیا کہ راستہ میں کسی جگہ نہیں ٹھہرنے دیا جائیگا، ڈرائیور بھی بہت تیزی سے موٹر چلا رہا ہے، آج پیر میں شدت کا درد ہو رہا ہے۔

مدینہ منورہ کی پہاڑیاں اب جتنی جتنی مدینہ طیبہ کی پہاڑیاں سامنے آرہی ہیں اُسی قدر جذبات عقیدت و محبت کا ہجوم ہو رہا ہے۔ ابیارِ علی قریب ہے جہاں سے گنبدِ خضریٰ نظر آنے لگتا ہے۔

اسی حالت میں مولانا حسرت نے پکار کر فرمایا۔

"وہ گنبدِ خضریٰ نظر آیا"

ہر شخص پر والہانہ کیفیت طاری ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے شروع کر دیئے گئے۔

میرے پیر میں اگرچہ تکلیف زیادہ ہے لیکن سرکار مدینہ طیبہ کا یہ کرم ملاحظہ ہو کہ میں پیر کی وجہ سے چلنے پھرنے کے قابل بھی نہ تھا، خیال ہوا کاش گنبدِ خضریٰ تک پاپیادہ جاؤں۔ ادھر خیال ہوا۔ اُدھر تمام تکالیف جاتی رہیں۔

سرکار ابد قرار روحی لہ الفداء کا گنبد پاک نظر کے سامنے آکر ہر غم سے آزادی مل گئی۔ البتہ ہر وقت شوقِ حاضری میں بمشکل صرف ہو رہا ہے، بعجلت ہم لوگ مدینہ منورّہ میں داخل ہوگئے۔ مدینہ طیّبہ کے اسٹیشن پر حضرت سید بہاء الدین صاحب مزور مدینہ تشریف لے آئے۔

سید بہاء الدین صاحب مدظلہ حد درجہ خلیق اور متواضع ہیں زائرین کی سہولتوں کے لئے اپنا تمام وقت صرف فرماتے ہیں کتابوں کے مطالعہ کا بھی بیحد شوق ہے۔

سید صاحب ہم سب کے ہمراہ حضرت مولانا عبد الباقی صاحب فرنگی محلی مدظلہ کے مکان تک تشریف لائے، جہاں ہمیں قیام کرنا تھا۔ یہ مکان حضرت مولانا عبد الباری صاحب علیہ الرحمۃ کا ہے۔ اور نہایت وسیع اور عمدہ حالت میں کئی منزل بنا ہوا ہے، جلدی جلدی غسل کیا کپڑے بدلکر مزور صاحب کے ہمراہ روضۂ پاک کی حاضری کیلئے روانگی ہوگئی۔

اپنی قسمت پر ناز کیا کہ "حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے آج یہ دن نصیب

ہوگیا۔ برسوں کی تمنائیں پوری ہوئیں۔ مکان سے حرم نبویہ تک چند منٹ کا راستہ ہے لیکن ایک ایک منٹ گراں ہو رہا ہے۔ مزدور صاحب نے باب مجیدی پر پہنچا دیا دروازہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔ صلوٰۃ و سلام پڑھکر چند لمحے توقف کیا۔ داہنا پاؤں بڑھا کر مودبانہ حاضری دی۔ مسجد اقدس میں پہنچکر دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کیا۔ حضور کے کرم سے خاص محراب النبی میں دوگانہ کا موقعہ ملگیا۔

مقصورۂ شریفہ کی حاضری مشرق کی طرف سے ہوکر مواجہہ شریفہ میں حاضر ہوا۔ اپنی عصیاں کاریوں پر نظر کرتے ہوئے حضور انور کی نگاہ رحمت کا آسرا لگا کر جو کچھ ممکن ہوا عرض کیا اس وقت قلب کی کیا حالت رہی یہ بات اس روزنامچہ سے علیحدہ اور ناقابل تحریر ہے۔

تو کہ کیمیا فروشی نظرے بقلب ما کن،
کہ بضاعتے نداریم و فگندہ ایم دامے

مزار مبارک کی جالیوں پر اگرچہ نجدی پولیس معین ہے۔ جو عشاق بارگاہ رسالت کو جذبات عقیدت کے اظہار سے منع کر رہی ہے۔ لیکن مچلنے والے جذبات کو کون روک سکتا ہے۔ بیقراری واضطراب کی حالت میں جالی مبارک کو بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ اور الٹے پاؤں ہٹکر دیر تک معروضات کئے۔

روضۂ انور کا ادب و احترام بارگاہ محبوب رب العالمین کی حاضری کے لئے قرآن حکیم نے ادب و احترام کے طریقے معین فرمائے۔ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات مقدسہ ہمارے لئے نمونہ بنا دیگی۔ فقہا و ائمہ دین میں۔ علامہ مکی۔ علامہ قسطلانی جیسے اکابر فرماتے ہیں۔ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُشَاهَدَتِهٖ بِأُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وخواطرهم وذلك عنده جلي لا خفاء به۔ مدخل ص ۲۱۵ مصری۔

یعنی حضور انور کی حیات و وفات میں کچھ فرق نہیں آپ اپنی امت کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ان کی حالتوں۔ نیتوں۔ ان کے ارادوں۔ دلوں کے خیالات کو پہچانتے ہیں۔ اور آپ پر یہ سب روشن ہے پوشیدگی اصلاً نہیں۔

اسی طرح شرح مسلک میں موجود ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورك وقیامك وسلامك ای بجمیع احوالك وافعالك وارتحالك ومقامك۔

بیشک حضور پاک تیری حاضری اور تیرے قیام و سلام اور تمام افعال و احوال اور مقام کوچ سے بھی آگاہ ہیں عالمگیری میں ہے۔

لقیف کما یقف فی الصلوٰۃ

حضور کے روبرو اسطرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہیں۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ - سواک عند حلول الحادث العمم -

ان آداب و احکام کے موافق حاضری کی سعی کی۔

حضرات شیخین کی خدمت میں سلام دائیں ہاتھ کی طرف ہٹکر علیحدہ علیحدہ حضرات شیخین، کی بارگاہ میں سلام عرض کیا جس کے عربی الفاظ مسائل و احکام کے باب میں درج کئے جائیں گے۔

خاص خاص تمام مقامات پر حاضری دی۔ عام وخاص طور پر ہر شخص کے دل میں بس یہی تمنا رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ موقعہ حضوری کا حاصل ہوتا ہے۔ ہر نماز حرم شریف کی مسجد پاک میں جماعت سے ادا کی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن کا مطب نماز عصر کے بعد ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب حیدرآبادی سے ملنے گیا۔ دیرتک ان کے یہاں رہا مجموعہ خصوصیات میں ممدوح کا مطب زائرین مدینہ منورہ اور غربا کیلئے وقف ہے۔ ہزاروں مریضوں کو مفت دوائیں تقسیم کرتے ہیں۔ اوقات بھی بہت اچھے گذارتے ہیں۔ نہایت متقی اور عاشق رسول ہیں۔ اُن کے یہاں چائے پیکر سیدھا حرم شریف حاضر ہوگیا حرم شریف کے درو دیوار سے برکات نمایاں ہیں۔ حتی الامکان ریاض الجنۃ میں ہر نماز ادا کرنیکی کوشش ہے۔ عشا تک حاضر آستانہ معلےٰ رہ کر اور مولانا عشقی کا سلام پڑھکر مکان پر واپس آیا۔

زیارت کا ہجوم ہے۔ چند نعتیہ غزلیں لکھیں۔ خاص خاص مقامات کی متبرکات کی حاضری کے لئے فہرست بنائی کل پنجشنبہ ہے۔ جنت البقیع شریف میں حاضری دینا ہے۔ رات کو مولوی اشفاق صاحب سے دیر تک باتیں رہیں ۱۲ بجے کے بعد آرام کیا۔

حرم نبویہ میں پولیس کا برتاؤ روضۂ اقدس کی جالیوں پر بھی پولیس مامور ہے۔ جو زائرین کو، مس اور تقبیل سے روکتی ہے۔ لیکن جسوقت وہ ایک آنے

دے دئے جائیں تو حرمت حلت سے بدلجاتی ہے۔ یہ عجیب مذہب ہے کہ جو چیز ناجائز ہے۔ دو چند پیسوں میں جائز کرلی جاتی ہے۔

مزار مبارک کی جالیوں پر جگہ جگہ یا محمد لکھا ہوا لفظ یا چھیل دیا گیا ہے۔ قصیدہ بردہ شریف کے اکثر اشعار مٹادئے گئے ہیں (جو گنبدوں میں لکھے ہوئے تھے) من زار قبری فکانما زارنی فی حیاتی والی حدیث بھی مٹادیگئی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے والوں کے سروں پر سے جوتیاں لیجائی جاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کے شفاخانوں میں بیماروں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے۔ علاج کرنیوالے جبتک اُنہیں کچھ نہ دیا جائے توجہ نہیں کرتے۔

تقریر اور حلقۂ ذکر پر بندش پیری و مریدی کی ممانعت

مسجد نبویہ میں صرف اُن اشخاص کو تقریر کی اجازت ہے جو حکومت کے ایک معاہدہ پر دستخط کردیں۔ حکومت کی جانب سے صرف ایسے ہی اشخاص کو اجازت ملتی ہے، جو یا تو اُس کے ہم مسلک ہوں یا معاہدہ زیر دستخط کردیں۔

مسجد پاک میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر جماعت کے ساتھ ممنوع ہے پیری مریدی بھی روک دی گئی ہے۔ مدینہ منورہ کے شیخ الشیوخ اور دوسرے اکابر کے واقعات جو موقع ہوئے۔ اسے سردست ترک کرتا ہوں۔

۲۴ ذی الحج مطابق ۲۴ فروری پنجشنبہ

تہجد کے وقت اُٹھکر آستانہ معلےٰ پر حاضر ہوا۔ ریاض الجنۃ کی طرف سے ہوتا ہوا مقصورہ شریفہ پر حاضر ہوکر سلام نیاز پیش کیا۔ اس کے بعد تہجد پڑھی آج کسی قدر سکون کے ساتھ معروضات کا موقعہ مل گیا مؤذنوں کی دلنشین آوازیں قلب و دماغ پر خاص اثر کرتی ہیں۔ جماعت کے وقت ریاض الجنۃ میں نماز ادا کی۔ تلاوت کلام پاک اور دلائل شریف کے ختم کے بعد سیدھا جنت البقیع حاضر ہوا۔

جنت البقیع کے مزارات

جنت البقیع شریف کے خاص خاص مزارات حسب ذیل ہیں۔
حضرت امیر المومنین جدنا سیدنا عثمان غنی رض۔ حضرت سیدنا عباس رض۔ حضرت ابو سعید خدری رض۔ حضرۃ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رض۔ حضرۃ حلیمہ سعدیہ رض۔ حضرت سیدنا ابراہیم رض فرزند حضور محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت سیدنا امام زین العابدین رض۔ حضرت سیدنا امام حسن رض بن علی رض۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رض۔ حضرۃ فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رض۔ حضرت سیدنا

عقیل بن ابی طالب رضؓ۔ حضرت سودہ رضؓ۔ حضرت حفصہ رضؓ۔ حضرت صفیہ رضؓ۔ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ۔ حضرت ام سلمہ رضؓ۔ حضرت میمونہ رضؓ۔ حضرت جویریہ رضؓ۔ حضرت بنت جحش رضؓ۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ (ازدواج مطہرات رضؓ) حضرت ام کلثوم رضؓ حضرت رقیہ رضؓ (بنات المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔) حضرت عاتکہ رضؓ۔ حضرت صفیہ رضؓ (عمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) شہدائے بقیع رضؓ۔ حضرت امام مالک رحؒ حضرت نافع شیخ القراء رحؒ۔

ان تمام مزارات کی حاضری کیلئے روضۂ مبارک کے حضرت فراش صاحب مدظلہ کی معیت میں گیا۔ بقیع شریف کے دروازہ پر بھی پولیس معین تھی۔ اُس نے حسب دستور حصول قرش کے لئے رسمی ممانعت کی۔ فراش صاحب نے سمجھا دیا وہ اپنا کام کر کے ہٹ گئے۔ سب سے اوّل حضرت سیدنا عثمان غنی رضؓ کی خدمت اقدس میں حاضری دیکر ایصال ثواب کیا۔ آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر طبیعت بھر آئی۔ دیر تک گریہ رہا کافی وقت تک حاضر رہکر معروضات پیش کرتا ہوا واپس ہوا۔ یہاں سے ہر ہر مزار پر حاضری دی۔

آخر میں حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضؓ کے مزار پاک پر حاضر ہوا۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ کس کی نورنظر ہیں۔ اور آج نجدی حضرات کی بدولت آپ کے مزار پاک کی کیا حالت ہے۔ قلب و جگر کو سخت تکلیف ہوئی۔ بے اختیار چیخ نکل گئی۔

آخر میں تمام اصحاب رضؓ وشہدائے بقیع رضؓ کی فاتحہ پڑھی۔ مولانا اسیر بدایونی قدس سرہٗ و حاجی صدیق کھتری کو بھی ایصال ثواب کیا۔

اس موقعہ پر مولانا ضیاء بدایونی بہت یاد آئے تین گھنٹہ کے بعد واپس ہوا۔ حضرت فراش صاحب نے غیر معمولی محبت و توجہ سے مزارات کی زیارت کرائی۔ مجھ سے جو کچھ ممکن ہوا پیش کیا۔ مدینہ والوں کا اخلاق دیکھئے۔ کہ جو نذر کیا اس پر انتہائی الفاظ شکریہ فرمائے۔ ہزاروں دعائیں دیں۔

تمام مزارات کے قبے توڑے جا چکے ہیں۔ کوئی مزار پختہ نہیں۔ صرف پتھر کی بجری بچھا دی گئی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبریں ہیں۔

یہاں سے سیدھا مکان گیا۔ برادر گرامی مولوی اشفاق صاحب انتظار میں تھے۔ چائے پیکر مولانا حسرت صاحب سے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

ساکنانِ مدینہ منورہ کی عام حالت

مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کے عام باشندوں کی حالت پریشان کن ہے۔ پرائیویٹ طور پر بھی میں نے مکانات پر جا جا کر یہ حالت دیکھی اُس کو نقل کرتے ہوئے رونا آتا ہے۔ جدھر چلے جائیے۔ وہاں فقراء کا ہجوم ہوتا ہے

جو شریف ہیں وہ اپنے گھروں میں انتہائی عسرت کی حالت میں ہیں کسی قسم کی کوئی امداد کا ذریعہ نہیں۔ ان کی حالت دیکھکر یہی طبیعت چاہتی ہے۔ کہ جو کچھ اپنے پاس ہو وہ اُن پر خرچ کر دیا جائے۔

تمام نمازیں مسجد نبویہ میں ادا کیں۔ اوقات معینہ پر صلوٰۃ و سلام پیش کئے

۲۵ ذی الحج مطابق ۲۵ فروری۔ جمعہ

بقیع شریف کی حاضری میں جو حالت پیدا ہوئی۔ اُس کا اثر شب کو بھی رہا۔ آج وقت سے قبل آنکھ کھل گئی۔ حاضر آستانہ پاک ہو گیا۔ دروازہ شریف اُسوقت بند تھا عشاق بارگاہ رسالت برابر چلے آرہے تھے۔ چوکھٹ کو بوسہ دیکر اوراد شروع کر دئے۔ دروازہ شریف کھلتے ہی بندہ ... شروع ہو گیا۔ جو کچھ ممکن ہوا۔ عرض کیا ماں باپ کی آغوش میں وہ شفقت و ... حضور پاک کے آستانۂ عالیہ پر ہے۔

صلوٰۃ و سلام کے بعد جالی مبارک کو بوسہ دیکر ریاض الجنۃ میں حاضر ہو گیا۔ درود شریف میں وقت گذارا نماز جماعت سے پڑھکر تلاوت کلام پاک اور ختم دلائل شریف کیا۔ اوراد پورے کر کے مکان واپس آیا۔ آج جمعہ کا دن ہے۔

کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر ہمراہی مولانا حسرت صاحب مولوی اشفاق صاحب مسجد نبویہ میں حاضر ہو گیا۔ تاکہ جگہ ملجائے۔ خدا کا شکر ادا کیا کہ آج مسجد نبویہ میں جمعہ کی نماز کا موقعہ مل رہا ہے۔ بار بار منبر شریف اور مزار شریف کی طرف نگاہیں جاتی ہیں۔ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ حیات سامنے آتا ہے۔ اگرچہ مکہ معظمہ کی طرح یہاں کے امام بھی قاری نہیں۔ لیکن ہر شخص امام کی طرف متوجہ ہے۔ امام نے خطبہ بہت جامع پڑھا۔ جو مضامین کے لحاظ سے اعلیٰ اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی ضروریات اور مدینہ منورہ کی حاضری کے اغراض سے متعلق دلنشین تھا۔ نماز جمعہ ادا کی بعد نماز مزار مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آج بھی سب کے لئے نام بنام دعا کی۔

آج سرکار اقتدار مآب حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کی تاریخ ہے اس کے تمام انتظامات کئے۔ باب مجیدی پر ایک الہ آبادی صاحب کی دکان سے مٹھائی منگوائی۔ مولانا حسرت صاحب مولوی اشفاق صاحب کے علاوہ دوسرے احباب فاتحہ میں شریک ہوئے۔

علامہ بوصیری کا عاشقانہ کلام ہر وقت اپنا اثر کرتا ہے۔ مگر آج مدینہ طیبہ کے اندر اُس کی تلاوت میں خاص کیف آرہا ہے۔ بعض ہندی احباب بھی ہمراہ پڑھ رہے ہیں۔

بردہ شریف کے ختم میں حضرت اقدس برادر محترم مولانا شاہ عبد الماجد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

کی یاد نے قلب کو اور بھی تڑپا دیا۔ وہ ہمارے یہاں اس مولود پاک کے عاشق تھے اُن کی رُوح پاک آنکھوں کے سامنے تھی۔ مولانا جمیل احمد صاحب بدایونی بھی یاد آتے رہے۔

قصیدہ شریف کا ختم کر کے حضرت شیخ رضؓ اور سلسلہ کے بزرگوں کے توسل سے حضور انورؐ روحی لہ الفدا کی بارگاہ عالی میں ایصال ثواب کیا۔ یہ شب بھی بابرکت گذری۔ اور جو حالت آج شبکو سوتے سوتے پیدا ہوئی۔ اُس کے بعد جی چاہتا تھا کہ صبح ہوتی حالت بیقراری میں اُٹھکر سیدہا مسجد نبویہ میں حاضر ہوگیا۔ نماز فجر کے معمولات ادا کر کے مولانا محمد شاہد صاحب سبز پوش گورکھپوری سے ملتا ہوا مکان واپس آیا۔ دن بھر حسب دستور معمولات جاری رہے۔

۲۶ رذی الحج مسجد قبا

۲۶ رذی الحج نماز فجر سے قبل مسجد نبویہ میں معمولات ادا کر کے اصحاب صفہؓ کے چبوترہ شریف پر ختم دلائل کیا۔ اور سرکار کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مدینہ منورہ میں اپنے اصحاب صفہ کے قدموں میں جگہ عطا ہو جائے۔

سب مقامات پر حاضری دیکر مسجد قبا میں جانیکی تیاری کی۔

قبا مدینہ منورہ کا اصل میں ایک محلہ ہے۔ ہجرت فرما کر سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پاک تشریف لائے۔ تو سب سے پہلے اسی محلہ میں کچھ روز قیام فرمایا۔ اور مختصر قیام میں مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ قرآن کریم میں بھی اس مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت موجود ہے۔

احادیث میں ارشاد ہوا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ فِی مَسجِدِ قُبَا کَعُمرَۃٍ (مسجد قبا میں نماز کا ثواب مثل عمرہ کے ہے) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات ہفتہ اور دوشنبہ کو اس مسجد میں تشریف لاکر نماز ادا فرماتے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ بزمانہ خلافت اپنے ہاتھ سے مسجد قبا میں جھاڑو دیتے تھے۔

مولانا حسرت موہانی معہ اپنی تمام مستورات کے اور مولوی اشفاق صاحب و محمد مبین صاحب وغیرہ خچر گاڑیوں سے روانہ ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ سوا میل کی مسافت پر یہ مسجد دامن کوہ میں واقع ہے۔ جگہ جگہ کھجوروں کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ راستہ میں مدینہ والوں کے غریب بچوں کا ہجوم ہے۔ تھوڑے وقت میں قبا پہنچ گئے۔

(۱) پہلے اس جگہ حاضر ہو کر نوافل پڑھے۔ جہاں حضور انورؐ نے نماز پڑھائی۔ (۲) ملائکہ کے نزول کی جگہ۔ (۳) نزول قرآن کی جگہ۔ ہر سہ مقامات پر کتبے لگے ہوئے ہیں۔ دیر تک یہاں حاضر رہے مسجد کے سامنے وہ کنواں بھی ہے جس میں آپ کی انگشتری گر گئی تھی۔ وقت زیادہ ہو گیا تھا

اس لئے دوسری مساجد میں نہ جا سکے۔ آج ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب مہاجر ہندی کے یہاں ہم سب مدعو ہیں۔ اُن کے یہاں وقت پر پہنچنا ہے۔ نصف گھنٹہ سے قبل مکان پر آگئے۔ جہاں سے ڈاکٹر صاحب کے یہاں دعوت میں گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اور بھی بہت سے ہندوستانی حجاج کو مدعو فرمایا ہے۔ ان کے یہاں ہندوستانی تہذیب و تمدن کی پوری شان نظر آئی۔ بعد طعام دیر تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات رہا۔ ظہر سے قبل مسجد شریف میں پہنچ گئے۔

مغرب تک آستانہ پاک پر حاضری دی۔ بعد مغرب صلوٰۃ وسلام عرض کر کے واپس آئے تھوڑی دیر مکان پر ٹھہر کر عشا کی تیاری کی۔ ۱۰ بجے کے قریب آستانہ پاک سے واپس ہوئے۔

۲۷ ذی الحج مطابق ۲۷ فروری۔ یکشنبہ صبح حسب معمول اُٹھکر حرم مقدس پر حاضری دی اور اوراد پورے کئے۔ اول وقت فراغت پا کر واپسی ہوئی۔ کیونکہ آج احد شریف جانا ہے۔

اُحد شریف مولوی مبین صاحب کانپوری برادر حضرت مولانا حسرت موہانی کو ہمراہ لیکر خچر گاڑی کرایہ پر کی اور اُحد شریف اور مسجد قبلتین جانیکا انتظام کیا۔ تین روپیہ میں دونوں جگہ کی حاضری کے لئے گاڑی مل گئی۔ سورج نکلنے سے قبل اُحد شریف پہنچ گئے۔ جس جگہ غزوہ احد ہوا تھا۔ وہاں سے اُتر کر پیدل حاضری دی۔ غزوہ شریفہ کے تمام واقعات سامنے آگئے۔ عجب بابرکت حصہ ہے۔ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں عشاق بارگاہ رسالت نے اپنی جانوں کا نذرانہ حضور کی خدمت میں پیش فرمایا۔ شہدائے اُحد کے تمام مزارات کے قبے اگرچہ توڑ دئے گئے ہیں۔ لیکن۔ لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون۔ کا ارشاد کون مٹا سکتا ہے۔

سب سے پہلے حضرت سید الشہداء حضور سیدنا امیر حمزہ رضؓ کے مزار پاک پر حاضری دی۔ صرف آپ کا مزار پاک پختہ بنا دیا گیا ہے۔ قلب پر آپؓ کی حضوری میں خاص تاثرات پیدا ہوگئے۔

یہاں پر حضرت مصعب بن عمیرؓ۔ حضرت عبداللہ بن جحش۔ حضرت عقیل بن ابی امیہ کے مزارات بھی ہیں۔ تھوڑے فاصلہ پر شہدائے اُحد رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کے حاطہ پر حاضری دیکر فاتحہ پڑھی اور بتیاں روشن کیں۔ یہاں سے اُسجگہ حاضری دی جہاں آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک دفن ہے۔ یہاں بھی گنبد وسجد بنا تھا جس کے ٹوٹے ہوئے پتھروں کا منظر رقت انگیز تھا۔ سامنے سے گنبد شریف نظر آرہا تھا۔ بہت سی دعائیں کیں جو صاحب اس مقام کے خادم تھے۔ اُنہوں نے میرے حقیر جذبات دیکھکر آمین فرمائی۔

یہاں سے جبل احد کیطرف روانہ ہوا یہ وہ پہاڑ ہے جس کے لئے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ ۔ احد پہاڑ ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں دوسری جگہ ارشاد ہے۔

اذا مررتم علیہ فکلوا من اثمارہ وان لم یکن فمن نباتہ ۔ جب احد پہاڑ پر آؤ تو اُس کا پھل کھاؤ پھل ملے تو اس کی گھاس یا پتہ ہی کھا لو۔

میرے پیر میں اگرچہ آج تکلیف ہے۔ لیکن جبل احد کی گھاٹی پر حاضر ہونا ضروری ہے۔ بڑا مجمع چلا جا رہا ہے۔ پہاڑ پر معمولی راستہ بنا ہوا ہے۔ پہاڑ کے اوپر ایک چھوٹا سا درہ ہے۔ جو گنبد شریف کے محاذ میں ہے۔ اول تو صبح کا وقت پھر گنبد خضریٰ کے جلوے نگاہوں کے سامنے ہیں بہت سے مصری حجاج بھی ساتھ ہیں۔ میں نے مولانا عشقی کا سلام پڑھنا شروع کیا اور کچھ اشعار حضرت رضا قصیدہ بردہ کے پڑھے سب نے میرے ساتھ پڑھنا شروع کیا جس کی وجہ سے یہ معلوم ہونے لگا کہ تمام درہ سلام پڑھ رہا ہے۔ ختم سلام پر حیدرآباد۔ بمبئی۔ دہلی۔ جے پور۔ بدایون وغیرہ کے اصحاب کے لئے دعائیں کیں۔

مسجد قبلتین

یہاں سے اترکر مسجد قبلتین کیلئے روانہ ہوگئے۔ احد شریف سے مسجد قبلتین ۳ میل پر واقع ہے۔ سواری تیز تھی اس لئے بہت زیادہ وقت صرف نہوا۔ ۱۰ بجے کے قریب مسجد قبلتین پہنچکر نوافل ادا کئے۔ اس مسجد میں قبلہ کی دونوں سمتیں بنی ہوئی ہیں۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ الخ یہیں سے متعلق ہے۔

حضرت صاحب سجادہ تونسہ شریف سے ملاقات

آج حضرت فراش صاحب کے یہاں دعوت میں جانا ہے۔ اس لئے یہاں سے جلد فارغ ہو کر ۱۲ بجے کے قریب مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ ظہر کی تیاری کی نماز ظہر مسجد شریف میں ادا کرکے فراش صاحب کے یہاں حاضر ہوا۔ حالانکہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ کہ صرف چائے پی لونگا۔ مگر انہوں نے اپنی عسرت کے باوجود بڑے پیمانہ پر انتظامات فرمائے۔ فخر طریقت حضرت مولانا شاہ خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف پنجاب اور اکثر حضرات کو مدعو فرمایا۔ کھانے میں حضرت سجادہ صاحب سے تفصیلی گفتگو رہی ماشاء اللہ بہت با اخلاق اور صحیح العقیدہ بزرگ ہیں۔ بدایون سے خصوصی تعلق رکھتے ہیں۔ ۲ بجے تک یہاں رہکر عصر کیلئے آستانہ

پاک حاضر ہوگیا۔ مغرب و عشاء تک آستانہ معلٰی پر رہکر مکان واپس آیا۔

جلسہ دارالایتام

آج نماز عشاء کے بعد دارالایتام کا سالانہ جلسہ ہوگا جس کے لئے مدیر دارالایتام اور حضرت سید بہاء الدین صاحب مصر ہیں کہ میں حاضر ہوکر صدارت جلسہ کروں اور اپنے خیالات پیش کروں عشاء کے بعد سید بہاء یہاں حاضر ہوگیا۔

جلسہ دارالایتام کا یہ جلسہ اپنی عمارت میں منعقد ہوا جہاں منتظمین نے قرینہ سے طلبا کو بٹھایا ایک حصہ میں دارالایتام کی مصنوعات لغرض فروخت رکھی گئی تھیں۔ جلسہ میں حجاج کا کافی مجمع ہوگیا تیامٰی نے تلاوت کلام پاک کی۔ اور چند طلبا نے عربی میں یتیم کے عنوان پر مختصر اور دلنشین تقریریں کیں سیکریٹری صاحب نے افتتاحیہ تقریر کی جس میں دارالایتام کے حالات پر روشنی ڈالی اس کے بعد ۲۔۳ تقریریں ہوئیں۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مقتدری گورکھپوری نے بھی دلچسپ تقریر کی آخر میں مجھے صدارتی تقریر کرنا پڑی جس میں میں نے دارالایتام کی ترقیوں پر مبارکباد دی۔ پھر احادیث نبویہ اور آیات قرآنیہ سے یتامٰی کی خدمت پر زور دیا۔ اور اپنی جانب سے ایک رقم پیش کی میری اپیل پر کئی صد روپیہ جمع ہوگیا۔ ۱۱ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ اب صبح کو دارالایتام کے شعبہ جات کا معائنہ کرنیکے بعد اپنی رائے تحریر کرنا ہے۔

جلسہ دارالایتام کے منتظمین کا لباس دیکھکر جالغز مولوی عبدالواحد صاحب قادری کی یاد آگئی کیونکہ وہ جلسوں کے حسن انتظام میں خاص درک رکھتے ہیں اللہ تعالٰی انہیں برکات مدینہ سے سرفراز فرمائے۔ جلسہ کے بعد ماسٹر کرامت صاحب جو مدینہ منورہ کے اسکول میں ملازم ہیں اُن کے یہاں کھانے میں شرکت کیا۔ ایک بجے کے قریب قیامگاہ واپس آیا۔

۲۸ ذی الحجہ مطابق ۲۸ فروری
دارالایتام کا معائنہ

اول وقت مسجد نبویہ آکر معمولات ادا کئے۔ نماز فجر کے بعد واپس ہوکر ناشتہ کیا۔ ناشتہ کے بعد معیت جناب مولوی اشفاق صاحب گورکھپوری دارالایتام کے معائنہ کیلئے گیا۔ تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا۔ ماشاء اللہ قلیل وقت میں دارالایتام نے مدیر صاحب کوشش سے کافی ترقی کرلی ہے جس قدر بچے یہاں کام کررہے ہیں وہ تقریباً ۱۰۔۱۵ کاموں کے ماہر ہوگئے ہیں اور ان کی مصنوعات بہت عمدہ ہیں اگراس دارالایتام کی طرف عالم اسلامی کی توجہات مبذول رہیں تو یہ ادارہ مدینہ طیبہ کے افراد اور اُن کی اولاد کے لئے بہترین ذریعہ ہوسکتا ہے۔

۱۱ بجے کے قریب مدیر صاحب سے بعض باتیں کیں۔ مولوی محمد اشفاق صاحب نے میری تحریک

پیش فرمائی اور عطیہ والا قیام کے لئے پیش فرمایا۔

ظہر مسجد پاک میں ادا کی صلوٰۃ وسلام کے بعد مکان واپس آیا۔

جدہ سے آج یہ اطلاع ملی کہ اسلامی جہاز ۸ مارچ کو روانہ ہوگا۔ اُدھر حکومت کی جانب سے بتایا گیا کہ جن حجاج کی ۴۰ نمازیں پوری ہوگئی ہوں وہ جلد جدہ پہنچ کر جہاز کے ٹکٹ کا انتظام کریں۔ ورنہ پھر دوسرے ممالک کے حجاج کو سواریاں دے جانے ہیں ہندوستانی حجاج کو کافی انتظار کرنا پڑیگا

آج اپنے مختلف احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔

اب یہ رائے قرار پائی ہے کہ ۳ مارچ کو مدینہ منورہ سے واپسی ہوگی لیکن روانگی اور واپسی کا تصور کرتے ہوئے طبیعت پژمردہ ہورہی ہے۔ کاش ابھی دو ایک ہفتے اور قیام کا موقعہ ملتا۔ غلام آباد جانے کی بجائے۔ در مقدس پر اقامت وحاضری کا شرف حاصل رہتا۔

حضرت مولانا قاضی ملتشر الاسلام صاحب عباسی بدایونی مدظلہ و اعزی مولانا عبد السلام صاحب عباسی قاضی ریاست رامپور کی یاد بھی آگئی۔ ان کے لئے بھی برکات دینی و دنیوی کی دعائیں مانگیں۔

۲۹ ذی الحجہ مطابق یکم مارچ ۔ شنبہ

آج بھی حرم نبویہ میں تمام نمازیں ادا کیں۔ بقیہ اوقات میں احباب و اعزہ کے لئے مدینہ منورہ کے تبرکات خریدے جتی الامکان سامان کو کم سے کم کر رہا ہوں مگر پھر بھی زیادہ ہورہا ہے۔ سب سے زیادہ وزن کھجوروں کا ہوگیا حسب ذیل مدینہ کی خاص کھجوریں خریدیں۔

شلبی۔ صفدہ۔ حلوہ۔ چلی ہوئی کھجور۔ کلمہ والی کھجور تقریباً سات قسم کی کھجوریں لی گئی ہیں منفرد اوقات میں سب سامان خرید لیا گیا۔ اب حرم شریف میں حاضر ہو کر واپسی کے خیالات سے قلب و دماغ پر خاص اثر پیدا ہو رہا ہے۔ ہر نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام میں حسرت و یاس کے ساتھ خیال آتا ہے۔ کہ سرکار پھر طلب فرماتے ہیں یا اتنی جلد واپس کیا جارہا ہے۔ یہ سوچ کر کہ یہاں کا آنا جانا اپنا اختیار میں نہیں جس قدر ایام حاضری کے لئے معین فرمائے گئے۔ اتنا ہی ٹھہرنا ہو سکیگا تسلی ہوگئی مسجد نبویہ کے ہر حصہ میں نوافل وغیرہ ادا کئے اور جہاں تک اپنے احباب و اعزہ یاد آئے سب کے لئے دعائیں پیش کئے۔ مولوی شفیع احمد صاحب وکیل بدایونی کے لئے بھی حاضری کی دعا کی۔

شام کو ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب سے پھر ملا۔ اُن کی اہلخانہ بہت علیل اور آخر حالت میں ہیں اللہ تعالےٰ رحم فرمائے مغرب وعشا حرم میں ادا کرکے قیامگاہ پہ گیا۔

۲ مارچ ۳۸ء
چہارشنبہ

آج کا دن بھی مسجد نبویہ میں گذارا۔ بقیہ اوقات میں موٹر کے انتظامات کئے حضرت سید بہاء الدین صاحب ضرور کی وجہ سے علیل ہو گئے ہیں۔ مگر لیٹے لیٹے بھی ہمارے لئے نظم کر رہے ہیں۔ اس سال اُن کے یہاں حجاج کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خدائے برتر اُنہیں حی و قائم رکھے۔

اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اور اشتفاق صاحب نے نذریں پیش کیں۔

واپسی میں مولانا عبد الباقی صاحب کے مکان میں جو لوگ متصل رہتے ہیں ان کی بھی امداد کی۔

۳ مارچ ۳۸ء پنجشنبہ
مدینہ منورہ سے واپسی

مکان پہ عشاء کے بعد ہی موٹر آگیا ہے۔ سامان وغیرہ صبح رکھا جائیگا اول وقت مسجد نبویہ میں حاضری دی۔ نماز فجر سے قبل متعدد بار روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ چونکہ آج صبح ... تک روانہ ہوتا ہے۔ اس لئے طبیعت پر رخصتی کا غیر معمولی اثر ہے۔ اگرچہ در و دیوار کے ہر حصہ کو آنکھوں سے لگانے کا موقعہ مل گیا۔ مگر قلب پر اضطرابی کیفیت ہے۔

وقت زائد ہو گیا ہے۔ مولانا حسرت صاحب عجلت فرما رہے ہیں۔ چاروناچار در دولت پر سر نیاز جھکا کر آخری سلام عرض کیا۔ اور یہ معروضہ کیا کہ سال آئندہ حضرۃ والدہ صاحبہ مدظلہا ہمشیرہ صاحبہ اور اہلخانہ کی بھی طلبی ہو۔ ان لوگوں کی ایک بار حسرت پوری ہو جائے۔ چلتے وقت برادر گرامی جناب مولوی ظہور الحق صاحب منیجر عثمانی پریس اور عزیزی مولوی عبد الحق سلمہ کے لئے بھی دعائیں کیں۔

عالم حسرت و یاس میں حضرات شیخین رضؓ اور اصحاب بقیع و احد کی ارواح طیبات کو ایصال ثواب کر کے مراجعت ہوئی۔ عبد اللہ رفیق سفر نے سامان پہلے سے لاری پر رکھوا دیا ہے۔ مولوی اشفاق صاحب گورکھپوری پر بھی گریہ طاری ہے سب کی آنکھیں گنبد خضرا پر لگی ہوئی ہیں۔ اُدھر مولانا حسرت کی اہلخانہ اور تمام مستورات پر روانگی کے وقت حزن و ملال کا اثر ہے۔

واپسی میں عرب ڈرائیور مل گیا ہے۔ جو نسبتاً جاوی ڈرائیور سے بہتر اور خلیق ہے۔ اگرچہ ان کو بھی بخشش کافی دینی پڑی ہے۔ مگر حجاج کے ساتھ اس کا برتاؤ اچھا ہے۔ ابیار علی ... گنبد خضریٰ پر سب کی نظریں لگی رہیں۔ یہاں سے نکل کر قبہ مقدسہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ... آنکھوں کے سامنے اور دل میں اُس کا نقش قائم ہے۔ خدا کرے کہ یہ آگ ہمیشہ روشن رہے۔ نمازوں کے

اور ذات کیلئے ہم لوگ مختلف منازل پر اترے ۔ رات کو گیارہ بجے رابغ پہنچکر آرام کیا ۔ اب انشاء اللہ کل جمعہ سے قبل جدہ پہنچ جائینگے

۴ر مارچ یوم جمعہ
جدہ کا قیام

۱۱ بجے جدہ پہنچ گئے، اُترتے ہی فوراً جامع مسجد پہنچے جمعہ کی نماز و خطبہ کا وقت ہوچکا تھا ۔ یہاں کے امام قاری ہیں خطبہ بھی بہت اچھا پڑھا حجازی لہجہ کا قدرے لطف آیا ۔ بعد جمعہ سامان اپنی قیامگاہ پہنچوایا ۔ شام کو جناب لعل شاہ صاحب وائس قونصل ہندوستان سے معیت جناب مولانا حسرت و مولوی اشفاق صاحب جاکر ملاقات ہوئی ۔ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے جہازوں کے متعلق معلومات حاصل کیں ۔ اسلامی جہاز ۷ر مارچ کو آکر ۸ر کی صبح تک روانہ ہوگا ۔

۵ر مارچ لغایتہ ۷ر مارچ

جدہ میں قیام رہا ۔ روزانہ لعل شاہ صاحب اور دوسرے حضرات سے ملاقاتیں ہوتی رہیں ۔ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دہلوی اور ان کے احباب بمبئی ۔ بدایون کے مرزا وقار علی بیگ صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ جدہ آگئے ہیں ۔

لعل شاہ صاحب نے اپنے یہاں ہم سب کو مدعو فرماکر پر تکلف کھانا کھلایا ۔ وہاں پنجاب کے ایک نواب صاحب سے حج پر گفتگو شروع ہوگئی ۔ آپ حج کیلئے تشریف لائے ہیں ۔ مگر حج کے ارکان پر اس انداز سے مکالمہ فرمارہے ہیں جس میں حج کی ذم کا پہلو نکلتا ہے ۔ اُن کی عقل و فہم کے مطابق سمجھاکر مطمئن کیا ۔

جہاز کے واپسی ٹکٹوں کا انتظام کیا ۔ چونکہ مغل لائن میں اسلامی جہاز بہت بہتر اور وسیع جہاز ہے ۔ اس لئے ہر شخص اس سے جانا چاہتا ہے ۔ دو دن کی کوشش میں اپنے اور اشفاق صاحب کی فرسٹ کیبن کا انتظام مکمل کیا ۔ میری اور اُن کی سیٹ ایک ہی جگہ مل گئی ہے ۔ انشاء اللہ واپسی میں بھی لطف رہیگا ۔ اسلامی ۷ر شام کو آگیا ۔ اور کل ہم سب کو لیکر روانہ ہو جائیگا ۔ شب میں تمام سامان ٹھیک کرایا ۔ وکیل عبدالکریم بخش سے تمام حسابات ختم کئے ۔

۸ر مارچ ۱۹۳۸ء
جدہ سے روانگی

آج مصر کا جہاز زمزم اور رحمانیوں کے دو اور جہاز اسلامی سے قبل روانہ ہونے والے ہیں ۔ اس لئے جدہ کی بندرگاہ پر غیر معمولی بھیڑ ہے ۔ ہم لوگوں نے اپنا سامان ۹ بجے بھجوادیا ۔

ہمارے رنگون کے سیٹھ صاحب ہیں کہ مطوف سے مدینہ منورہ جانے کیلئے عبدالرزاق برادر

بجیئے محبوب معلم کو ہمراہ لیکر واپس آگئے تھے اُن سے دیر تک ملاقات کر کے بندرگاہ پر آگئے ۔ مصریوں کے باعث
آج جانیکے لئے کشتیاں بمشکل مل رہی ہیں ۔ اور اُن کا کرایہ بھی زیادہ ہوگیا ہے ۔ ایک بجے کے قریب
ایک موٹر کشتی للعہ میں کرایہ کر کے بمعیت مولوی اشفاق صاحب گورکھپوری اور میرا ساتھی روانہ ہوا

نیا ٹیکس

تھوڑی دور چلے پائے تھے کہ عہ ایک روپیہ دو آنہ کا جدید ٹیکس منجانب سعودی گورنمنٹ ہر حاجی
سے کشتی کا وصول کیا گیا ۔ اسے بھی ادا کیا ۔ آدھ گھنٹہ کے اندر موٹر کشتی نے اسلامی
جہاز تک پہنچا دیا کشتی سے اتر کر اسلامی جہاز پر ہم لوگ آگئے ۔ تاکہ اپنا کیبن دیکھکر سامان وہاں رکھوائیں کشتی
کے آدمیوں نے سامان کو غلطی سے کرین کے اندر لاد دیا جس میں سامان بہت بری طرح اوپر تک آیا ۔

کرین میں سامان کی حالت

کرین میں سامان نہایت بیدردی سے رکھا جاتا ہے اور چڑھانے کے
بعد جسوقت اتارتے ہیں تو تقریباً ۲ گز اوپر سے پھینکتے ہیں جس
کی وجہ سے صدہا بکس وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں زمزم کے ٹین تو علی العموم ٹوٹتے ہیں ۔ میرا سامان قدرے بچ گیا
گیا ۔ غرض یہ منظر بھی تکلیف دہ ہوتا ہے ۔ ایک گھنٹہ کے بعد سامان کیبن میں پہنچا یا ۔ کچھ سامان عبداللہ
کے پاس رکھدیا اُس کے بعد ظہر پڑھی ۔ جہاز تقریباً ۵ بجے چھوٹیگا ۔ حجاج برابر چلے آرہے ہیں ۔ یہ جہاز سولہ ۱۶۰۰
سو مسافروں سے زائد لیجا رہا ہے ۔ چونکہ وقت بہت باقی ہے ۔ اس لئے جہاز کو ہر سمت سے جاکر دیکھا ۔

جہاز کی حالت

اسلامی جہاز مغل لائن کا بہترین اور آرام دہ جہاز ہے ۔ اس کے اندر فرسٹ کلاس کے
درجے نہایت خوبصورت اور آرام دینے والے بنائے گئے ہیں ۔ تقریباً ۵۰ پچاس
سائیٹیں اوپر کے کھلے ہوئے ہوادار حصہ میں ہیں غسلخانے پاخانے اگرچہ بہت کم ہیں جن کی وجہ سے فرسٹ
کے مسافروں کو تکلیف ہوگی لیکن بہت صاف ستھرے ہیں ۔ پانی کا ہمہ وقت انتظام رہتا ہے ۔ ہر سیٹ
کافی چوڑی ہے جس پر کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ برابر میں فرسٹ والوں کے بیٹھنے اُٹھنے کا ڈیک
بھی بنا دیا ہے ۔

اور ایک ڈائننگ روم علیحدہ ہے جس میں بیک وقت ۲۰۰ آدمی آسکتے ہیں ۔ تھرڈ کے مسافروں
سے فرسٹ کو بالکل علیحدہ رکھا گیا ہے ۔ عام طور پر ڈیک والوں کو یہاں آنے کی اجازت نہیں لیکن حجاج
کے لئے ہر قسم کی رعایتیں کردی گئیں ۔

ڈیک کلاس کی حالت

۱۶۰۰ سولہ سو مسافروں کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے اور حجاج کی
آرام و آسائش کیلئے ہوا روشنی ۔ پانی وغیرہ کے تمام انتظامات معقول ہیں

منتظمین و ملازمین جہاز

منتظمین و ملازمین میں کپتان سے لیکر دوسرے ملازمین تک تمام

پر خلیق اور حجاج کی آسائش کا کافی خیال رکھنے والے ملازمین ہیں۔

ہمارے خیال میں مغل لائن حجاج کے سفر کے لئے مناسب و موزوں ہے۔ ہم نے اس لائن کے ذمہ دار حضرات سے حجاج کے لئے مزید سہولتوں پر تبادلہ خیالات کیا وہ تمام سہولتوں کے لئے تیار ہیں۔ رضوائی وغیرہ میں بھی وسعت دینے کی تجویز کو اُنھوں نے منظور کر لیا ہے۔

اسلامی جہاز کے خاص خاص رفقاء

اسلامی جہاز کے رفقاء میں خاص خاص اصحاب ذیل فہرست میں ہیں۔ میری سیٹ کے برابر حضرت مولینا شاہ خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف پنجاب۔ نواب در محمد خانصاحب پنجاب۔ خواجہ محمد اسحٰق صاحب (امیر الحج) حضرت مولانا حسرت موہانی (مع اہل و عیال) سید احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ حفیظ الحسن صاحب قضا بریلی۔ حمید اللہ خانصاحب پشاور۔ سیٹھ جبدن والا بمبئی۔ مولوی محمد اشفاق صاحب گورکھپور۔ سیٹھ دادا بھائی۔ شبیر محمد صاحب پنجاب۔ گل محمد صاحب پنجاب۔ ڈاکٹر رشید الدین صاحب۔ غلام حسن صاحب یا گدا محمد اکبر خانصاحب سرحد۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب دہلوی۔ مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری۔

مولانا حسرت کے ہمراہیوں میں مولوی محمد یٰسین صاحب۔ اہلخانہ مولوی حاتم الحسن صاحب وکیل حیدر آباد۔ اہلخانہ خواجہ نظام الدین صاحب۔ سر رشتہ دار سرور نگر حیدر آباد۔ اہلخانہ سید زوج الحسن صاحب ضلع ناندیڑہ دکن۔ اہلخانہ ناصر الحسن صاحب کانپور۔ اہلخانہ اصحاب حسن خانصاحب علیگڈھ۔ اہلخانہ ریاض صاحب دہلی۔ شامل ہیں، یہ سب مستورات جہاز کی میری تقریروں میں شریک ہوتی ہیں۔ اُن کے بچے مجھ سے بیحد مانوس ہو گئے ہیں۔

جہاز کی حالت دیکھکر ان تمام رفقا سے ڈائننگ روم میں تعارف ہوا لعل شاہ صاحب وائس قونصل ہندوستان سے دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

ایک عجیب لطیفہ

لعل شاہ صاحب نے ایک عجیب و غریب لطیفہ سنایا جسوقت ہم لوگوں سے وہ باتیں کر رہے تھے۔ ایک صاحب نے گھبرا کر اُن سے آکر کہا کہ میں جدہ کی بندرگاہ پر اپنی والدہ کو بھول آیا ہوں

جہاز کے چھوٹنے میں تھوڑی دیر باقی تھی۔ اس اطلاع پر پہلے تو انہیں یقین نہ آیا جب کہنے والے صاحب نے واقعہ کا یقین دلایا۔ تو انہوں نے اسی وقت اپنی سرکاری کشتی میں بٹھا کر جدہ بھیجدیا۔ اُن کی والدہ کو ملوا کر جہاز پر سوار کرایا۔ جہاز کا اتنا چڑھنا بھی مستقلاً ایک زبردست پریشانی و بدحواسی کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن نہ ایسا جیسا کہ ان حاجی صاحب نے کیا۔ مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی بھی جہاز پر آ گئے۔ دیر تک

باتیں فرماتے رہے۔ میں نے پچھلے محبوب معلم کی رہائی کے بارہ میں پوچھا تو کہنے لگے۔ عنقریب وہ رہا ہو جائیں گے۔

اپنے فرسٹ کے ساتھیوں سے نماز باجماعت اداکرنے کیلئے جگہ کے بارہ میں مشورہ کیا۔ قرار پایا کہ یہی جگہ جو ہمارے بیٹھنے اٹھنے کی (وسیع ہے۔) اسی میں مسجد بنائی جائے۔ سمت قبلہ کی صحت کا انتظام کرکے مسجد کا اعلان کرایا۔ مغرب۔ عشا۔ فجر میں پہلے دن مجمع کم رہا۔ لیکن ہر روز مجمع زیادہ ہوتا گیا۔ ہر نماز میں دوسری نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

۵ بجے شام کو جہاز نے روانگی کی سیٹی دی۔ سمندر بہت پرسکون ہے جہاز پوری رفتار سے چلنے لگا۔ ایک گھنٹہ تک سعودی لوگ جہاز کو چلاتے رہے۔ جہاں سے اُن کی سرحد ختم ہوئی اپنی کشتی پر سوار ہوکر واپس گئے۔ عشا کے بعد دیر تک کیبن کے رفقا باتیں کرتے رہے۔ آج شب میں آرام سے نیند آئی۔

۹ مارچ ۳۸ء
۶ محرم۔ چہارشنبہ
جہاز میں جلسے اور تقریریں

حاجی عبداللہ نے وقت معینہ پر مصری لہجہ میں اذان دی۔ فرسٹ کے اکثر و بیشتر ساتھی نمازی ہیں۔ سب اذان ہوتے ہی مسجد میں آگئے۔ لیکن ابھی مجمع بہت کم ہے۔

اب تو تاریخ ہندوستان کے حساب سے کرلی گئی ہیں۔ تمام نماز پڑھانے کیلئے مجھ پر ہی اتفاق کیا گیا ہے۔ نماز پڑھاکر تلاوتِ کلام پاک اور ختم دلائل سے فراغت پائی۔ ناشتہ کیا۔ ناشتہ کے بعد ڈیک میں جاکر مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اور دوسرے حجاج کی مزاج پرسی کی۔ اُس کے بعد روزنامچہ لکھا۔ خیال یہ ہے کہ کراچی تک روزنامچہ ختم کرکے صاف کرلونگا۔ بشرطیکہ رفقائے جہاز نے دوسرے اشغال نہ پیدا کردیئے۔ تمام نمازیں مسجد میں ادا کیں۔ جہاز بہت اچھی رفتار سے جارہا ہے۔ سیدھا کراچی جاکر ٹھہریگا۔

آج خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین اور دوسرے حضرات نے طے کیا کہ کل سے فضائل اہلبیت اور واقعات محرم پر تقریریں کریں۔ اگرچہ جدہ میں طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ اور قبض وغیرہ کی شکایات چل رہی ہیں۔ غذا بالکل چھوٹ گئی ہے۔ پھر بھی ساتھیوں کی تجویز پر چاروناچار اتفاق کرنا پڑا۔

نمازوں کے اوقات کا نقشہ مرتب کرکے شائع کیا۔ پہلی تقریر عشا کے بعد کرنا پڑی۔ صبح کے لئے ۸ بجے سے مجلس پاک کا اعلان ہوا۔ رات کو ۱۱ بجے سو گیا۔ کیونکہ طبیعت خراب ہورہی ہے۔

۱۰ر مارچ

رات کو آنکھ جلد کھل گئی۔ طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ مسہل کا ارادہ ہے۔ کہا کہ دیکھتے ہیں۔ لوگ آگئے اور فرمایا کہ محفل تیار ہے۔ مولانا حسرت صاحب سجادہ صاحب تونسہ شریف۔ مولانا شمس الدین صاحب محمد آبادی۔ ڈاکٹر مرزا اسحٰق صاحب امیر گنج۔ بریلی کے حضرات پنجاب۔ بنگال۔ یوپی۔ افریقہ وغیرہ کے اصحاب جلسہ میں شریک ہوئے۔ پہلی تقریر ۱ گھنٹہ تک کی جس کا عنوان "عشق اور اس کے نتائج تھا" اسی سلسلہ میں فضائل ومناقب حضرات اہلبیت رضی پڑھے۔

میرے بعد کراچی کے ایک شیعہ عالم صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور اچھی تقریر کی۔ بعض بعض جملے عام طور پر ناپسندیدہ تھے۔ جن کے بارے میں میں نے آخر میں کہدیا۔ ۱۱ بجے مجلس ختم ہوئی۔ کل بجائے مولوی محمد اشفاق صاحب گورکھپوری محفل پاک منعقد ہوگی۔ اور بعد محفل تبرک بھی تقسیم کیا جائیگا۔ آج کے جلسے میں مجمع بہت کافی ہوگیا۔ جماعت میں نمازیوں کا اضافہ ہوگیا ہے۔ ملنے جلنے والے دن کے ہر حصہ میں بڑھتے جارہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا موقعہ بالکل باقی نہیں رہا۔

جہاز آج شب کو کسی وقت عدن سے گذریگا۔ تمام نمازیں پڑھائیں۔ بعد عشا عدن گذر رہا ہے۔ عدن کا لائٹ ہاؤس نظر آیا۔ دیر تک اس کے مناظر دیکھے۔

آج قبض کی تکلیف زیادہ ہورہی ہے۔ غذا بالکل نہیں کھائی جاتی۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھا دیا تھا۔ اُن کی رائے بھی مسہل کی ہے۔ صبح کو مسہل لونگا۔

۱۱ر مارچ مطابق ۸ر محرم حرام۔ جمعہ

فجر پڑھا کر ختم دلائل شریف کرکے مسہل لے لیا۔ تمام بدن میں شدت سے درد ہے۔ لیکن مولوی اشفاق صاحب گورکھپوری مصر ہیں کہ اسی حالت میں تقریر کیجیے۔ مجبوراً ۸ بجے تقریر کے لیے آگیا۔ پہلی تقریر کافی دیر تک کرنا پڑی۔ سامعین نے گریہ شروع کردیا۔ میرے بعد مولانا عبداللہ صاحب تونسوی (نابینا) نے فرزدق شاعر کا عربی قصیدہ پڑھکر فضائل اہلبیت پر بہت اچھی تقریر فرمائی۔

اُن کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دہلوی نے نہایت موثر تقریر کی جسمیں عمل کی دعوت ہے۔ تقسیم تبرک کا انتظام مسٹر محمد حسین صاحب منیجر ہوٹل کے ذمہ میں نے کردیا تھا۔ آخری تقریر میں نے کی۔ اس کے بعد فاتحہ دیکر تبرک تقسیم ہوا۔ مسہل کی حالت میں تقریر کرنے سے طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ معمولی دست آئے۔ بجائے فائدہ کے تکلیف بڑھ گئی ہے۔

کھانا بالکل نہیں کھایا۔ اگر طبیعت رات تک سنبھل گئی تو بعد عشا ہلکی غذا کھاؤنگا۔

اب ہر نماز میں نمازیوں کی تعداد بہت کافی ہو جاتی ہے۔ بالکل گنجائش نہیں رہتی۔ شام کو مولانا حسرت، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب اور دوسرے رفقاء سے نیچے چلا گیا۔

کھانے میں بدنظمی
۱۲ مارچ ہفتہ

آج دوپہر سے ڈیک کے مسافروں کو کھانے میں کچھ تکلیف پیدا ہو گئی ہے۔ ۱۶ سو مسافروں میں ہر وقت سب چیزیں پہنچی تو نہیں دی جا سکتیں۔ مگر باورچی خانہ کے لوگوں نے کھانا خراب کر دیا ہے جس کی وجہ سے عام طور پر شکایات بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں عشاء سے ڈیک کے ان مسافروں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ محمد حسین صاحب منیجر نے اسی وقت دوسرا انتظام کر کے ان حجاج کو کھانا کھلوایا۔

۱۳ مارچ ۱۹۳۸ء اتوار

آج بھی نماز فجر کے بعد جلسہ دیر تک جاری رہا۔ دو چار نجدی خیالات کے افراد اس جہاز میں چل رہے ہیں۔ اُن کی [illegible] اور فضائل رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر گراں ہوئیں۔ اُنہوں نے درمیان تقریر میں کچھ گڑبڑ کی اور جلسہ کو صدارت کے قصہ میں چلانا چاہا۔ سامعین نے اُن کے اس طرزِ عمل پر سخت احتجاج کیا۔ جلسہ کی تقاریر آخر تک کامیاب رہی۔

آج کا دن بھی اچھا گذر گیا ہے۔ شام سے خواجہ محمد اسحٰق صاحب اور بریلی کے پنجابی نوجوان حجاج کی رائے ہو رہی ہے کہ کل مولانا حسرت اور میں مسلم لیگ اور کانگریس کے عنوان پر تقریریں کریں۔

۱۴ مارچ دوشنبہ
مسلم لیگ اور کانگریس

میں نے اور مولانا حسرت صاحب نے ہر چند منع کیا کہ جہاز میں ہم لوگ حالات حاضرہ پر کیا کہیں گے۔ دو ماہ سے اخبارات نہیں دیکھے۔ البتہ اصولی طور پر مسلم لیگ (۱۵) کے جلسہ کا اعلان ہو گیا تھا اس لئے ۸ بجے سے قبل ہی تمام لوگ جمع ہو گئے۔ ابتداً مولانا حسرت صاحب نے بہت مفصل تقریر فرمائی، جس میں کانگرس کی پوری تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ کانگرس نہ آزادی کامل چاہتی ہے اور نہ انگریز کے بغیر ہندوستان میں کچھ کر سکتی ہے۔

مولانا منظور النبی صاحب سہارنپوری نے کانگرس کی حمایت میں چند باتیں کیں۔ مولانا نے اپنے رنگ میں جوابات دئے۔

مولانا کی تقریر بہت طویل ہو گئی جس میں آپ نے سیاسیات کا ہر پہلو روشن فرمایا۔

آخر میں مجھے سامعین کا اصرار ہوا۔

کانگریسی افراد نے جس قدر اعتراضات کئے ہیں نے اُن کے جوابات واقعات کی روشنی میں پیش کئے۔ اس پر سرحدی اور پنجابی بھائیوں نے فرمایا۔ ہمیں مسلم لیگ کارکن بنائیے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کام آپ پنجاب پہنچکر اپنی پنجاب کمیٹی سے مکمل کرائیں۔ میرے پاس یہاں کاغذات کہاں آپکی خواہش پر میں نے مسلم لیگ کے متعلق جس قدر باتیں سمجھانے کی تھیں۔ پیش کردیں۔ حاضرین نے اعلان کیا کہ ہم مسلم لیگ کا ساتھ دینگے

اس جلسہ میں بالکل ہندوستان کے سیاسی جلسوں کا لطف آگیا ہے اور یہاں بھی مسلم لیگ کا اچھا خاصا پروپیگنڈہ ہوگیا۔

۱۲ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد کھانا کھایا۔ اسوقت طبیعت بہت کمزور ہوچکی ہے۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا پڑھکر معمولات پورے کئے۔ شب کو پھر مسہل لے لیا ہے۔

۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء سہ شنبہ، رفقا سے رخصت

آج بھی صبح سے عشا تک تین جلسے منعقد ہوئے جس میں مجھے باوجود ضعف کے تقریریں کرنا پڑیں۔ انشاءاللہ کل صبح ۷ بجے تک ہم لوگ کراچی پہنچ جائیں گے۔

آج رفقائے جہاز سامان کی درستی میں مصروف ہیں۔ مولوی اشفاق صاحب مصر ہیں کہ بمبئی چلوں۔ میرا ٹکٹ اگرچہ بمبئی کا ہے۔ لیکن جانے میں تین دن کی تاخیر سے پہنچنا ہوگا۔ اس لئے میں نے کراچی اترنا طے کرلیا ہے۔

مولانا حسرت صاحب اور اُن کی مستورات بھی بمبئی جائیں گی۔ یہ سب لوگ بھی، میرے کراچی اُترنے سے ملول و پژمردہ ہیں۔ سب سے زیادہ اثر اشفاق صاحب پر ہے۔

اب طبیعت بھی جہاز پر بیٹھے بیٹھے گھبرا گئی ہے آج رات کو بعد عشا سامعین کے اصرار پر آخری تقریر کی۔ اور سب سے رخصتی ملاقات کی۔ ۱۱ بجے کے بعد کیبن میں سامان ٹھیک کرکے سوگیا۔

۱۶ مارچ ۳۸ء چہارشنبہ

آج بھی حسب معمول وقت پر اُٹھکر نماز وغیرہ سے فراغت پائی۔ کراچی کا لائٹ ہاؤس ۵ بجے سے نظر آرہا ہے۔ دلائل وغیرہ پڑھکر ناشتہ اول وقت کرلیا۔ جہاز کے خدام کو انعامات دئے۔ سب سامان باہر نکلوایا۔ سب سے رخصتی معانقہ بھی کرلیا۔

کراچی کا منظر

۷ بجے صبح کراچی سامنے آگیا جس طرف نظر جاتی ہے۔ ہر سمت جہاز کے

استقبال کیلئے لوگ موجود ہیں۔ ممبران حج کمیٹی بھی آئے ہوئے ہیں جہاز آہستہ آہستہ کنارہ پر لگ گیا۔ اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں میں سب نے حجاج کو اتارنے کی کوشش کی۔ ایک گھنٹہ سے زائد میں ہم لوگ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف کی معیت میں پلیٹ فارم پر اترے۔ معانقہ مصافحہ میں کافی وقت صرف ہوگیا۔ اتفاق سے مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی جو محافل محرم شریف کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے پلیٹ فارم پہنچ گئے اور ان کے ہمراہ بانی محفل حاجی یوسف نبی بخش بھی موجود تھے۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ سامان اسٹیشن پر رکھ کر شہر میں شیخ عبدالمجید سندھی کے یہاں چند گھنٹے ٹھہر کر واپس آؤنگا۔ لیکن مولانا نذیر احمد صاحب اپنے تعلقات کے لحاظ سے مصر ہوئے اس لئے مجبور ہوکر مع سامان کے اُن کے ہمراہ شہر چلا گیا۔ مکان پہنچ کر دہلی، بدایون تار دے کر کھانا کھا کر شیخ عبدالمجید صاحب کے یہاں پہنچ گیا۔ کئی گھنٹے تک سندھ کے سیاسی مسائل پر گفتگو رہی۔ ظہر سے قبل واپس ہوا۔

شام تک سیٹھ صاحب کے یہاں قیام کیا۔ بہت اخلاق و محبت کے آدمی ہیں۔ بمشکل اسٹیشن آنے دیا۔ کراچی میل ۷ بجے کے قریب روانہ ہوتا ہے۔ آج بھیڑ زیادہ رہیگی۔ تمام حجاج اسی سے جانے والے ہیں۔ بہت وقت سے سامان بک کرا کر جگہ مل سکی۔ کراچی سے براہ سمہ سٹہ دہلی ٹھہر کر بدایون جانا ہے۔

۱۷ مارچ پنجشنبہ

۱۰ بجے سماسٹہ پر گاڑی تبدیل کی خواجہ صاحب سے رخصتی ملاقات کر کے بھٹنڈہ والی گاڑی پر سوار ہوگیا۔ جو اسی وقت چھوٹی بھٹنڈہ تک پسنجر کی رفتار سے چلتی رہی۔ بہت تکلیف سے اس گاڑی میں وقت صرف ہوا۔

۱۸ مارچ جمعہ
دہلی کا قیام

۷ بجے کشن گنج اسٹیشن پر محترمی برادرم جناب حکیم سید ظہور حسن صاحب دہلوی کوچہ پنڈت کے نوجوانوں کے ساتھ تشریف لاکر بغلگیر ہوئے ہار پھول پہنائے۔
۸ بجے دہلی جنکشن پر گاڑی پہنچ گئی۔

دہلی اسٹیشن پر حضرت مخدومی و معظمی ماموں صاحب قبلہ حاجی خان بہادر سید بہاؤ الدین صاحب محترمی جناب ماموں صاحب سید بشیر الدین صاحب۔ برادر گرامی جناب سید سیف الدین صاحب، میاں سید بدر الدین و سید محمود صاحب و سید بدیع الدین و احتشام الدین و سید سلطان الدین اور بہت سے دوسرے اعزہ تشریف لائے۔ ماموں صاحب قبلہ سے قدمبوس ہوا۔ ان محترم اعزہ سے ملنے کا وقت بھی عجیب تھا۔

سامان سب اسٹیشن پر رکھوا دیا۔ اسٹیشن سے عابد میاں کو دوسرا تار روانہ کیا کہ آج رات کو بریلی اور کل بدایون پہنچتا ہوں۔ دہلی اسٹیشن سے ننہال کے مکان تک پاپیادہ گیا۔ راستہ میں حضرت محترمی حکیم سید نیاز احمد صاحب دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر کوچہ پنڈت پہنچا۔ گلی عزیز الدین کی مسجد میں،

نوافل ادا کرکے مسجد کی دعائیں پڑھکر رخصت کیا ۔ جمعہ اسی مسجد میں پڑھا یا زمانہ میں تمام اعزہ سے ملا ۔ بعد ظہر مولانا شوکت صاحب سے ملاقات کی ۔ شام کو ۶ بجے کی گاڑی سے روانگی کے لئے اسٹیشن آیا ۔ اسٹیشن پر مولانا مظہر الدین صاحب اور سید عبد الحمید صاحب شملوی تشریف لائے ۔ ان حضرات سے بغلگیر ہوکر بدایون کیلئے روانہ ہوگیا ۔ ایک بجے ۔ ۔ رات کو بریلی پہنچا ۔ بریلی پر مولوی مشفع احمد صاحب وکیل سکریٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بدایون و اعزگرامی جناب مولوی ایزد بخش صاحب و مولوی حاجی عندلیب بخش صاحب قادری ۔ مولوی سبحان بخش قادری ٹھیکہ دار محمد اسمٰعیل صاحب ۔ وغیرہ عابد میاں زاہد میاں کے ساتھ آگئے ۔ بچوں کو پیار کیا نعت خوانوں کی جماعت کو جانعزیز مولوی عبید الحق صاحب سلمہ لیکر آگئے تھے ۔ شرافت میاں بدایونی اوران تمام حضرات نے سامان اتروایا شب کا بقیہ حصہ اسٹیشن بریلی پر گذارکر

۱۹ مارچ ۸۳ء بدایون کی واپسی

بریلی سے ۶ بجے روانہ ہوکر ۹ بجے بدایون پہنچا ۔ اسٹیشن پر اہالیان شہر کا اکثر بیشتر حصہ موجود تھا ۔ سب سے معانقہ کرکے پا پیادہ شہر کے لئے ان تمام محبت کرنے والوں کے ساتھ روانہ ہوکر مکان پر کافی وقت صرف کرکے پہنچا ۔ نجارہ کی مسجد میں نوافل ادا کیئے ۔

مکان پر یہ تمام حضرات دیر تک رہے حضرۃ والدہ صاحبہ مدظلہا کی قدمبوسی سے شرف اندوز ہوا ۔ اوراسی دن اپنے سرکار اقتدار مآب رضی اللہ عنہ کے مزار پاک پر حاضر ہوکر سلام پیش کیا ۔

٭

مختصر احکامِ حج

وَلِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

حج کعبہ لوگوں پر اللہ کے لیے فرض ہے ہر اُس شخص پر جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو

ارکان دین میں سے اہم رکن حج ہے جو صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جو شخص صاحبِ استطاعت ہو کر بھی یہ فرض ادا نہ کرے۔ اُس کے بارہ میں حضرت امیر المومنین سیدنا مولا علیؑ سے مروی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص زاد و راحلہ کا مالک ہو کہ اُس کو بیت اللہ تک پہنچائے اور پھر بھی حج نہ کرے پس نہیں ہے فرق اُس میں کہ مرے وہ یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر"

ابتدائی احکام جس وقت حج کا ارادہ کرے تو سفر کا لباس پہنکر چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل یا ایہا الکافرون۔ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ۔ تیسری میں الحمد کے بعد قل اعوذ برب الفلق۔ چوتھی میں بعد الحمد کے قل اعوذ برب الناس اس کے بعد ذیل کی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ

اعزہ احباب و دوستوں سے اپنے قصوروں کی معافی چاہیے۔ حقوق العباد ادا کرے۔ جانے سے پہلے اہل و عیال کے لیئے اتنا چھوڑ جائے جو واپسی تک کافی ہو سکے چلتے وقت گھر والوں سے رخصت ہوتے ہوئے کہے۔ استودعکم اللہ الذی لا یضیع ودائعہ۔ سننے والے اس کے جواب میں کہیں اللہ کی سپرد کرتے ہیں۔ تیرا دین اور تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

مکان سے نکلکر جس وقت باہر آئے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ

گھر سے نکلکر اپنی مسجد میں دو رکعت نماز نفل پڑھے جس میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھو سواری میں بسم اللہ کہکر بیٹھے اور بیٹھنے وقت اللہ اکبر الحمد للہ سبحان اللہ ۳ بار لا الہ الا اللہ ایک بار اس کے بعد سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ پڑھے۔ جب کوئی شہر نظر آئے

تو کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔ جب شہر میں داخل ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا۔ سفر میں دیگر معمولات کے ساتھ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ صبح وشام پڑھتا رہے۔

حج کے اقسام

احرام باندھنے سے قبل ضروری ہے کہ حج کی اقسام معلوم ہو جائیں۔ حج کی تین قسمیں ہیں:-

(۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران

۱۔ اگر صرف حج کی نیت ہے تو اسے افراد کہتے ہیں اور ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

۲۔ اگر میقات پہنچکر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور مکہ معظمہ پہنچکر بعد ادائے عمرہ حج کا احرام باندھا تو تمتع ہے اور ایسا حج کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔

۳۔ اور اگر میقات پہنچکر عمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیت کرکے احرام باندھا تو اسے قران اور ایسا حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

خواہ ان تینوں قسموں میں سے کسی کی بھی نیت کرے حج ہو جائیگا۔ مگر حنفی علماء کے نزدیک افضل قران ہے پھر تمتع وافراد

اشہرِ حج

حج کے مہینوں ہیں شوال۔ ذیقعد اور دس روز ذی الحج کے ہیں۔ حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

حج کے فرائض

حج میں ذیل کی باتیں فرض ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) وقوفِ عرفہ (۳) دسویں تاریخ کو طواف کرنا۔ (۴) سعی کرنا

واجبات

مزدلفہ کا قیام۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ کنکریاں پھینکنا۔ سر کے بال منڈانا یا کتروانا ان واجبات کے ترک سے حج تو باطل نہ ہوگا۔ لیکن دم دینا لازم ہے۔

ممنوعات

جو امور بعد احرام ممنوع ہیں انہیں اجمالاً یہاں درج کیا جاتا ہے۔

بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا یا کھانا۔ خوشبودار میوہ وغیرہ سونگھنا۔ شہوانی باتیں کرنا ناخن کتروانا۔ صحبت کرنا۔ کسی جگہ کے بال صاف کرنا یا توڑنا۔ بدن سے میل دور کرنا۔ کنگھی کرنا۔ داڑھی یا بالوں میں جاویجا لڑنا۔ گالی گلوچ کرنا۔ قتل وخونریزی کرنا۔ شکار کرنا یا بتانا۔ شکار میں کسی کی مدد کرنا۔ اوندھے تکیہ پر سر رکھکر سونا۔ (البتہ بائیں اور کروٹ سے تکیہ پر سر رکھنا جائز ہے)

سر اور داڑھی خطمی وغیرہ سے دھونا بھی منع ہے۔ حمام کر سکتا ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ میل کچیل دور نہ کرے۔
خیمہ اور کجاوہ کے نیچے سایہ میں آنا جائز ہی مگر سر نہ لگے۔ کمر پہ ہیٹی باندھنا جائز ہے۔ انگوٹھی پہننا بھی جائز ہے
مذکورہ بالا ممنوعات ومحظورات سے بچتا ہوا اور تلبیہ یعنی لبیک کہتا ہوا دریا کا سفر کرتا ہوا جدہ
اترے اور اگر وقت میسر آئے تو جدہ کے مزارات پہ ایصالِ ثواب و فاتحہ پڑھنے جائے۔
مکہ معظمہ جس سواری سے بھی جائے راہ میں نمازوں کی پابندی کرتا رہے اور لبیک جاری رکھے
راستہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے۔ صدقات وغیرہ کرتا رہے۔ بلندی وپستی پر اترتے چڑھتے تلبیہ کہتا رہے

جنایات

جنایت سے مراد وہ کام ہیں جن سے احرام باندھنے کے بعد حج تک پرہیز کرنا لازم ہے۔ بشرطیکہ ان کا ارتکاب سہواً ہوا ہو۔ نہ قصداً۔ جس جگہ لفظ دم بولا جائے وہاں اس سے بکرے۔ بھیڑ کا ذبح کرنا۔ یا ساتواں حصہ گائے۔ یا اونٹ کا مراد ہے۔
سارا اونٹ یا ساری گائے سوائے دو جنایتوں کے واجب نہیں۔ ایک تو یہ اگر حالت حیض یا نفاس میں طواف زیارت کر لیا۔ دوسرے بعد وقوف عرفہ قبل حلق جماع کر لیا۔ صدقہ سے مراد نصف صاع گیہوں۔ یا ایک صاع جو فطرہ کی طرح مراد ہے۔ (یعنی ہندوستان کی تول سے حساب لنگ احتیاطاً ایک چھٹانک ۲ سیر۔
سلا ہوا کپڑا پہننا۔ زیادہ خوشبو لگانا یا خوشبودار چیز کا باندھنا خضاب کرنا دن و رات سر ڈھانکنا یا چہرہ ڈھانکنا۔ ان میں دم دینا ہوگا دن کے کچھ حصہ کے لیئے صدقہ ہی۔ حجامت بنواتے بغل بنوانے یا زیر ناف۔ بال مونڈنے۔ ناخن کاٹنے میں دم دینا ہوگا۔ بال ٹوٹنے کی صورت میں ہر بال کے لیے ایک مٹھی گیہوں دینا ہوں گے۔ جس نے طواف قدوم یا طواف صدر۔ جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کر لیا یا طواف فرض بے وضو کیا۔ تو دم دینا ہوگا۔ اگر قبل غروب آفتاب عرفات سے نکل گیا۔ تو دم دینا ہوگا۔ عمرہ کے واجب ترک کرنے سے دم دینا ہوگا۔ اگر طواف زیارت میں سے دو ایک پھیرے چھوٹ گئے تو دم دینا ہوگا۔ طواف الوداع یا طواف قدوم کے ایک یا دو یا تین جگہ ترک ہو گئے تو ہر جگہ کے عوض صدقہ فطر واجب ہوگا۔ اگر حج یا عمرہ میں حرم کے باہر جا کر کسی نے سر منڈا لیا تو دم دینا ہوگا۔ اگر محرم نے اپنی عورت کا بوسہ لیا یا شہوت سے ہاتھ لگایا۔ یا مباشرت کر بیٹھا خواہ انزال ہو یا نہ ہو دم دینا واجب ہو گیا۔
اگر کسی نے اپنے بڑے عضو جیسے ران یا پنڈلی۔ یا چہرہ پر خوشبودار چیز یا لگائیں عطر و زعفران کا استعمال کیا تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر پورے عضو سے کم پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا۔ اگر ناک کان وغیرہ

پر خوشبو لگائی تو صدقہ واجب ہوگا۔ خوشبودار تیل وغیرہ بھی سونگھنا مکروہ ہے۔ اگر تمام بدن پر ایک ہی مجلس میں خوشبو لگائی تو دم دینا واجب ہوگا۔ اگر متعدد مجلسوں میں لگائی تو علیحدہ علیحدہ دم دینا ہوں گے

سلا ہوا کپڑا جس طرح پہنا جاتا ہے۔ پہن لیا یا سر ڈھانک لیا۔ تو پورے دن یا پوری رات میں دم واجب ہوگا۔ ورنہ اس سے کم پر صدقہ دینا ہوگا۔ اگر سونے میں اتفاقیہ طور پر سر ڈھک جائے تو وقت کے حساب سے کفارہ دیا جائے۔

اگر کسی عضو کے بال اُکھاڑے تو اگر تین بال ہیں یا کم تو ہر عضو کے عیوض مٹھی بھر گیہوں دو اگر تین سے زیادہ ہیں تو پورا صدقۂ فطر ادا کرنا ہوگا۔ چوتھا سر یا چوتھائی داڑھی کے حلق میں پوری سر اور پوری داڑھی کا حکم ہوگا۔ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن یا دونوں ہاتھ پاؤں کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے سب ایک ہی مجلس میں کاٹے ہوں تو ایک ہی دم دینا ہوگا۔ اور اگر متعدد جگہوں پر کاٹے تو علیحدہ علیحدہ دم دینا پڑیگا۔ ممنوعات کے عنوان میں جو امور ہم درج کرآئے ہیں ان کے ارتکاب پر اپنی اپنی نوعیت کے ساتھ دم وغیرہ واجب ہوگا

میقات | جس جگہ سے حاجی کو مکہ معظمہ کے لیے بغیر احرام باندھے ہوئے جانا جائز نہیں اُسے میقات کہتے ہیں۔ میقات ممالک اسلامیہ کے مختلف ہیں۔

ہندوستانیوں کو یلملم کی پہاڑی کی سیدھ سے سمندر میں احرام باندھنا چاہیئے۔ یلملم آنے سے پہلے جہاز والے حاجیوں کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ اگر میقات سے بغیر احرام باندھے ہوئے آگے بڑھ جائیگا تو وہ گنہگار ہوگا۔ میقات سے اسی طرف احرام باندھنا افضل ہے۔ اِلّا یہ کہ محظورات میں پڑجانے کا اندیشہ ہو جو شخص میقات اور حرم کے بیچ میں رہتا ہو اُسے مکہ معظمہ میں بغیر احرام باندھے ہوئے جانا جائز ہے۔ مگر جو شخص عمرہ یا حج کو جائے اُسے بغیر احرام کے جانا حرام ہے۔ اُس کا میقات حد حرم ہے

جو شخص مکہ معظمہ یا حد حرم میں رہتا ہو اگر حج کرے اُس کے واسطے مسجد مکہ معظمہ سے احرام باندھنا مستحب ہے۔ اگر عمرہ کرے تو حِل یعنی حد حرم کے خارج سے احرام باندھکر روانہ ہو۔ اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔ اہلِ نجد کا قرن (نزد طائف) شامیوں کا میقات جُحفہ (مکہ معظمہ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے) عراقیوں کا ذات عرق (مکہ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے) مدینہ سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (جو مکہ سے ۲۴۷ میل پر واقع ہے۔

یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے جو جدہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے یہی مقام ہندوستانیوں کا میقات ہے۔ جہاز کے کپتان دوربین سے دیکھکر حجاج کو پہلے سے آگاہ کر دیتے ہیں۔

احرام کا طریقہ | جب احرام باندھنے کا قصد ہو تو مرد اولاً خط بنوائے۔ بغل اور زیر ناف بالوں

کو صاف کرے تمام ناخن ترشوائے۔ کلی۔ غرارہ کر کے منہ صاف کرے۔ ناک کو بھی خوب صاف کرے۔ وضو کر کے جسم پر حسب معمول تین بار پانی بہائے میل صاف کرے۔ داڑھی اور سر کے بالوں کو صابن سے صاف کرے۔ بدن بھی اچھی طرح صاف کرلے۔ غسل کر کے اولاً یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَسَدِیْ بِیَدِیْ فَطَھِّرْہُ مِنَ الْاَنْجَاسِ وَالْاَدْنَاسِ وَقَلْبِیْ بِیَدِکَ فَطَھِّرْہُ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس ۔ اس کے بعد نیت کر کے احرام باندھے۔

اسی طرح عورت کے لیے بھی غسل مسنون معمول کے مطابق ہے۔ مرد کے احرام میں صرف دو چادریں بے سلی ہونی چاہیئں۔ جو سفید ہوں تو بہتر ہے۔ ایک کو سر کھلا رکھکر شانوں سے اوڑھ لے اور دوسری کو تہ بند کی طرح ناف کے اوپر سے باندھ لے محرم کو چاہیے کہ ان دونوں میں پہلے سے خوب عطر لگائے اور اپنے بدن میں بھی خوشبو لگائے۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت سنت الاحرام پڑھ لے ورنہ نیت ہی پر اکتفا کرے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون۔ دوسری میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ پڑھے۔ سلام پھیر کر حج کی مذکورۂ بالا قسموں سے جس کا ارادہ ہو۔ اس کی نیت کرے اور لبیک کہنا شروع کرے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔

اگر اشہر حج سے پہلے سفر کرنے والا میقات سے گذر رہا ہو تو محض معمولی عمرہ کی نیت سے احرام باندھے۔ کیونکہ حج کا احرام ایسے زمانہ میں مکروہ تحریمی ہے اور تمتع کا زمانہ بھی نہیں ہے۔ تو قران بھی ناممکن ہے۔ اگر حج کے مہینے شروع ہو چکے ہیں اور کسی مجبوری سے قران کرنا نہیں چاہتا تو حنفیوں کے نزدیک افراد تمتع سے افضل ہے۔ لہٰذا تمتع کی نیت سے عمرہ کا احرام باندھے اور احرام کی نیت میں معتمر اور متمتع اس طرح نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی عمرہ کی نیت ہو تو کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔ اگر حج و عمرہ دونوں کا ارادہ ہو تو کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

نیت کے بعد تلبیہ بلند کرے۔ اب دسویں ذی الحج تک لبیک کہتا رہیگا۔ بلندی و پستی سواری کے چڑھنے قافلہ کے ملنے طلوع صبح اور ہر نماز کے بعد لبیک کہے۔

یہ اپنا چہرہ کھلا رکھیگا سر پر کپڑا وغیرہ رکھنا جرم ہے۔ غلاف کعبہ بھی سر پر لگانا جائز نہیں۔ البتہ غلاف

کے اندر سر لے جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ سر پہ نہ رکھے۔

عورتوں کے احکام | عورت مرد کی طرح حج کریگی۔ سر نہ کھولے چہرہ کھلا رکھے اور چہرہ اپس طرح کپڑا لٹکائے کہ چہرہ کو کپڑا نہ لگے[1]

عورت تلبیہ پکار کر نہ کہے وہ رمل و اضطباع نہ کریگی اور نہ کاندھوں کو اٹھا کر چلے گی۔ اور نہ سعی میں دوڑیگی۔ بلکہ اپنی معمولی چال سے چلے گی۔ اسے حلق کرنا نہ ہوگا۔ بلکہ ایک انگلی بال کاٹنا کافی ہوگا سلا ہوا کپڑا پہنے مگر زعفران کا رنگا ہوا ایسا ہو تو اُسے دُھوئے۔ موزہ اور زیور پہنے رہے گی۔

اگر ازدحام زیادہ ہو تو حجر اسود اور صفا و مروہ پر ایسے وقت میں جائے کہ مجمع کم ہو۔ دوگانہ بھی اسی طرح ازدحام میں مقام ابراہیم کے پاس نہ پڑھے۔ حیض کی حالت حج سے نہیں روکتی البتہ اس حالت میں طواف نہ کرے۔ اگر حیض کی وجہ سے ایام نحر موخر ہو گئے تو حرج نہیں۔ دم بھی واجب نہ ہوگا اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہ کی ہو۔ تو سعی کو بھی موقوف رکھے پاک ہونے کے بعد طواف کے ساتھ کرے جس کو احرام سے پہلے حیض آجائے وہ احرام باندھ دے۔ اور سوائے طواف اور سعی کے سب کچھ کرے۔ اگر حیض وقوف اور طواف زیارت کے بعد آئے تو طواف صدر ساقط ہو جاتا ہے اور دم واجب نہیں ہوتا۔ مگر جو توقف کرے اور پاک و صاف ہو کر طواف صدر کرے تو بھی حکم نفاس کا ہے۔

حدودِ حرم کی دعا و تحیۃ المسجد | حدود حرم میں تحیۃ المسجد پڑھنے کی جو عادت بنی ہوتی ہے اگر موقعہ ملجائے تو دوگانہ تحیۃ المسجد پڑھکر خضوع و خشوع کے ساتھ ذیل کی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِكَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اس کے بعد لبیک کہکر سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد پڑھکر درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد اپنے واسطے اور آبا و اجداد و دیگر اعزہ وغیرہ کے لیے دعا خیر کرے۔ اگر پاپیادہ نہ چل سکے تو مسجد حرام کی دوری کے لحاظ سے سواری پر سوار ہو جائے اور کمال ادب کے ساتھ داخل ہو اپنے گناہوں کا تصور کر کے عفو و مغفرت طلب کرے۔

مکہ معظمہ میں داخلہ کی دعا | حرم کے اندر کسی قسم کا شکار حتیٰ کہ گھاس اکھاڑنا کانٹے توڑنا بھی

---

[1] عورتوں کی نقابیں کراچی بمبئی پر مل جاتی ہیں جو شرع کے مطابق ہیں۔

حرام ہے۔ مکہ معظمہ کے قریب آجانے پر پیادہ پا ہو سے اور جس وقت آبادی مکہ معظمہ میں داخل ہو تو تلبیہ کے ساتھ ساتھ ذیل کی دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا

مسجد حرام پر نگاہ کے بعد کی دعا

جس وقت مسجد حرام پر نظر پڑے تو ذیل کی دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حرم شریف کا داخلہ

مکہ معظمہ میں داخل ہو کر بحفاظت اپنے سامان وغیرہ کے انتظامات سے فارغ ہو کر اور حاضری بیت اللہ شریف کے لیے غسل کر کے باب المعلیٰ سے داخل ہو۔ (اسی طرح عورت کو بھی غسل کر کے داخل حرم شریف ہونا چاہیئے۔

مسجد حرام کی دعا

مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے:- اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَادْخِلْنِيْ فِيْهَا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتَقْبَلَ عَثْرَاتِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ

جس وقت کعبہ مقدسہ کا غلاف نظر آئے تو کہے

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَيْتُكَ عَظَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ اَللّٰهُمَّ فَزِدْهُ تَعْظِيْمًا زِدْهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّزِدْهُ مَهَابَةً وَّزِدْهُ مِنْ بِرٍّ وَّكَرَامَةً۔ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ

طواف کی قسمیں

حج میں تین طواف ہیں۔ ایک مسنون دوسرا فرض جو رکن حج ہے اور تیسرا واجب۔ آفاقی مسجد حرام میں پہنچتے ہی جو طواف کریگا اسے طواف قدوم کہتے ہیں۔ علمائے احناف کے نزدیک یہ طواف مسنون ہے۔

مفرد و قارن دونوں کے لیے اس کا ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ مفرد کا یہ پہلا طواف حرم شریف میں پہنچکر طواف قدوم ہے۔ لیکن قارن پہلے عمرہ کا طواف کریگا۔ اس سے فارغ ہو کر طواف قدوم

کریگا۔ متمتع کے لیے طواف قدوم نہیں۔
دسویں۔ گیارہویں۔ بارہویں کو بعد قربانی وغیرہ جو طواف ہوتا ہے۔ وہ طواف زیارت ہے
اور مکہ معظمہ سے رخصت ہوتے وقت کے طواف کو طواف وداع کہتے ہیں۔

طواف کا طریقہ جب حاجی بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیا تو اب طواف کریگا جسکی مفصل صورت یہ ہوگی:۔
مرد طواف شروع کرنے سے قبل اضطباع کرے یعنی اپنی چادر کے سیدھے آنچل کو
داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے۔ داہنا ہاتھ پورا مونڈھے تک کھلا رہے اسے شریعت
میں اضطباع کہتے ہیں۔
جب اضطباع کرے تو حجر اسود کی سیدھی طرف رکن یمانی کی جانب اس طرح کھڑا ہو کہ سارا پتھر
اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے اس کے بعد یہ نیت کرے:۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي
نیت کے بعد کعبہ مقدسہ کو منہ کرکے اپنے داہنے سمت چلے جب سنگ اسود کا مقابلہ ہو۔ تو
ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہوں۔ اس کے بعد کہے:۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ۔
اس کے بعد حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں رکھکر بوسہ دے۔ اگر کثرت اژدحام کی وجہ سے
اس کا موقعہ نہ ملے تو ہاتھ سے حجر مطہر کو چھوکر اپنا ہاتھ چوم لے۔ اگر اس کا بھی موقعہ نہ مل سکے تو ہاتھوں
سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دیدے۔ شریعت میں اسے استلام کہتے ہیں اس کے بعد کہے:۔
اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس کے بعد در کعبہ کی طرف بڑھے اور خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لیکر طواف کرنا شروع کردے
اور پورا چکر کرکے حجر اسود کے پاس پہونچ جائے۔ یہ ایک چکر ہوگا جسے شوط کہتے ہیں۔ اسی طرح
سات پھیرے خانۂ کعبہ کے اردگرد کریگا۔ ہر پھیرے پر استلام کرنا مسنون ہے۔ جس وقت ساتوں چکر ختم
ہوجائیں تو مقام ابراہیم میں دو رکعت نفل ادا کرے۔
لیکن یہ یاد رہے کہ مرد پہلے تین پھیروں میں رمل کرتا ہوا چلیگا اور باقی چار پھیروں
میں آہستہ سکون و متانت کے ساتھ طواف کریگا۔

رمل رمل اس چال کو کہتے ہیں جو بہادر مجاہد کی ہو۔ یعنی تیز رفتاری کے ساتھ کاندھے
اچکاتا ہوا چلے۔ مگر قدم چھوٹے چھوٹے ڈالے۔ طواف کرتا ہوا جب باب کعبہ پر پہنچے تو یہ دعا

پڑھے:۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا البَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ العَائِذِینَ بِکَ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِکَ مِنَ النَّارِ

پہلے شوط کی دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ العَفْوَ وَالعَافِیَۃَ وَالمُعَافَاتِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ وَالفَوْزَ بِالجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔

طواف کرتا ہوا جس وقت دونوں رکنوں کے درمیان پہونچے تو کہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الجَنَّۃَ مَعَ الاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ العَالَمِیْنَ۔

اس دعا کو پڑھتا ہوا حجر اسود کے روبرو آئے۔ یہاں تک ایک شوط (پھیرا) ہوا سابق کی طرح دوبارہ ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہکر دوسرا شوط شروع کرے اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے پہنچکر کہے۔

دوسرے شوط کی دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا البَیْتَ بَیْتُکَ وَالحَرَمَ حَرَمُکَ وَالاَمْنَ اَمْنُکَ وَالعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ العَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الکُفْرَ وَالفُسُوْقَ وَالعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

تیسرے شوط کی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الاَخْلَاقِ وَسُوْءِ المَنْظَرِ وَالمُنْقَلَبِ فِی المَالِ وَالاَھْلِ وَالوَلَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ القَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ المَحْیَا وَالمَمَاتِ

چوتھے شوط کی دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ

عزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رب قنعني بما رزقتني وبارك لي فيما اعطيتني واخلف على كل غائبة لي منك بخير

پانچویں شوط کی دعا

اللهم اظلني تحت ظل عرشك يوم لا ظل الا ظلك ولا باقي الا وجهك واسقني من حوض نبيك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم شربة هنيئة مريئة لا نظمأ بعدها ابدا۔ اللهم اني اسئلك من خير ما سألك منه نبيك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واعوذ بك من شر ما استعاذك منه نبيك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم۔ اللهم اني اسئلك الجنة و نعيمها وما يقربني اليها من قول او فعل او عمل واعوذ بك من النار وما يقربني اليها من قول او فعل او عمل۔

چھٹے شوط کی دعا

اللهم ان لك علي حقوقا كثيرة فيما بيني وبينك وحقوقا كثيرة فيما بيني وبين خلقك اللهم ما كان لك منها فاغفره لي وما كان لخلقك فتحمله عني واغنني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك يا واسع المغفرة اللهم ان بيتك عظيم ووجهك كريم وانت يا الله حليم كريم عظيم تحب العفو فاعف عني

ساتویں شوط کی دعا

اللهم اني اسئلك ايمانا كاملا ويقينا صادقا و رزقا واسعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاكرا وحلالا طيبا وتوبة نصوحا وتوبة قبل الموت وراحة عند الموت ومغفرة ورحمة بعد الموت والعفو عند الحساب والفوز بالجنة والنجاة من النار برحمتك يا عزيز يا غفار رب زدني علما والحقني بالصالحين۔

دعائے ملتزم

اللهم يا رب البيت العتيق اعتق رقابنا ورقاب آبائنا وامهاتنا واخواننا واولادنا من النار يا ذا الجود والكرم والفضل والمن و العطاء والاحسان۔ اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة۔ اللهم اني عبدك وابن عبدك واقف تحت بابك ملتزم باعتابك متذللا بين يديك ارجوا رحمتك واخشى عذابك يا قديم الاحسان۔ اللهم

اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي وَتُصْلِحَ اَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُنَوِّرَ لِي فِي قَبْرِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِين۔

دعائے مقام ابراہیم

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي سُوَالِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي رِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِي اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِي مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَحَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ط

دعا حجر اسمٰعیل

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِي وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِي وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّي وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِكْرِي وَقِنِي شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَاَجِرْنِي مِنْهُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لَهٗ عَلَيَّ سُلْطَانٌ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

جب یہ محرم ساتوں پھیروں سے فارغ ہوکر آخر میں استلام حجر اسود کرکے طواف ختم کرلے تو ملتزم شریف کی طرف خاکساری وانکساری کے ساتھ بڑھے اور اپنا پیٹ اور سینہ اور داہنا رخسارہ اس سے مس کرکے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سر سے اونچا کرکے اسی دیوار پاک سے چمٹ جائے اور مذکورہ بالا دعائے ملتزم پڑھے اور دینی و دنیوی مقاصد کو خلوص کے ساتھ عرض کرے اور پھر یہاں سے بکمال ادب

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ پڑھتا ہوا مقام ابراہیم تک حاضر ہوجائے اور

یہاں کسی جگہ دو رکعت نماز واجب الطواف کی پڑھے سلام پھیر کر دونوں ہاتھ بارگاہ رب البیت میں اوٹھا کر مذکورہ بالا دعائے ابراہیم پڑھے اور اس کے بعد ادب میں ڈوبا ہوا بیر زمزم پہ آئے اور قبلہ رُخ کھڑا ہو کر یا تو خود کنوئیں سے زمزم نکال کر پیئے ورنہ کسی سے نکلوا کر تین سانسوں میں خوب سیر ہو کر پی لے اور ہر سانس میں کعبہ مقدسہ اور بیر زمزم کی طرف نگاہ ڈال کر پڑھے :۔

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

جب ما ر زمزم پی چکے تو یہ پڑھے :۔

اللھم انی اسئلك علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وعملاً صالحاً وشفاءً من کل داءٍ و سقم برحمتك یا ارحم الراحمین ۔

اس کے بعد حجر اسود کے پاس آکر استلام حجر اسود کا کرے اور استلام کے بعد ہی باب الصفا سے سعی کرنے کے لیے نکلے۔

واجبات وشرائط سعی امام اعظم حضرت سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سعی بین الصفا والمروہ واجب ہیں۔ طواف کی طرح اس کے بھی سات پھیرے ہیں سعی پاپیادہ قدموں سے چل کر ادا کی جائے ۔ بلا عذر سواری پر چڑھ کر ادا کرنے سے قربانی واجب ہوتی ہے ۔

(۱) اولاً نفس سعی ۔ (۲) چار یا چار سے زیادہ پھیرے کرنا ۔ (۳) ثالثاً پیادہ پا چلکر کرنا۔ (۴) رابعاً طواف کے بعد۔ اگر ان چار باتوں میں کمی نہ ہوئی تو سعی کی ادا سے فارغ ہو گئے۔ اگر کمی ہو جائے گی تو کفارہ لازم آئے گا۔

مستحبات وسنن (۱) باوضو جاپاک اور جسم پاک کے ساتھ ادا کرنا مستحب اور مسنون ہے۔
(۲) شروع صفا سے کرکے ختم مروہ پر کرے ۔
(۳) سعی کے درمیان دوڑے اور اُن کے ماسوا معمولی رفتار سے۔
(۴) اتنا بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آجائے۔
(۵) سات پھیرے پورے کرے ۔
(۶) سعی کے پھیروں کا سلسلہ قائم رکھے۔
(۷) ادھر اودھر نہ دیکھے ۔

مکروہات سعی (۱) صفا و مروہ پر نہ چڑھنا (۲) مقدار مسنون سے زیادہ چڑھنا ۔ (۳) مروہ

سے ابتدا اور اختتام صفا پر۔ (۴) دو ایک پھیرے چھوڑ دینا (۵) سعی میں نہ دوڑنا (۶) میلے کے ماورار مسافت میں دوڑنا۔

عورت کو سعی میں نہ دوڑنا چاہیئے بلکہ صفا سے مروہ تک معمولی رفتار سے جانا اُس کے واسطے سنت ہے۔

مقامات دعاء

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے دعا کی قبولیت کے لیے حسب ذیل مقامات ارشاد فرمائے ہیں

مطاف۔ ملتزم۔ بیت اللہ۔ میزاب رحمت کے نیچے۔ مقام ابراہیم۔ زمزم کے پاس۔ صفا۔ مروہ۔ سعی کی جگہ۔ منا میں۔ عرفات پر۔ مزدلفہ میں۔ جمرۃ الدری۔

مشہور مساجد

جن میں بعض بعض کی حالت موجودہ دور نجدیت میں تبدیل کردی گئی ہے۔ مسجد بوقبیس۔ مسجد الرایہ۔ مسجد الجن۔ مسجد الشجرہ۔ مسجد جبیاد۔ مسجد ذی طوی مسجد عائشہ۔ مسجد خیف (منا میں) مسجد بیت العقبیٰ (منا کے راستہ میں) مسجد انا اعطینا۔ (منا میں) مسجد الکبش۔ مسجد نمرہ (عرفات میں)

مقامات زیارت

مولد النبویہ شریف (جسے نجدی افراد نے مسمار کردیا ہے) دار ارقم شریف (جس کے اندر داخلہ ممنوع ہے) مکان حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضہ دار الخزران۔ مکان حضرت سیدنا صدیق اکبر مسجد انا اعطینا۔ جبل نور۔ غار حرا۔ جبل بوقبیس۔ مقام شق القمر۔ مسجد حضرت بی بی عائشہ۔ مکان حضرت مولا علی۔ بیر علی۔ جنت المعلیٰ۔ (مشہور قبرستان مکہ معظمہ۔ غار ثور۔ بیر طوی۔

سعی صفا و مروہ

باب الصفا سے صفا و مروہ کی سعی کے لیے نکلے۔

صفا و مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں اب یہہ پہاڑیاں زمین میں چھپ گئی ہیں۔ آج کل صفا و مروہ کے درمیان میں بہت بڑا بازار ہے جہاں ہر قسم کی اشیائ فروخت ہوتی ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں پہاڑیوں کے درمیان نشیبی وادی تھی جو سیلاب کی وجہ سے برابر ہوگئی۔ اس وادی کا نام مسعیٰ ہے اگرچہ اس وقت یہاں نہ وادی ہے نہ پہاڑی لیکن وہ عبادت بدستور باقی ہے باب الصفا سے نکلکر صفا پر اس قدر چڑھے کہ بیت اللہ

نظر آجائے گو وہ صفا کے قریب پہونچے تو یہ دعا پڑھے :-

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اس کے بعد کوہ صفا پر چڑھ کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰى مَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ۔

صفا سے اترتے ہی ذیل کی دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

سعی کا طریقہ یہ ہے کہ باب الصفا سے نکلکر درود پڑھتے ہوئے صفا تک آئیں یہاں پہنچکر سیڑھیوں پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ شریف نظر آجائے۔ دوسری یا تیسری سیڑھی پر چڑھنا ضروری نہیں بلکہ فعل عبث ہے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ جہاں سے خانہ کعبہ نظر آجائے اسی قدر چڑھیں۔ جب کعبۃ اللہ نظر آجائے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھائیں۔ اتنا بلند کریں کہ مونڈھوں کے مقابل ہوجائیں۔ دیر تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہنا چاہیئے کیونکہ یہ مقام مبارک محل اجابت ہے یہاں سے اتر کر مروہ کی طرف چلے۔

جب وادی یعنی مسعے کی ابتدا پر آئے تو دوڑنا شروع کرے یہاں مسعے ختم ہوجائے اب دوڑنا موقوف کرے اور مروہ تک معمولی رفتار سے چل کر آئے یہاں بھی دست بہ دعا ہو۔ یہ ایک پھیرا ہوا اب مروہ سے صفا کو واپس جائے یہ دوسرا پھیرا ہوا یہاں تک کہ ساتواں پھیرہ مروہ پر ختم کرے اسی کا نام سعی ہے مسعے میں ذیل کی دعا پڑھے۔

رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم

وادی کے بارہ میں جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں اب نشیب کی کوئی علامت باقی نہیں ہے اس کی ابتدا و انتہا پر ایک ایک پتھر نصب کردیا گیا ہے جس طرح میل کا نشان پتھر گاڑ کر بنا دیتے ہیں بالکل اسی طرح ایک پتھر ابتدا میں اور دوسرا انتہا پر لگا دیا گیا ہے۔ ایک کا رنگ سبزی اور دوسرے کا زردی مائل۔ ان دونوں پتھروں کو میلین اخضرین بھی کہتے ہیں۔ جس قدر فاصلہ ان کے درمیان ہے اُسے مسعے کہتے ہیں۔

مسافت صفا و مروہ | صفا اور مروہ کے مابین سات پھیروں میں دو میل سے کچھ زیادہ مسافت

ہو جاتی ہے۔ سعی و مروہ سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں حاضر ہو کر دو رکعت نماز ادا کریں۔ کیونکہ وہ مستحب اور مسنون ہے۔

اگر خالی عمرہ ہی کی سعی کرنا چاہتا ہے۔ یا متمتع ہے یا وہ قارن ہے۔ جو طواف العمرہ حسب مذکورہ بالا ادا کر چکا ہے۔ اور اس کے بعد ہی اب اُس کو سعی العمرہ بھی کرنا ضروری ہے تو ان سب کی نیت مذکورہ سے اِنْ اَسْعٰی مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ کے بعد سعی العمرہ کہنا واجب ہے۔

اور اگر صرف حج کی سعی کرنا چاہتا ہے مثلاً مفرد ہے۔ تو وہ طواف و سعی عمرہ کر کے بعد از حلق احرام سے خارج ہو جائیگا۔ اور دیگر معتمر و متمتع اس طواف و سعی عمرہ کے بعد پھر کے [illegible] حلق کراتے ہیں۔ احرام سے خارج ہو جائیگا اور اسی وقت سے سلے ہوئے کپڑے مرد [illegible] اور عورت احرامی پنکھا اتار کر نقاب کپڑے کی چہرہ پر ڈال لیں۔ البتہ قارن ۱۰ ذی الحجہ تک احرام میں رہیگا۔ اور اُس کے احکام ۱۰ ذی کو منیٰ میں حالت احرام سے باہر آنے کے شروع ہوں گے۔

معتمر و متمتع مفرد یا قارن ان سب کے ضروریات کہ مکہ معظمہ میں ۸ ذی الحجہ تک نفل طواف میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہیں۔

ساتویں ذی الحج لغایتہ ۱۲ ذی الحج

جس وقت ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ آئے تو یہ سب حجاج ظہر کے بعد مسجد حرام میں حاضر ہو کر شام تک حج کا خطبہ سنیں۔ جب ۸ دن تاریخ آئے۔ تو معتمر و متمتع جو طواف و سعی عمرہ کر کے احرام سے خارج ہو چکے تھے۔ نیت حج کر کے احرام باندھیں اور ۸ دن سے پہلے یہ احرام باندھنا افضل ہے۔ پھر بعد از احرام تلبیہ حج کا کریں۔ اگر حج سے پہلے ہی کی خاص ضرورت سے یہ لوگ سعی الحج کرنا چاہیں تو چونکہ ان کے لئے ایسا طواف کرنا مشروع نہیں ہے۔ لہٰذا ان کو چاہیئے۔ کہ بعد احرام حج کے منیٰ جانے سے پہلے مجبوری نفلیں طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کریں۔

پھر طواف الزیارت کے وقت رمل و سعی سے یہ لوگ مستغنی ہو جائینگے۔ حقیقتاً یہ مفرد کی ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بلحاظ افضلیت کے سعی الحج کو رمل طواف الزیارت پر مفرد میقاتی کی طرح اٹھا دیتے ہیں اور نفلی طواف کی خواہ مخواہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ بلکہ احرام حج باندھے ہوئے محظورات احرام سے بچتے رہیں۔ یہاں تک کہ منجملہ مناسک حج کے دسویں کو جمرۃ العقبہ۔ و ذبح و حلق سے فارغ ہو جائیں۔ پھر احرام اتار کر مسنونہ طریقہ پر طواف الزیارت کے بعد سعی الحج کریں۔ اور قارن و مفرد میقاتی اپنے اپنے سابق احرام سے حج کریں اُن کو جدید احرام کی ضرورت ہے۔

منیٰ کی روانگی | مکہ معظمہ سے منیٰ مشرق کی جانب ایک میدان ہے۔ جہاں اب بکثرت مکانات بن گئے ہیں۔ سرکار ابد قرار روحی لہ الفداء کے زمانہ میں منیٰ ایک میدان ہی تھا۔ بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور کے واسطے مکان تعمیر کرنے کی اجازت چاہی۔ مگر آپ نے پسند نہ فرمایا۔

مسجد خیف | اسی مقام پر دامن کوہ میں ایک مسجد بنی ہے۔ جس کا نام مسجد خیف ہے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور نے اسی مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ مسجد میں کافی وسعت ہے۔ فرش وغیرہ خام ہے۔ بہت سے انبیاء کی مقدس قبریں یہاں بھی بتائی جاتی ہیں۔

احکام | اگر مسجد میں جگہ نہ ملے۔ تو مسجد خیف کے قریب ٹھہرے۔ ظہر و عصر۔ مغرب و عشا بھی کی مسجد خیف میں پڑھنا زیادہ اولیٰ ہے۔ خصوصاً عشا اور فجر جماعت سے منیٰ میں پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ ۸ ویں تاریخ کی صبح کو منیٰ میں پہنچ جانا سنت ہے۔ یہاں حاضر ہو کر صبح کی کوئی عبادت معین نہیں ہے۔ صرف نویں کی صبح تک قیام کرنا ہی عبادت ہے۔ اگر کسی وجہ سے مکہ معظمہ سے ۸ ویں کو بعد نماز فجر نہ چل سکا ہو تو ظہر سے قبل منیٰ پہنچ جانا ضروری ہے۔ تاکہ ظہر سے فجر تک کی نمازیں منیٰ میں پڑھ سکے۔

کثرت درود شریف اور تلاوت قرآن پاک اور دوسرے اشغال الٰہی میں مصروف رہے۔ یہاں اپنے اعزہ وغیرہ کے لئے دعائیں مانگتا رہے۔ جسوقت منیٰ نظر آئے۔ تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ۔

دن رات اوراد و وظائف وغیرہ میں بسر کرے

وقوف عرفات | نویں کی صبح کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کیلئے روانہ ہو جائے۔ اثنائے راہ میں لاحاصل باتوں سے احتراز کرے عرفات ایک وسیع میدان ہے جس کے ہر سمت کثرت سے پہاڑیاں واقع ہیں۔ وسط میں جبل رحمت واقع ہے۔ نویں کو یہاں کا قیام رکن حج میں داخل ہے۔ جسوقت جبل رحمت نظر آئے تو لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لبیک الخ کہتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ذیل کی دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

بہتر یہ ہے کہ ظہر سے قبل عرفات میں اگر ممکن ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کرے

اور قیامگاہ سے مسجد نمرہ کے لئے روانہ ہوا مسجد نمرہ میں بخلوص و حضور قلب حاضر ہو جائے حتی الامکان اگر جگہ مل جائے۔ تو ایسی جگہ بیٹھے جہاں امام کے خطبہ کی آواز آجائے۔ اس مسجد میں خطبہ جمعہ کی طرح امام دو خطبے پڑھیگا۔ ان کو سنئے۔ بعد خطبہ تکبیر فریضۂ ظہر کی ہوگی۔ اور امام نماز کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس کے ساتھ ظہر پڑھے۔

فرض کا سلام پھیرتے ہی معاً دوسری تکبیر عصر کی ہوگی۔ امام عصر کی نماز پڑھائیگا۔ فوراً کھڑے ہو کر عصر پڑھے۔ اس درمیان میں کوئی سنت ونفل نہ پڑھی جائیں گی۔ آج ظہر وعصر کے فرض بلا فصل ادا کرینگے۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان صرف تکبیر ہوگی۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ شریک نہ ہوا تو اُسے ظہر وعصر جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ عصر کی نماز قبل از وقت صرف اس صورت میں جائز ہے۔ کہ نویں ذی الحجہ ہو۔ عرفات کا مقام ہو۔ نماز جماعت کے ساتھ ہو۔

جماعت کا امام امیر المومنین یا اُوسکا نائب ہو۔

عورتوں کو خطبہ سننے اپنی جگہ سے جا کر مردوں میں ملکر بیٹھنا ممنوع ہے ان کے لئے یہی حکم ہے کہ عرفات میں تنہا نماز پڑھیں اور خدا کی یاد کرتی رہیں۔

جن لوگوں نے امام کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں وہ ظہرین پڑھتے ہی وہاں سے اٹھیں اور جبل رحمت کی طرف آئیں۔ امام بعد نماز موقف کو روانہ ہوگا یہ جگہ جبل رحمت کے قریب ہے۔ سیاہ پتھر کا فرش جہاں بچھا ہوا ہے وہاں حضور کا مصلے ہے۔ امام اس جگہ آکر پڑھیگا فی الامکان امام سے قریب آکر پڑھے اگر یہ بات میسر نہ ہو تو سارا میدان عرفات موقف ہے۔ الا جہاں جگہ پائے۔ وہاں کھڑا ہو جائے اگر تکلیف واژدہام سے خوف کھاتا ہو تو اپنی قیامگاہ میں رہکر شام تک تلبیہ تسبیح۔ تہلیل۔ تلاوت قرآن پاک وغیرہ میں مصروف رہے۔ فی الامکان یہاں کا سارا وقت عبادت وذکر الٰہی میں غروب آفتاب تک گذارے۔ بہتر تو یہی ہے کہ موقف جیسے مبارک مقام کی حاضری کی جس طرح بھی ہو کوشش کرے اور اس رحمت کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اور غروب آفتاب تک جس قدر عجز وانکساری سے ہو سکے۔ توبہ وغیرہ میں گذارے۔

بعض لوگ غروب آفتاب سے قبل مزدلفہ چلے جاتے ہیں۔ یہ ان کی بدنصیبی وجہالت اور خلاف سنت ہے۔

عرفات کے دن کے بہت سے فضائل احادیث میں مرقوم ہیں۔ اس دن شیطان کو ذلت وخواری نصیب ہوتا۔ اس دن رب العالمین کی رحمت گنہگار بندوں سے قریب تر ہو جاتی ہے۔ خدا جب اپنے

بندوں کی لبیک کی صدائیں و اس لباس کہ وہ سر برہنہ ہیں) سنتا ہے تو فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو۔ میں نے انہیں بخش دیا۔

مختصر یہ ہے کہ اس دن گناہوں سے خلوص کے ساتھ دین و دنیا کی دعا مانگے قبول ہوگی۔

وقوف مزدلفہ

جب آفتاب غروب ہو جائے ۔ تو بغیر نماز مغرب پڑھے ہوئے عاجزی کے ساتھ مزدلفہ کے لئے روانہ ہو۔ مزدلفہ شریف تک پہنچتے پہنچتے مغرب کا وقت ختم ہو جائیگا لیکن آج کے دن حاجیوں کے لئے مغرب کا وقت یہی ہے کہ مزدلفہ کی مشعر حرام میں پہنچکر بغیر تکبیر واقامت اور بغیر سنتوں کے فرض مغرب پڑھے ۔ امام کی معیت کی یہاں شرط نہیں ہے ۔ تنہا اور جماعت دونوں طرح پڑھ سکتا ہے ۔ پہلے مغرب اور اس کے بعد عشا پڑھے ۔

نماز سے فارغ ہو کر مشعر حرام شریف میں رات بھر جس قدر عبادت ممکن ہو سکے کرتا رہے ۔ یہاں سے ۴۹ کنکریاں جو چھوٹے چنے کی برابر ہوں چن لے ۔ احتیاطاً اگر زیادہ لے لے تو اچھا ہے ۔ ممکن ہے کوئی کنکرہ گر جائے ان کنکروں کو خوب صاف کرلے ۔

۱۰ ذی الحجہ کی فجر بھی آج بہت اول وقت اندھیرے میں ادا کیجائیگی ۔ اس لئے صبح صادق سے قبل بیدار ہونا چاہئے ۔ بعد نماز خضوع وخشوع کے ساتھ ذیل کی دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مُزْدَلِفَةُ وَجَمْعٌ جُمِعَتْ فِيْهَا قُلُوْبًا مُؤْتَلِفَةً فَاَلِّفْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاٰمَنَ بِكَ فَهَدَيْتَهٗ ۔ پھر جو بھی دعا مانگے قبول ہوگی ۔ اس کے بعد طلوع سے قبل ہی منا کیلئے روانہ ہو جائے ۔ راستہ بھر تلبیہ وتسبیح میں مشغول رہے ۔ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان میں وادی محسر بائیں ہاتھ کو مزدلفہ سے منے جاتے ہوئے آئیگا ۔ یہاں سے تیزی کے ساتھ گزرنے کا حکم ہے ۔ کیونکہ ابرہہ جب خانۂ کعبہ پر حملہ آور ہوا تو وہ اسی وادی میں ٹھیرا تھا ۔ اور یہ جگہ عذاب نازل ہونے کی تھی اس لئے وادی سے بعجلت نکل جانا چاہئے جب یہ وادی ختم ہو جائے ۔ تو معمولی رفتار سے منے جائے ۔ وادی محسر جب سامنے آئے تو ذیل کی دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

منیٰ کا قیام اور اس کے احکام ۱۰ ذی الحجہ

جب منیٰ پہنچ جائے تو عجز وانکساری کے ساتھ یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى اَتَيْتُهَا وَاَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمُرْدَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ ۔

آج دسویں تاریخ کو منی پہنچکر بالترتیب تین عبادتیں ادا کی جائیں گی۔ رمی جمرہ عقبہ (جسے عرف عام میں بڑا شیطان کہتے ہیں) شکرانہ حج کی قربانی۔ حلق یعنی سر منڈانا یا کترانا۔

رمی کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر ان ۴۹ کنکریوں میں سے ۱۰ ویں تاریخ کو منی میں اترنے کے بعد سات کنکریاں لیکر جمرہ عقبہ پر جائے۔ اور ایک ایک سنگریزہ سات مرتبہ میں جمرہ عقبہ پر پھینکے۔ ہر سنگریزہ پھینکتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَجْمًا لِّلشَّیْطَانِ وَحِزْبِہٖ رِضًی لِّلرَّحْمٰنِ وَلُطْفَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اس تاریخ پر جسوقت پہلی کنکری پھینکے۔ لبیک کہنا موقوف کردے۔ کیونکہ اب تلبیہ کا وقت گذر گیا۔ اس تاریخ کی رمی قبل زوال ہی مسنون ہے تاکہ اس کے بعد ذبح و حلق میں تعجیل ہو سکے۔ رمی کے بعد متمع اور قارن کو دم شکر کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ استطاعت رکھتا ہو ورنہ بمصداق فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔ یہ دس روزے اس ترتیب سے رکھے کہ تین روزے ایام حج میں جس کا آخری دن نویں ذی الحج ہے۔ پھر سات روزے بعد فراغ حج مکہ شریف ہی میں یا واپس پر وطن میں۔ البتہ مفرد پر شکر کی قربانی واجب نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اگر حاجی کسی طرح کا ذبیحہ کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی رمی کے بعد کرنا چاہئے۔

رمی کرتے ہی قربانگاہ آئے اور یہاں آکر دم شکر کرے۔ قربانی کرتے وقت بہتر یہ ہے کہ نیت میں تمتع یا قران کا بھی نام لے لے۔ دم شکر کے گوشت کو تھوڑا تصدق کر کے خود بھی کھا سکتا ہے اور امیر و غریب سبکو کھلا سکتا ہے۔

قربانی کی دعا

جانور ذبح کرتے وقت ذیل کی دعا پڑھے۔
اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اس کے بعد ہی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔

ذبح کرنیکے بعد دعا

ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ھٰذَا النُّسُکَ وَاجْعَلْھَا قُرْبَانًا لِّوَجْھِکَ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ اِلَیْھَا۔ اگر اژدہام زیادہ ہو تو یہ حاجی وکیل وغیرہ کے ذریعہ سے قربانی کرا سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی سر منڈائے یا بال کتروائے۔ عورت کیلئے بجائے حلق کے انگلی کے پور کے برابر بال کتروانا کافی ہے۔

مفرد باوجود عدم وجوب قربانی اگر کرنا چاہتا ہے۔ تو اولاً رمی اُس کے بعد قربانی پھر حلق۔
طواف الزیارت جو آخر رکن ہے۔ بعد حلق کیا جائیگا۔
حلق کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ قربانی سے فارغ ہوکر رو بقبلہ ہو جائے اور سارا سر منڈائے
حلق مسنون ہے۔ اگر کتروانا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے. حلق یا تو داہنی طرف سے شروع کرے
حلق کے وقت خاموش نہ رہے۔ بلکہ تکبیر و تہلیل کرتا رہے۔ اپنے اور سب مسلمانوں کے واسطے دعا کرتا رہے
جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں، اُسے بھی سارے سر پر استرا پھروانا چاہیئے۔ حلق کے بعد ناخن کتروائے
حلق کے بعد ناخن اور بال زمین میں دفن کردے۔ ایام نحر میں عید کی قربانی بجز اہل مکہ کے کسی حاجی
پر واجب نہیں۔ یہاں جو لوگ ہیں وہ مسافر ہیں اور مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ اور عید کی
نماز بھی واجب نہیں۔
حلق کے بعد تمام محظورات احرام حاجی پر حلال ہو جائیں گے۔ عورت بجائے احرامی پنکھے
کے کپڑے کی نقاب منہ پر ڈال سکیگی۔ مگر شوہر کی خلوت میں رہنا طواف الزیارت تک اُسے مباح نہ ہوگا
مرد اپنے سلے ہوئے کپڑے حلق وغیرہ کے بعد پہن سکیگا۔ عورت سے خلوت طواف الزیارت
کے بعد درست ہوگی۔

طواف الزیارۃ طواف الزیارت کا طریقہ یہ ہے کہ دسویں کی ظہر مکہ معظمہ میں پڑھے نماز کے بعد
طواف الزیارت کیا جائے۔ اور یہ اُس صورت میں ممکن ہوگا جبکہ مزدلفہ سے
آتے ہی زوال سے پیشتر منا میں رمی و ذبح وغیرہ کرتے ہی احرام اُتار کر طواف کیلئے مکہ معظمہ آجائے
اگر کوئی خاص عذر ہو تو یہ حاجی ۱۰۔۱۱۔۱۲ کے اندر جب چاہے مکہ معظمہ ہوکر طواف الزیارۃ کرجائے۔
منیٰ ہیں۔ اسے لیکر بارہویں کی رمی جمار تک ٹھہرنا ضروری ہے. جو زوال کے بعد اور غروب
سے پہلے اس دن تاریخ کو ہو جاتی ہے. حاجی غروب سے پہلے بارہ کو مکہ معظمہ پہنچ جائے اور اگر ۱۲ کو
غروب تک منیٰ میں ٹھہر گیا تو اب اُسے ۱۳ تاریخ کو حسب معمول بعد زوال رمی جمرات ثلثہ کرنا ہوگی
۱۰ تاریخ کو جمرۂ اولی پر سات کنکریاں مارے اور ۱۱ تاریخ کو بعد زوال ۷ کنکریاں پہلے
بڑے شیطان کو مارے۔ اور ۷ منجھلے شیطان کو اور ۷ چھوٹے کو اس طرح ۲۱ کنکریں ماری جائینگی
۱۱۔۱۲۔ تاریخ کو چھوٹے شیطان سے شروع کرکے بڑے شیطان پر ختم کرے۔

رمی کا طریقہ مستحب طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے اس طرح کھڑا ہو کہ منیٰ
داہنے ہاتھ اور کچھ بائیں ہاتھ پر منہ جمرہ کی طرف کرے کنکری کو پھینکنے سے قبل

دھوئے اچھی طرح ہاتھ اٹھا کر پھینکے اور اتنا ہاتھ اٹھائے کہ بغل کھل جائے۔ اس انداز سے کنکری کو پھینکے کہ وہ جمرہ پر جا کر گرے۔ جنس کنکری پھینکنا مکروہ ہے۔ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکری بنانا مکروہ ہے۔ سات سے زیادہ پھینکنا مکروہ ہے۔ سے پے درپے کنکریاں نہ پھینکنا بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح جہت کے خلاف رمی کرنا بھی مکروہ ہے۔

کنکری ٹھیک جمرہ پر جا کر لگے جمرہ کے پاس ڈال دینا بھی مکروہ ہے۔ اگر کسی شخص نے ان ایام میں دن کے وقت رمی نہ کی تو رات میں کرے اگرچہ یہ مکروہ ہے۔ اور اگر دن و رات میں کسی وقت نہ کر سکا تو دوسرے دن قضا کرے۔ اگر تمام ایام نحر میں نہ کر سکا تو تیرھویں کو آفتاب غروب ہونے سے قبل سب دن کی قضا کرے۔ سارے ایام نحر کی رمی ترک کرنے سے دم دینا واجب ہو گا۔ کسی ایک دن کے ترک پر بھی دم دینا واجب ہو گا۔ اسی طرح ۱۰ تاریخ کی رمی ترک ہونے پر دم واجب ہو گا۔ گیارہویں بارھویں کے دو جمرے رمی سے چھوٹ جانے پر دم واجب ہو گا۔

طواف الزیارۃ

۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - کی رمی کے بعد حاجی مکہ معظمہ کیلئے نہا دھو کر روانہ ہو۔ اور ذیل کے الفاظ نیت پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ۔ جنت المعلیٰ کے قریب محصب آئیگا یہاں اتر کر اپنے لئے اور شیوخ۔ اعزہ کے واسطے دعا مانگے۔ خانہ کعبہ میں حاضر ہو کر بلا اضطباع سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف دستور ماسبق کے مطابق کرے۔ اور ۲ رکعت نماز مقام ابراہیم پر آ کر قل یا اور قل ہو اللہ کے ساتھ ادا کرے۔

البتہ معتمر و متمع اس طواف کے شروع تین پھیروں میں رمل کرینگے۔ اور قارن بلا رمل و سعی کے طواف کریگا۔

طواف وداع

طواف وداع آفاقی پر واجب ہے جس میں نہ اضطباع ہے اور نہ رمل اور نہ سعی کرنا۔ صرف طواف کرنا ضروری ہے اور مذکورہ بالا صورت کے ساتھ نیت کر کے حجر اسود کے پاس آ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ والحمد للہ الخ کہکر حجر اسود کا استلام کرے سا توں چکر پورے کرے اس کے بعد حجر اسود کو بوسہ دے اس کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت حسب سابق پڑھے اور پھر زمزم پر آ کر آب زمزم پئے۔ وہاں سے ملتزم پر آ کر چمٹ جائے اور دعا مانگے اور پھر حجر اسود کو آخری بوسہ دے۔ اور روتا ہوا ذیل کی دعا پڑھے۔

یَا یَمِیْنَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۔ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا اُوْدِعُکَ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃَ لِتَشْھَدَ لِیْ [illegible]

عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَاُشْھِدُ مَلٰٓئِکَتَکَ الْکِرَامَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اب حاجی مکہ معظمہ سے روتا ہُوا جدا ہو اور عرض کرے۔ کہ رب البیت پھر یہ سعادت نصیب کرے۔

مکہ معظمہ کے قیام میں حتی الامکان کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔ ضرورت مند اور دوسرے فقراء کی جسقدر ہی ممکن ہو۔ خدمت انجام دیتا رہے۔ اور فقراء کو تقسیم کرتا ہُوا مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو۔

روانگی مدینہ منورہ

اور پورے ادب و احترام سے تمام منازل نماز وغیرہ کی پابندی کے ساتھ گذارے اور ہر منزل پر جو غربا و فقرا ملیں انہیں صدقہ دے اور یہ تصور کرے کہ میں کعبہ کے بھی قبلہ و کعبہ کے آستانہ معلےٰ پہ حاضر ہو رہا ہوں۔ اُس کے دربار میں حضوری ہو رہی ہے جنہوں نے کعبہ کی قسمت کو بھی چار چاند لگا دئیے جو سبب تخلیق انسانیت ہیں۔ جو کہنے کیلئے سب سے آخر ہیں۔ لیکن مرتبہ میں سب سے اول ہیں اور تمام نبیوں کے قائد ہیں۔ آستانہ پاک کی حضوری کے لئے سراپا ادب بجائے۔ بہتر تو یہی ہے کہ اگر آسانی سے ممکن ہو تو حدود مدینہ منورہ میں پہنچکر پیادہ پا ہوئے اور جسوقت قبۂ اطہر نظر آئے تو پورے سوز و گداز کے ساتھ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہے۔ اور حضور انور کا تصور قائم کرے۔ اترتے ہی اپنے قیام گاہ پہ حاضر ہو کر غسل وغیرہ سے فارغ ہو اور خوشبو لگا کر آستانہ معلےٰ پر حاضری کیلئے روانہ ہو۔ جسوقت مسجد نبویہ کے دروازۂ پاک پہ پہنچے تو سر نیاز جھکا کر ادب کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھے اور چند لمحات توقف کر کے اجازت داخلہ حاصل کرلے۔ اور داہنا پاؤں بڑھا کر بکمال ادب داخل ہو اور در و دیوار یا نقش و نگار پر نظریں ڈالنے کی بجائے گردن جھکائے ہوئے بارگاہ عالی میں حاضر ہو۔

مسجد اقدس میں پہنچکر دوگانہ تحیتہ المسجد پڑھے جس میں قل یا اور قل ہو اللّٰہ احد پڑھے اگر محراب النبی میں یہ دوگانہ ادا کیا جائے تو بہت مناسب ہوگا۔ دوگانہ تحیتہ المسجد پڑھنے کے بعد سراپا ادب بنا ہُوا آقائے کونین کے مواجہہ شریف کیلئے حاضر ہو۔

یہ حضوری بالکل ایسی ہی ہے جیسے حضور انور کی جماعت میں تھی۔ علما اس پر متفق ہیں کہ آپ [illegible] اپنی امت کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور امت کی حالت ذہنیت اور ارادوں تک سے بخوبی واقف [illegible]

سر کو اپنے آقا کے حضور جھکاتے ہوئے حاضر ہو کر شہنشاہ کونین کے مواجہہ شریف میں کھڑے ہو کر عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِيْ يَوْمِ الْمَشْهُوْدِ۔ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مواجہہ شریف میں سلام عرض کر کے اپنے داہنیں ہاتھ کی طرف ہٹ کر حضرت سیدنا امیر المومنین جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اس کے بعد ایک ہاتھ اور ہٹ کر بارگاہ فاروقی میں ذیل کا سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِی الْخُلَفَاءِ
تَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر اپنے بائیں ہاتھ کو شلکر دونو خلفاءؓ کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہو کر جنت کی کیاری میں حاضر ہو کر منبر اقدس کے قریب حاضر ہو کر دعا مانگے۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو۔ تو دو رکعت نماز نفل پڑھکر دعا مانگے۔ اسکے بعد آٹھ ستونوں کے پاس جنہیں اسطوانات رحمت کہتے ہیں۔ حاضر ہو وہاں پہنچکر بھی مناجات کرے۔ ہر ستون پر علیحدہ علیحدہ نام کندہ ہیں۔ نام نہ معلوم ہوں۔ تو اپنے مزدور صاحب سے دریافت کریں۔ وہ علیحدہ علیحدہ ہر ستون کی زیارت کرا دینگے

محراب النبی صلے اللہ علیہ وسلم جہاں حضور پاک نے آخر وقت امامت فرمائی۔ وہاں ادباً حاضر ہو کر نوافل پڑھے

منبر شریف جس پر آپ نے خطبہ ارشاد کیا۔ اوسے ہاتھ لگاکر آنکھوں بدن کو لگائیے۔

ضروریات انسانی کے علاوہ جسقدر بھی وقت میسر آئے حضوری میں صرف کرے۔ تلاوت کلام پاک کثرت درود مراقبہ میں گزارے۔ ہر نماز مسجد نبویہ میں ادا کرے۔

مسجد نبویہ کے تمام حصے زائر کیلئے متبرک ہیں۔ اصحاب صفہ جہاں فقر و کش ہوتے تھے۔ وہ چبوترہ بھی ہنوز موجود ہے جہاں اب قرار کے فراش صاحبان تشریف فرما ہوتے ہیں۔ یہاں بھی حاضر ہوکر تلاوت کلام پاک اور درود شریف کا ذکر کرے۔

حتے الامکان ریاض جنۃ میں جماعت کیساتھ نماز ادا کرے۔ اگر یہ سعادت ہر وقت نصیب نہ ہو تو مسجد نبویہ میں جہاں جگہ ملے۔ نماز ادا کرے۔

چالیس نمازیں مدینہ طیبہ میں ادا کرنی ضروری ہیں۔ مدینہ طیبہ کے قیام میں اکثر و بیشتر وقت اذکار عبادات میں صرف کرے۔ غربائے مدینہ منورہ کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے جس قدر ہو سکے اعانت کرتا رہے۔

مدینہ طیبہ کی مساجد و دیگر آثار شریفہ مسجد نبویہ کے علاوہ ذیل میں وہ مساجد درج کی جاتی ہیں جنہیں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم

نے نمازیں پڑھی ہیں۔

مسجد قبا مسجد جمعہ مسجد فتح معروف بمسجد الشمس مسجد بنی قریظہ مسجد بنی ظفر مسجد الاجابہ مسجد سائلہ مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد بنی حرام مسجد قبلتین مسجد السقیا مسجد الرایہ مسجد حضرت ابوبکر صدیق مسجد حضرت عمر فاروق مسجد حضرت سیدنا علی۔ یہاں دوگانہ نوافل ادا کرے۔ اور دعا مانگے

جنت البقیع اور اُحد شریف جنت البقیع اور احد شریف کے مزارات کی تفصیلات روزنامچہ کے صفحات میں آگئی ہیں۔ یہاں صرف بقیع شریف کی حاضری میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کو درج کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جنت البقیع میں پنجشنبہ کے دن حاضری دیجائے اگر یہ نہ ہو سکے تو جس دن چاہے حاضر ہو۔ حاضری کے وقت یہ تخیل رہے کہ ان محترم ومقدس احباب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضور میں جا رہے ہیں جنہیں سرکار ابدقرار کی زیارت کا موقعہ نصیب ہوا جن سے خدا راضی ہو گیا اور جو قطعی جنتی ہیں انبیاء کے بعد جن کے برابر کسی کا رتبہ نہیں سب سے پہلے حضرت سیدنا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار پاک پر حاضر ہو کر عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْهُ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمٰنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِہٖ وَسَاجَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کے بعد حضرت سیدنا ابا سعید خدری رض کے مزار پاک پر حاضر ہو کر عرض کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَاوِیَ اَحَادِیْثِ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ النَّبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی اَفَاضَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس کے بعد حضرت فاطمہ بنت اسد رض اور اس کے بعد حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ اور اس کے بعد شہدائے بقیع۔ پھر حضرت سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت سیدنا نافع شیخ القرا پھر حضرت سیدنا امام مالک۔ پھر حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رض پھر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم۔ اس کے بعد حضور کی بنات اور یہاں سیدنا عباس رضؓ کے مزارات پر سلام و ایصال ثواب کرتا ہوا حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراءؓ پر حاضر ہو کر عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اس کے بعد حضور کے عمات کے مزارات پر جا کر سلام پیش کرے اور ایصال ثواب کرے اس کے بعد حضرت سیدنا اسمعیل بن جعفر صادق رضؓ اور اس کے بعد سیدنا عبداللہ والد بزرگوار کے مزار پر۔ یہاں سے سیدنا مالک انصاری۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیر حمزہ رضؓ اس کے بعد دوسرے شہداء احد کے مزارات پر۔ احد شریف کے مزارات پر فاتحہ و ایصال ثواب کر کے جس جگہ آپ کا دندان مبارک شہید ہو کر دفن ہوا وہاں جائے اس جگہ قبہ تھا وہ توڑ دیا گیا۔ یہاں سے کوہ احد پر چڑھے اور احد کی گھاٹی پر پہنچکر حضور انور کی بارگاہ عالی میں سلام پیش کرے۔ احد شریف پر ایک چھوٹا سا درہ ہے وہاں سے گنبد خضرٰی سامنے نظر آتا ہے۔

احد شریف سے سرکار کو خاص الفت تھی۔ یہاں کے پتے یا گھاس بلا تمیز خواہ او لگا کچھ نہ کچھ کھائے اس کے بعد مسجد قبلتین میں حاضر ہو کر دوگانہ پڑھے۔

مدینہ طیبہ کے مشہور و متبرک کنوئیں

ذیل میں ان کنوؤں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہیں کسی کا پانی حضور نے پیا کسی سے حضور نے غسل کیا کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ بیر خاتم (مسجد قبا کے سامنے اور متصل ہے) بیر اریس۔ بیر غرس۔ بیر رومہ۔ بیر بضاعۃ۔ بیر بصہ

اس موجودہ دور حکومت میں آثار شریفہ کی شدید بے حرمتیاں کی گئیں۔ عام طور پر ان کنوؤں یا مساجد کا علم بھی صحیح طریقہ سے نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ خاص خاص متردین سے معلومات حاصل نہ کئے جائیں۔

حتی الامکان مدینہ طیبہ کے قیام میں اپنی توجہ صرف بارگاہ رسالت کی طرف منعطف رکھے دوسرے امور سے احتراز کرے اور جبکہ واپسی کا عزم قائم ہو جائے تو تاجدار عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آستانہ معلے پر گریہ وزاری سے آخری سلام پیش کر کے وطن کے لئے رخصت ہو۔

ضروری اور متفرق ہدایات

۱۔ حجاز مقدس میں ہر ملک و حکومت کے سکوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جگہ جگہ صراف لوگ

بیٹھے رہتے ہیں جس سکہ کو تبدیل کرنا ہو وہ اپنا حق وضع کرکے باقی رقم حوالہ کر دیتے ہیں۔

۲ ۔ ہر قسم کی اشیاء بازاروں میں ملجاتی ہیں قیمت بھی بہت زیادہ نہیں لیجاتی۔

۳ ۔ ہوٹلوں میں چائے کھانا ہر وقت ملتا ہے کھانے میں بکری کے گوشت سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہئے ۔ کیونکہ وہ ہماری طرف کے لوگوں کو عام طور پر نقصان کرتا ہے ۔ اگر ہلکی غذا کھائی جاتی ہے تو صحت بہتر رہتی ہے۔

۴ ۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں ڈاکخانے اور تارگھر بھی بنے ہوئے ہیں جہاں تمام ممالک کو ڈاک جاتی ہے ۔ ہر ملک کا محصول جدا جدا ہے ۔ جو پوسٹ آفس والے بتا دیتے ہیں۔

جدہ کی بندرگاہ

جدہ کی بندرگاہ سے آتے جاتے جہازوں میں سوار ہونا پڑتا ہے ۔ یہاں بھی ہر حکومت کے قونصل خانے بنے ہوئے ہیں جن میں حکومتوں کے نمائندے رہتے ہیں اور اپنی اپنی رعایا کو سہولت بہم پہنچاتے ہیں جس قسم کی شکایات کرنا ہوں وہاں جا کر بیان کی جائیں۔

ہندوستانی گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر لعل شاہ صاحب پنجابی جدہ میں وائس قونصلر ہیں جو خلیق اور ہندوستانی حجاج کی آرام و آسائش کیلئے اپنی حدتک کوشش کرتے ہیں ۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ جبتک ہمارا اپنا کوئی نظام نہ ہو اور باقاعدہ طریقہ سے حجاز مقدس میں جانے سے قبل موثر ذرائع سے ہماری سہولتوں کا وہاں نظم نہ ہو ۔ ہم ہندوستانی ذلیل سمجھے جاتے ہیں ۔ حکومتِ ہند ہندوستانی حجاج کیلئے ایسے ذرائع اختیار نہیں کرتی جس سے ہماری مشکلات وہاں رفع ہوں ۔ جدہ میں جہازران کمپنیوں کے علیحدہ علیحدہ دفاتر ہیں ۔ جہاں سے ٹکٹ وغیرہ ملتے ہیں ۔ حجاج کے اکثر و بیشتر انتظامات معلمین ہی کرتے ہیں ۔ لیکن حجاج کو خود بھی اپنے کاموں کی دیکھ بھال کرنا چاہیئے۔

ضروریات سفر حج

سب سے پہلے ہر حاجی کیلئے روپیہ ضروری ہے جس کے اخراجات کا بالکل صحیح اور قطعی اندازہ نہیں کیا جاسکتا البتہ جو عام نقشے ۳۸ء شائع کئے گئے اُن کی تفصیل ہم آئندہ درج کرینگے۔

جو شخص جس مقام سے روانہ ہوا ہو اپنے یہاں کے حاکم ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرے اور ٹیکے بھی لگوا کر ڈاکٹری سارٹیفکیٹ لے لے اور پاسپورٹ اور ڈاکٹری سارٹیفکیٹ بمبئی کراچی کی پورٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو افسر کے پاس رجسٹریشن کیلئے پیش کرنا ہوگا۔

بمبئی کراچی دونوں بندرگاہوں پر حج کمیٹیوں کے علاوہ دوسری اسلامی انجمنیں اپنے رضاکاران کے ذریعہ حجاج کو ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتی ہیں۔ بمبئی میں مجلس خلافت مرکزیہ ہند ہر قسم کی امداد کرتی ہے اور دوسری انجمنیں بھی نہایت مفید خدمات انجام دیتی ہیں۔ حجاج کو چاہیئے کہ بغیر واقفیت کے عام لوگوں سے تعلقات نہ قائم کریں۔ اور اپنی رقم وغیرہ کے معاملہ میں کافی احتیاط رکھیں۔

دونوں مقامات پر مسافرخانوں کا انتظام ہے جہاں بلا کسی فیس کے حجاج رہ سکتے ہیں

ان دونوں مقامات پر اترنے سے پہلے جو کام مقدم ہے وہ یہ ہے کہ جہاز کی روانگی کے اوقات معلوم کرے اور جس لائن کے جہاز سے جانا چاہتا ہو اس کے آفس میں خود جاکر اپنی ٹکٹ کا انتظام کرے آمدورفت کی رقم جہاز راں کمپنی کے دفتر میں لیجائیگی اور حاجی کو ایک رسید دیدی جائیگی۔ اس رسید کو احتیاط سے رکھنا چاہیئے کیونکہ جہاز چھوٹنے سے دو یا ایک دن قبل جس وقت ٹکٹ دیا جائیگا تو یہ رسید دیکر ٹکٹ مل سکیگا۔

سامان کیا کیا ہمراہ لینا چاہیئے

بہتر یہ ہے کہ اس طویل سفر میں کم از کم سامان ساتھ لیا جائے ۳۔۴۔ جوڑے جو اگر سیاہ سبز یا سوتی ہوں اپنے ہمراہ لے تاکہ میلے کم ہوں۔ حجاز میں عام طور پر دھوبی نہیں ہیں۔ پرائیویٹ طور پر مکانات میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں جن کی اجرت بہت زیادہ دینا پڑتی ہے اس لئے ایسے کپڑے لیجانا ضروری ہیں جو مذکورہ بالا رنگ کے ہوں۔

اس سفر میں ایک کمبل۔ ایک دری تکیہ۔ چھتری۔ جوتی دہلی والی ۳ جوڑے۔ لالٹین ایک۔ موم بتیاں۔ ٹارچ۔ موٹی رسی برائے حفاظت سامان۔ ایک آرام کرسی۔ پلنگ (جو بمبئی میں ملتا ہے) ایک درجن صابن کی ٹکیاں۔ مچھردانی۔ لوٹہ اوسط درجہ کا۔ احرام کے لئے کپڑے تو لیے ۲ یا چادریں ۲۔ دردسر اور بخار کیلئے کچھ دوائیں۔ اور ترشی کی چند اشیاء۔

بمبئی کا ڈاکٹری معائنہ

بمبئی میں حاجیوں کا طبی معائنہ اُن کی روانگی سے قبل الیف شیڈ (ریپنسن ڈاک) میں کیا جاتا ہے۔ جہاں عورتوں مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ معقول انتظامات ہوتے ہیں۔ عام طور پر جس دن جہاز روانہ ہوتا ہے اسی دن طبی معائنہ کیا جاتا ہے

مسافرخانوں سے سامان کی روانگی

مسافرخانوں سے جہاز تک لیجانے کے لئے قلی مقرر ہیں۔ جو حجاج کا تمام سامان گاڑیوں میں لیجاتے اور جہاز پر،

چڑھاتے ہیں۔ ۶-۷ عدد کی اجرت زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ دیجاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ حاجی لوگ اپنے سامان کے ساتھ خود جائیں۔ تاکہ جہاز پر سامان منتشر نہ ہو جائے۔

جسدن جہاز روانہ ہوگا اسی دن پاسپورٹ اور ٹکٹ کی تکمیل ہو کر ہر حاجی کو ٹکٹ دیدیا جاتا ہے جس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ جہاز پر چڑھتے ہوئے لے لیا جائیگا۔ اور ایک حاجی کے پاس رہیگا۔ جسے جدہ میں اپنے معلم کے حوالہ کرنا ہوگا۔

جہاز میں خورد و نوش کا انتظام

چونکہ کئی سال سے جہاز کمپنیوں نے کھانے کا انتظام اپنے متعلق کر لیا ہے اور ہر قسم کا کھانا جہاز میں ملتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ خورد و نوش کی اشیاء اپنے ہمراہ نہ لیجائی جائیں۔ ورنہ ...... ہونیکے علاوہ پریشانی ہوگی۔ کھانے کی رقم جہاز والے ٹکٹ کے ساتھ ہی وصول کر لیتے ہیں۔

جہاز پر چڑھکر سب سے پہلے اپنے سامان کا ملاحظہ کر لیا جائے۔ عام طور پر جہازوں میں ہر مسافر کو اتنی جگہ ملجاتی ہے جس میں وہ آسانی سے سامان رکھنے کے بعد آرام کر سکیں۔ جہازوں میں سامان کیلئے بھی ایک معین جگہ ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے پاس مختصر سی ضروریات کا سامان رکھ لیں اور بقیہ ملازمین جہاز سے رسید لیکر اپنا سامان اس معین جگہ پر رکھوا دیں۔ تاکہ روزانہ جہاز کی ...... کے وقت اٹھانے کی صعوبت ...... نہ ہو۔ جہازوں میں معینہ اوقات پر دونوں وقت ناشتہ چائے اور کھانا دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص اس کے علاوہ لینا چاہے تو ہوٹل میں بقیمت چائے وغیرہ ملجاتی ہے۔

جس کمپنی کے جہاز سے حاجی جائیگا اسی سے اسکو واپس آنا پڑیگا۔ البتہ اگر یکطرفہ ٹکٹ لیا ہے تو واپسی میں جس کمپنی کے جہاز سے چاہے لوٹ سکتا ہے۔

مغل لائن

حجاز مقدس کے سفر میں ہم نے جہانتک جہازران کمپنیوں کا ذاتی تجربہ کیا۔ ہماری رائے میں مغل لائن کے انتظامات ہر طرح سے بہتر اور اچھے ہیں۔ البتہ بعض بعض جہاز مختصر ہیں جن میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ جس کا بیان ہم روزنامچہ میں کر چکے ہیں۔

حجاج کے کرایہ میں تخفیف جسقدر بھی ہو سکتی ہے ضرور ہونی چاہئے۔ جن جہازوں میں ما فرسٹ کے ایک کیبن میں ۲ دو سیٹیں اوپر نیچے لگائی ہیں وہ بیحد تکلیف دہ ہیں۔ ان میں ترمیم کرنا چاہئے۔ تھرڈ کلاس کیلئے بھی حتی الامکان وسعت کی ضرورت ہے۔ پنکھوں میں مزید توسیع کی ضرورت ہے اسی طرح فرسٹ اور سیکنڈ کیلئے غسلخانوں اور پاخانوں میں اضافہ ہونا چاہئے۔

ٹرنر ماریسن کمپنی کے عہدہ داران

ٹرنر ماریسن کمپنی میں سب سے زیادہ خلیق اور متواضع

سفر پیادہ ان ہیں جو ہمہ قسم کی صلاحات سننے کے بعد اُس کی طرف دلی توجہ کرتے ہیں۔
بقیہ عہدہ داران و کارکنان بھی حجاج کی ضروریات پر خصوصی توجہ صرف کرتے ہیں۔

نقشہ اخراجات از وطن تا مکہ معظمہ

	درجہ اول موٹر سے			درجہ دوم لاری سے			درجہ سوم اونٹ کی سواری سے		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
(الف) ہندوستان میں ابتدائی اخراجات									
(۱) ابتدائی اخراجات	۰	۰	۲۵	۰	۰	۱۵	۰	۰	۱۰
(۲) کرایہ آمد و رفت ریل وطن سے بندرگاہ تک جو دراصل مسافت پر منحصر ہے تیسرے درجہ کا انتہائی کرایہ وغیرہ ۲۵ روپیہ ہے۔	۰	۰	۷۵	۰	۰	۵۰	۰	۰	۱۵
(ب) بحری سفر کے اخراجات									
(۳) کرایہ جہاز (واپسی ٹکٹ بمبئی) سے جس میں خوراک کی قیمت شامل ہے۔	۰	۰	۶۲۲	۰۱	۰	۴۵۱	۰	۰	۱۷۸
(ج) حجاز میں اخراجات۔									
(۴) متفرق ٹیکس وغیرہ جدہ اترنے پر۔	۰	۱۴	۵۷	۰	۱۴	۵۷	۰	۱۴	۵۷
(۵) متفرق سفر							۵	۸	۲
(۶) وکیل کے پاس اسباب رکھوانے کے اخراجات۔							۰	۴	۰
(۷) کرایہ اونٹ جدہ سے مکہ تک ٹیکس۔							۷	۸	۹
(۸) کرایہ شقدف جدہ سے مکہ معظمہ تک ٹیکس۔							۲	۶	۲
(۹) کرایہ اونٹ جدہ سے مکہ تک اسباب پہنچانے کیلئے فی آدمی	۱۰	۱۲	۱۶						
نصف اونٹ۔	۰	۰	۹	۹	۶	۸			
(۱۰) متفرق اخراجات بحرہ کے قیام میں۔	.	.		.			۰	۰	۱
(۱۱) کرایہ لاری جدہ سے مکہ معظمہ تک ٹیکس۔				۰	۲	۱۹			
(۱۲) کرایہ موٹر کار جدہ سے مکہ معظمہ تک	۴	۶	۲۷						

	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
(۱۳) کرایہ ٹیکسی مکہ موٹر اسٹیشن سے قیامگاہ تک -	۰	۰	۳	۰	۱	۲			
(۱۴) مکہ میں رہنے کی جگہ اگر مطوف نے دی ہو -							۹	۱۴	۹
(۱۵) مکہ میں رہنے کی جگہ اگر حاجی نے اُس کا خود بندوبست کیا ہو جسکا اُسے اختیار ہے -	۰	۰	۴۲	۰	۰	۲۱			
(۱۶) کرایہ خیمہ عرفات اور منیٰ اگر حاجی خود بندوبست کرے -	۰	۰	۱۶		۰	۸			
(۱۷) کرایہ موٹر عرفات تک آمد و رفت -	۰	۰	۶۷						
(۱۸) کرایہ لاری عرفات تک معہ واپسی				۰	۹	۳۳			
(۱۹) کرایہ اونٹ عرفات تک معہ واپسی جسمیں شغدف کا کرایہ شامل ہے -							۴	۷	۸
(۲۰) کرایہ اونٹ عرفات آمد و رفت برائے سامان		۴	۱۱		۹	۵			
(۲۱) عرفات کے اخراجات متفرق جسمیں پانی وغیرہ شامل ہے -	۰	۰	۱۲			۸			۴
(۲۲) منیٰ کی قربانی کا خرچ		۰	۲۰			۱۰			۵
(۲۳) منیٰ کے متفرق اخراجات		۰	۱۳			۹			۶
(۲۴) مکہ میں کم از کم ۱½ مہینہ قیام کا خرچ -			۱۳۵			۹۰			۴۵
(۲۵) کرایہ اونٹ مکہ سے جدہ تک فی کس -							۷	۸	۹
(۲۶) کرایہ شغدف مکہ سے جدہ تک 〃							۲	۶	۲
(۲۷) کرایہ اونٹ تا جدہ برائے سامان -		۱۲	۱۶	۹	۶	۸	۰	۹	۱
(۲۸) متفرق اخراجات بحرہ کے قیام میں -									
(۲۹) کرایہ ٹیکسی قیامگاہ سے مکہ معظمہ کے موٹر اسٹینڈ تک -			۳			۲			
(۳۰) کرایہ لاری مکہ سے جدہ فی کس -		۰	۱۹						
(۳۱) کرایہ موٹر مکہ سے جدہ تک 〃	۴	۶	۲۷						
(۳۲) واپسی انعام و کیبل معہ کرایہ مکان وغیرہ ایک شب کے لئے -	۹	۷	۲	۹	۷	۲	۹	۷	۲

	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
(۳۳) متفرق اخراجات جدہ [illegible] -	۰	۰	۱۵	۰	۰	۱۰	۰	۰	۵
(۳۴) تحائف وغیرہ	۰	۰	۸۰	۰	۰	۴۰	۰	۰	۲۰
(۳۵) علاج معالجہ	۰	۰	۴۰	۰	۰	۲۰			

میزان اخراجات درجہ اول مکہ معظمہ سفر حج ۴ - ۱۱ - ۱۷۳۴

[illegible]

۱۱

میزان اخراجات درجہ دوم ۱۰ - ۹ - ۱۶۶۶

[illegible]

۹/۱۰ پائی

متفرق ۳ - ۵ - ۵۴۸

[illegible]

زیارت مدینہ منورہ

	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
(۳۶) کرایہ اونٹ جدہ سے مدینہ منورہ تک معہ واپسی جدہ یا مکہ معظمہ -							۴	۵	۸۸
(۳۷) کرایہ شغدف مذکورہ بالا سفر کیلئے -							۴	۹	۱۲
(۳۸) کرایہ موٹر فی کس " "	۲	۱۰	۲۶۰						
(۳۹) کرایہ لاری " "				۸	۱۱	۱۷۶			
(۴۰) متفرق اخراجات	۰	۰	۱۰	۰	۰	۵	۰	۰	۵
(۴۱) فیس مزدور اور کرایہ مکان	۰	۰	۳۰	۰	۰	۲۰	۰	۰	۱۰
(۴۲) مقامی ٹیکس	۰	۰	۲	۰	۰	۲	۰	۰	۲
(۴۳) مقابر شریفہ مزارات طیبہ کے اخراجات	۰	۰	۲۰	۰	۰	۱۰	۰	۰	۵
(۴۴) اونٹ سے سفر کرنیوالوں کے ایک ماہ کے اخراجات -									۳۰
(۴۵) موٹر سے جانیوالوں کے پندرہ یوم کے اخراجات -			۴۵						
(۴۶) لاری " سیکنڈ						۳۰			

	درجہ اول			درجہ دوم			درجہ سوم		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
(۴۷) موٹر سے مدینہ منورہ جانے والے حاجیوں کے لئے جو ۸ یوم مقررہ میعاد سے زائد قیام کریں۔ ذیل کے اخراجات ہونگے۔									
نویں دن سے ۲۰ ویں دن تک۔									
اور اکیسویں دن سے ۳۰ ویں دن تک۔									
اور ۳۱ ویں دن سے ۴۰ ویں دن تک۔			۲۵			۲۵			

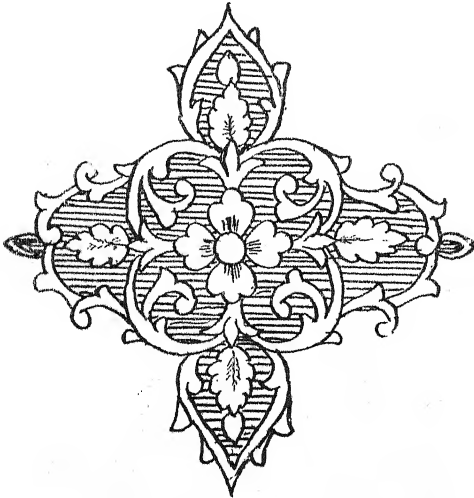
میزان اخراجات مدینہ منورہ فرسٹ کلاس۔ ۲ - ۱۰ - ۳۹۲
میزان " " سیکنڈ کلاس ۸ - ۱۱ - ۲۷۰
" " " تھرڈ کلاس ۸ - ۱۴ - ۱۵۲

۱- میزان کل اخراجات فرسٹ کلاس ہر دو مقامات حج و زیارت ۶ - ۵ - ۲۱۱۷
۲- " " سیکنڈ کلاس ۲ - ۵ - ۱۹۳۷
۳- " " تھرڈ ۱۱ - ۳ - ۷۰۱

ان اخراجات کے علاوہ بہت سے اور مزید اخراجات نکل آتے ہیں ہم نے ۱۹۳۸ء کے اخراجات مطبوعہ کے نقشہ جات سامنے رکھکر یہ حساب مرتب کیا ہے۔ جسمیں زیادتی تو ہو گی کمی کا ہونا مشکل ہے۔
ان اخراجات کو سامنے رکھکر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ بحالت موجودہ سفر حج میں جسقدر روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ بمقابلہ ترکوں اور اُن کے زمانہ کے بعد کسقدر زیادہ ہے۔
نام نہاد پاکستان لیگ اور اُس کے عاقبت کی جانب سے حق نمک والے معاملہ کے تحت یہ نا پیدا ہو گیا کہ موجودہ دور حکومت میں کم سے کم اخراجات ہوتے ہیں اُس کی صحت کا بھی ناظرین نقشہ بالاستیعاب اندازہ کر لیں گے۔ یہ تو ممکن ہے کہ جہاز ران کمپنیاں بوجہ مقابلہ کے کرایہ جہاز میں کمی کر دیں لیکن جہاز کے اخراجات میں کمی نہیں ہو سکتی۔

سابقہ اوراق میں ہم نے مختصر ضروریات درج کردی ہیں۔ اس سے زیادہ معلومات جہازران کمپنیوں کی مطبوعہ کتابوں سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(فقیر محمد عبدالحامد القادری المعینی البدایونی)



غلط نامہ سفیر الحجاج

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
الحان	الحسان	۳	۱	شفع احمد	مشفع احمد	۱۱	۱۲
برتری خداکا	عرفان ملا	۳	۱۳	لحنت	نعت	۱۱	۱۳
ردبفضلہ	روبقبلہ	۴	۱۰	رب افدیر	رب مقتدر	۱۱	۱۴
ذی زرعا	ذی زرع	۴	۱۱	مالی باری	مالا باری	۱۱	۲۰
سداسہے	سراسہے	۴	۱۹	بوجیری	بوصیری	۱۱	۲۳
والہ	والا	۵	۱۴	الکرم	المکرم	۱۲	۱۴
یادرہوا	پادرہوا	۵	۱۴	بازار	بازاری ہو	۲۰	۱
چل دیا	چل دیے	۵	۱۹	تلزم	ملتزم	۲۰	۱۱
نصب	لقب	۶	۵	حجاج انے	حجاج نے	۲۰	۲۴
اشغال	شغال	۶	۵	ایک مین	ایک ایٹن	۲۳	۲
مزدور	مزدر	۶	۱۰	مسجد تمرہ	مسجد نمرہ	۲۳	۱۳
رب مغفور	رب مقتدر	۶	۱۲	واپس	واپسی	۲۴	۱۹
محمد احد	محمد احمد	۷	۲۲	کھولے جاتے	کھولے جاسکتے	۳۳	۶
ابوالحیان	ابوالجمال	۸	۳	جہازوالے	حجاز والے	۳۳	۱۱
السیتہ	معینیہ	۸	۱۵	جو	خود	۳۶	۲۱
حاصل کرکے	حاصل کرینگے	۹	۲۲	مقامات کی	حاضری کے	۳۸	۲۰
ذکر جلہ	ذکر جلی	۹	۲۵	ارادہ	ادارہ	۴۵	۲۵
ذرا ایسی	ذرا سی	۱۰	۱۳	مروضات	معروضات	۴۶	۲۳
جہازاں	جہازوں	۱۱	۳	۷ر	۷ر کی	۴۸	۳۰
حربین	حصبین	۱۱	۱۰	جدسوروانگی	جدہ سوروانگی	۴۸	۲۱

غلط	صحیح	صفحہ	سطر
کامیاب رہی	کامیاب رہیں	۵۳	۱۳
جبیب بخش	حبیب بخش	۵۶	۵
اور وسیع	اور پھر	۷۱	۷
کراتے ہیں	کرائے ہی	۷۱	۸
۱۰ دن	۱۰ ویں	۷۱	۱۰
۸ دن	۸ ویں	۷۱	۱۵
دس عمر	د عمرہ	۷۱	۱۵
کی خاص	کسی خاص	۷۱	۱۷
اُٹھا رہے	اُٹھا رکھیں	۷۱	۲۱
ضرورت ہے	ضرورت نہیں	۷۱	۲۵
بسر کر کے	بسر کرے	۷۲	۱۶
روانہ ہوا	روانہ ہو	۷۳	۱
فی الامکان	حتی الامکان	۷۳	۱۵
فی الامکان	حتی الامکان	۷۳	۱۸
آفتات	آفتاب	۷۳	۲۰
نصیب ہوتا	نصیب ہوئی	۷۳	۲۵
مزدلفہ شریک	مزدلفہ شریف	۷۴	۵
تکبیر وافات	تکبیر واقامت	۷۴	۶
کنکریوں	کنکریاں	۷۶	۲۱
سبعتہ الشراط	سبعتہ اشواط	۷۷	۱۳
آفان	آفاقی	۷۷	۱۸
پیادہ پا ہوئی	پیادہ پا ہولے	۷۸	۱۴
ریاض نجیتہ	ریاض الجنۃ	۸۰	۱۹
لمجد الشمس	مسجد الشمس	۸۱	۲
رگوں کو	لوگوں کو	۸۳	۴
درشہ.....	وزن ہونے	۸۵	۸
جہانہ کی....	صنعائی کے	۸۵	۱۳
عانفہ	طائفہ	۸۹	

دارالتصنیف بدایوں کی تصانیف

جمالِ رسولؐ حضرت مولانا الحاج شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی کا یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جس میں تاجدار عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقدس سراپا مستند احادیث سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ ؍

نظامِ عمل حضرت مولانا ممدوح نے مسلمانان ہندوستان کی قومی ومذہبی ضروریات کے ماتحت یہ معرکۃ الآراء تالیف مرتب فرمائی جسمیں آیات واحادیث سے ایک مکمل نظام عمل پیش فرمایا ہے اور اسلامی احکام پر جدید رنگ میں محققانہ بحثیں کی ہیں۔

ہندوستان کے اکابر فقہا وعلما کی تقاریظ کے ساتھ ساتھ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رح ۔ علامہ یوسف علی ڈاکٹر سر راس مسعود رح جیسے زعما وماہرین تعلیم کی گرانقدر رائیں شامل ہیں۔ صفحات ۳۰۰ کاغذ ولایتی طباعت عمدہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

دعوتِ عمل حضرت مولانا کی اس تالیف میں صرف آیات قرآنی سے مسلمانوں کیلئے پروگرام پیش کیا گیا ہے تقریباً دوسو آیات معہ ترجمہ عملی پروگرام کے متعلق درج کیگئی ہیں۔ کاغذ چکنا ولایتی ۔ قیمت ۸ ؍

دیوانِ معروف نواب الٰہی بخش خاں معروف کا وہ کلام جو کہیں کہیں سے اردوئے معلےٰ میں شائع ہوا۔ اور ا۔ صدی سے نواب مرزا محمد نصر اللہ خانصاحب صدر محاسب سرکار عالی کے یہاں خاندانی ورثہ میں محفوظ تھا حضرت مولانا نے اپنے اہم مقدمہ کے ساتھ بدایوں میں طبع کرایا اور جس پر ہندوستان کے مشاہیر شعراء نے تبصرہ کئے صفحات ۳۰۰ یہ دیوان نواب صاحب ممدوح سے ملک پیٹھ حیدرآباد دکن سے دو روپیہ کلدار پر علاوہ محصولڈاک مل سکتا ہے۔

یادگار کربلا حضرت لسان الحسان مولانا ضیاء القادری البدایونی کی وہ معرکۃ الآراء کی تصنیف ہے جسمیں آپ نے واقعاتِ کربلا اور فلسفۂ عشقِ شہید کربلا کو بہترین نوعیت کے ساتھ مستند تواریخ کی روشنی میں پیش فرمایا صفحات تقریباً ۳۰۰ (زیر طبع)

دیوان منقبت خواجہ حضرت مولانا علی احمد خانصاحب اسیر بدایونی کا وہ مشہور ... [illegible]

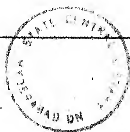
دیوان ہے جس میں حضرت سید نا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب نہایت سوز و گداز کے ساتھ تحریر کیئے گئے ہیں۔ صوفیائے کرام اور عقیدتمندانِ خواجہ کیلئے بہترین کتاب ہے قیمت ۸/

دار التصنیف بدایون کی چار سالہ خدمات

دار التصنیف مولوی محلہ بدایون چار سال کے اندر چار ضخیم تالیفات شائع کر چکی ہے اور ابھی ، سو تصنیفیں حضرت مولانا الحاج شاہ عبد الحامد صاحب قادری مدظلہ باوجود قومی اشغال کے مرتب فرما چکے ہیں اگر معاونین کرام جلد اعانت خصوصی فرمائیں اور اپنے نام عہ/ کا عطیہ دیکر درج کرالیں تو ہر سال اُن کی خدمت میں کتابوں کا مکمل سٹ حاضر کیا جاتا رہیگا۔ اور یہ دار التصنیف اوسطاً ایک تصنیف ہر سال شائع کرنیکی کوشش کریگا۔

جملہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

محمد عابد القادری مہتمم دار التصنیف مولوی محلہ بدایون یوپی
آر کے آر ریلوے



روزنامہ شمس ملتان شہر

جو یکم جون سنہ ۱۹۳۴ء سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اردو کا سب سے سستا روزانہ اخبار ہے۔

مرثیۂ اقبال رح

از

جناب اسد ملتانی، بی اے

حکیم الامت ترجمانِ حقیقت حضرت علامہ سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر جناب اسد ملتانی نے گیارہ بند کی درد انگیز نظم لکھی تھی جو رسالہ طلوعِ اسلام دہلی میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے۔ عقیدتمندانِ اقبال کی خاطر اس مرثیہ کو اب ایک الگ کتاب کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے اسی میں شاعر موصوف کی نظم "اقبال" جو انہوں نے لاہور میں یوم اقبال کے جلسے پر پڑھی تھی۔ اور دوسری نظم "غمِ اقبال" جو طلوعِ اسلام" میں شائع ہوئی تھی شامل کر دی گئی ہیں۔

سائز ۲۹×۲۲/۱۶ ضخامت ۲۸ صفحے۔ کاغذ کتابت۔ طباعت نہایت اعلیٰ اور دیدہ زیب ہے قیمت فی جلد ۳/

حضرت علامہ اقبال مرحوم کی آخری تبرکات

مِلّت اور وطن

پچھلے دنوں مولانا حسین احمد مدنی اور علامہ سر محمد اقبال مرحوم کے درمیان دینی ملت اور قومی وطنیت کے متعلق جو بحث ہوئی ہے اسے ہم نے یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے تاکہ نہ صرف یہ اہم بحث محفوظ ہو جائے بلکہ بحث کے دونوں پہلو بیک وقت مسلمانوں کے سامنے آسکیں اور مسلمانوں کو اپنے لئے صحیح طریقِ عمل کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو اس بحث کے متعلق جو نظمیں شائع ہوئی ہیں ان میں سے دو نظمیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ قیمت فی جلد ۲/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر روزنامہ شمس ملتان شہر